مسلسل اشاعت کے ۴۸ سال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

# لولاک

ملتان

شمارہ : ۱۱-۱۲ جلد : ۱۴

ذوالحجہ ۱۴۳۱ھ نومبر/دسمبر 2010

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی

انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ

الا انہ لا نبی بعدی

## حضرت عثمان غنیؓ حیات و خدمات

حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکرؒ کے مزار پر دھماکہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ کا انتخاب

عیدالاضحیٰ اور اس کے احکامات

آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی اجمالی رپورٹ

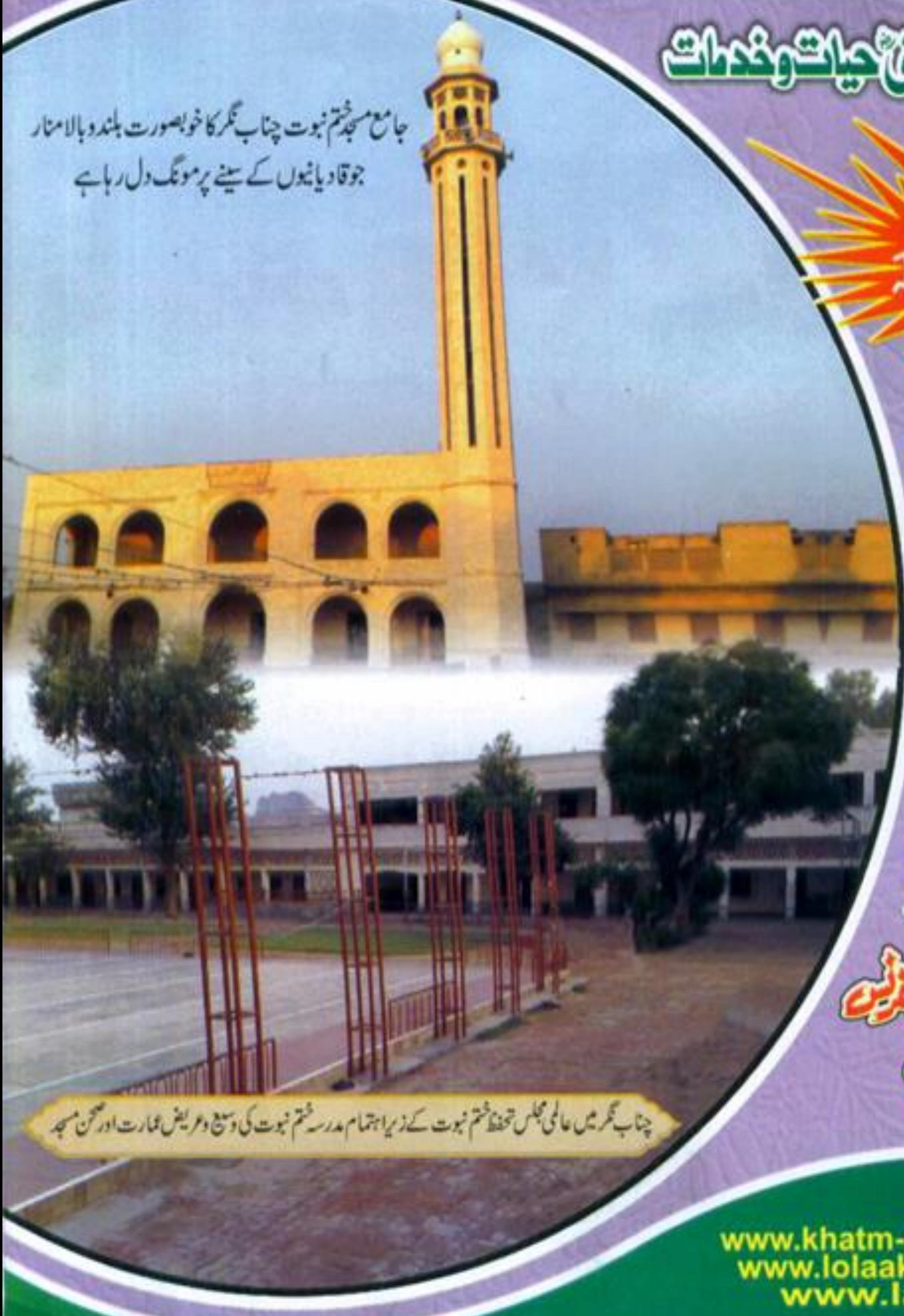

جامع مسجد ختم نبوت چناب نگر کا خوبصورت بلند و بالا منار جو قادیانیوں کے سینے پر مونگ دل رہا ہے

چناب نگر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مدرسہ ختم نبوت کی وسیع و عریض عمارت اور صحن مسجد

www.khatm-e-nubuwwat.com
www.lolaak.clickhere2.net
www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ
# لولاک
ملتان

شمارہ: 11 جلد: 14

## بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
صاحبزادہ طارق محمودؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوریؒ شہید

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب

زیر سرپرستی: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید صاحب

نگرانِ اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

## مجلسِ منتظمہ

| | |
|---|---|
| علامہ احمد میاں حمادی | مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی |
| مولانا بشیر احمد | حافظ محمد یوسف عثمانی |
| مولانا محمد اکرم طوفانی | حافظ محمد ثاقب |
| مولانا فقیر اللہ اختر | مولانا مفتی حفیظ الرحمن |
| مولانا محمد نذیر عثمانی | مولانا قاضی احسان احمد |
| مولانا غلام حسین | مولانا محمد طیب فاروقی |
| مولانا محمد اسحاق ساقی | مولانا محمد علی صدیقی |
| مولانا غلام مصطفیٰ | مولانا محمد حسین ناصر |
| چوہدری محمد اقبال | غلام مصطفیٰ چوہدری ایڈووکیٹ |
| مولانا عبدالرزاق | مولانا محمد قاسم رحمانی |

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

ناشر: عزیز احمد مطبع: تکمیل پرنٹرز ملتان مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

## کلمۃ الیوم


| | | |
|---|---|---|
| یا اللہ رحم فرما ...... حضرت خواجہ فریدالدین شکر گنج کے مزار پر دھماکہ | مولانا اللہ وسایا | 3 |
| عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ کا انتخاب | // | 4 |
| لولاک کا خصوصی شمارہ | // | 4 |


## مقالات ومضامین


| | | |
|---|---|---|
| حضرت عثمان غنیؓ ...... حیات وخدمات | مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی | 5 |
| عیدالاضحیٰ اور اس کے احکام | مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی | 14 |
| گستاخان رسول کا بدترین انجام | مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی | 17 |


## ردقادیانیت


| | | |
|---|---|---|
| نواز شریف اور قادیانیت | محمد نوید شاہین ایڈووکیٹ | 26 |
| قادیانیوں کی پاکستان دشمنی | شعیب فردوس | 35 |
| آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی اجمالی رپورٹ | مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی | 37 |
| ختم نبوت کانفرنس کی جھلکیاں اور قراردادیں | مولانا عبدالحکیم نعمانی | 41 |
| جامعہ مظاہر علوم سہارنپور اور فتنہ قادیانیت کا تعاقب | مولانا سید محمد شاہد سہارنپوری | 46 |


## متفرقات


| | | |
|---|---|---|
| جماعتی سرگرمیاں | ادارہ | 52 |
| تبصرہ کتب | ادارہ | 55 |

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمتہ الیوم!

# یااللہ رحم فرما!

## حضرت خواجہ فریدالدین شکر گنجؒ کے مزار پر دھماکہ

امام الاولیاء حضرت خواجہ فریدالدین شکر گنجؒ برصغیر پاک وہند کے قدیم اولیاء اللہ میں سے ہیں۔ روحانیت کے حوالہ سے پاکستان کے لئے یہ امر افتخار کا باعث ہے کہ کبار اولیاء کرام میں سے حضرت خواجہ فریدالدین شکر گنجؒ کی مزار مقدس پاکستان کے خطہ پاکپتن شریف میں ہے۔ حضرت خواجہ شکر گنجؒ ۱۱۷۳ء میں ملتان میں پیدا ہوئے۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے بعد چشتیہ سلسلہ کے آپ سب سے بڑے رہنما شمار کئے جاتے ہیں۔ حضرت خواجہ سلطان الاولیاء نظام الدین دہلویؒ آپ کے سلسلہ کے آگے چل کر درخشندہ ستارے ثابت ہوئے۔ اتنے بڑے بزرگ رہنماء جن کے ہاتھ پر بلاشبہ لاکھوں لوگوں نے ایمان واسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بارھویں صدی سے لے کر اکیسویں صدی تک کے مسلمانوں کی گردنیں ان کی خدمات جلیلہ کے سامنے جھکی ہوئی ہیں۔ ۲۵/اکتوبر ۲۰۱۰ء کی صبح کو ان کے مزار مبارک کے باہر بم دھماکہ ہوگیا۔ ۸/افراد موقع پر جاں بحق ہوگئے۔ ۲۵/افراد شدید زخمی ہوگئے۔ دو مشکوک افراد موقع پر گرفتار کر لئے گئے۔ ۲/پنجابی نما گوالے موٹر سائیکل پر آئے۔ موٹر سائیکل پر دودھ کے ڈرم رکھے تھے۔ ان ڈرموں میں دھماکہ خیز مواد رکھا گیا تھا۔ موٹر سائیکل چھوڑ کر وہ چلے گئے۔ کسی کو اس ھیئت کذائی پر شک نہ گذرا۔ ریموٹ کنٹرول سے دھماکہ کیا گیا۔ یہ وہ اخباری اطلاعات ہیں جو اگلے دن کے اخبارات میں شائع ہوئیں۔ اس سے قبل حضرت علی ہجویریؒ لاہور، شاہ عبداللہ غازیؒ کراچی کے مزارات پر حملے ہوئے۔ یقین کامل نہیں بلکہ ایمان مکمل ہے کہ یہ دھماکے کوئی مسلمان نہیں کر سکتا۔ اس کے پیچھے پاکستان دشمن قوتیں کام کر رہی ہیں۔ پاکستان کا دشمن انڈیا ہماری بغل میں ہے۔ پاکستان کا دشمن امریکہ ہم اس کی گود میں ہیں۔ ہماری حکومت ان دونوں کی چاپلوسی میں مصروف ہے۔ وہ دھماکے کرا رہے ہیں۔ ان کا نام لینے کی ہمیں جرأت نہیں ہو رہی۔ یہ وہ باتیں ہیں جو ہر ذی شعور پاکستانی کی نوک زبان ہیں۔ لیکن ہمارے وزیر داخلہ نے انڈیا، امریکہ کے متعلق زبان بندہی نہیں بلکہ تالو سے لگا رکھی ہے۔ ہر دھماکے کے بعد سیکورٹی سخت کرنے، ملزموں کو گرفتار کرنے، ان کو کڑی سزا دینے، عبرت بنادینے کے مرقع مسجع بیانات سے اہلیان وطن کو دھوکہ وفراڈ کی لوری دی جاتی ہے۔ ان حالات میں جب مساجد، مدارس، خانقاہیں محفوظ نہ ہوں۔ لوگوں کی جان مال، عزت وآبرو محفوظ نہ ہو۔ وہاں سوائے اس کے کہ یہ دعا کی جائے کہ: ”ارحم الراحمین پاکستان اور اہلیان پاکستان پر رحم فرما۔“ اس کے علاوہ اور کیا کیا جاسکتا ہے؟۔ ہمارے بعض نام نہاد رہنما ان واقعات کو فرقہ واریت سے جوڑنے کے لئے دلائل وماحول گھڑنے لگ جاتے ہیں۔ ان عقل کے اندھوں سے کوئی پوچھے کہ کیا کوئی مسلمان اس طرح کی حرکت کر سکتا ہے؟ اس پر سوچنا ہی اپنی عقل کا جنازہ نکالنے کے مترادف ہے۔ یقین فرمائیے یہ سب کچھ دشمن کا کیا کرایا ہے۔ حکومت میں ملک دوستی کی کوئی رمق باقی ہے تو ان

کرایہ کے کرداروں پر ہاتھ ڈالے۔ ان کے ذریعہ اصل دشمن کو بے نقاب کرے۔ صحیح صورتحال سے قوم کو باخبر ہی کر دیا جائے۔ یہ بھی حکومت کا احسان ہوگا۔ وفاقی وزیر داخلہ جن کی یہ ذمہ داری ہے۔ وہ اتنے غیر ذمہ دار ہیں کہ توبہ ہی بھلی۔ قادیانیوں کے مراکز پر عرصہ ہوا حملہ ہوا۔ اس کے بعض ملزم پکڑے گئے۔ ان ملزموں کے ذریعہ باقی ملزمان کو تلاش کیا جاسکتا تھا۔ لیکن قادیانی اور حکومت دونوں نے گونگھٹ منہ میں ڈال رکھا ہے۔ کیا عوام یہ کہنے میں حق بجانب نہ ہوں گے کہ یہ سب کچھ اندرونی و بیرونی ایجنسیوں کے شاخسانے ہیں۔ لاہور کے قادیانی مراکز پر حملہ کے بعد مزارات پر یکے بعد دیگرے یہ حملے؟ کیا اب بھی حکومت کی غیرت کو چیلنج کرنے کا سامان مہیا نہیں ہوا۔ حکومت، عدالت سے متھا لگانے کی بجائے حالات کا صحیح ادراک کرے۔ ایجنسیوں کو لگام ڈالے کہ وہ ملکی سلامتی کو داؤ پر نہ لگائیں۔ عدالتی فیصلوں پر ان کی روح کے مطابق عمل درآمد کیا جائے۔ دھماکے کے اصل ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ تاکہ اہلیان وطن سکون کا سانس لے سکیں۔ ورنہ حکومت اپنی نااہلی پر پردہ ڈالنے کے لئے قوم کو جن نئے ایشوز کے حوالے کر رہی ہے۔ یہ خود اس کے راستے سے ہٹانے کا بہانہ بننے کا سبب بن سکتے ہیں۔ امید ہے کہ نوائے قلندرانہ پر توجہ دی جائے گی۔

## عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ کا انتخاب

۲۹ رویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر ۱۴، ۱۵ ر اکتوبر ۲۰۱۰ء جمعرات، جمعہ کو مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں منعقد ہوئی۔ ملک بھر کی دینی قیادت نے عوام کو اپنے خیالات سے مالا مال کیا۔ کراچی سے خیبر تک ہر اہم شہر سے عوام نے اس میں شرکت کر کے اسے بھرپور نمائندہ اجتماع بنا دیا۔ خیر و خوبی کے ساتھ کانفرنس کے انعقاد پر اللہ رب العزت کا لاکھوں لاکھ شکر ادا کرنا ہم سب پر واجب ہے۔ اس موقعہ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ و مجلس عمومی کے مشترکہ اجلاس میں متفقہ طور پر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی کو امیر مرکزیہ، جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری کراچی کے مہتمم حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر اور حضرت مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب خانقاہ سراجیہ کو نائب امیر منتخب کر لیا گیا۔ امیر مرکزیہ اور دو نائب امراء کا انتخاب انشاء اللہ العزیز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے رحمت خداوندی کا باعث ہوں گے۔

## لولاک کا خصوصی شمارہ

حضرت قبلہ مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کی یاد میں ماہنامہ لولاک ملتان کا خصوصی شمارہ جو ایک ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں ملک اور بیرون ملک کے علماء، دانشور حضرات کے رشحات قلم شامل اشاعت ہیں۔ گلیز پیپر پر عمدہ اور مضبوط جلد نے اس نمبر کی افادیت کو مزید نکھار دیا ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن چناب نگر ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر ختم ہوگیا۔ اس کی مانگ میں اضافہ کے باعث اب دوسرا ایڈیشن تیار کرایا گیا۔ کانفرنس کے موقع پر کانفرنس کے شرکاء کے اعزاز کے لئے اس کی اصل قیمت ساڑھے تین صد روپے کی بجائے تین صد روپے وصول کئے گئے۔ اب اس دوسرے ایڈیشن کی مکمل رعایتی قیمت ساڑھے تین صد روپیہ ہے۔ دوسرا ایڈیشن بھی دو روز میں نصف کے قریب فروخت ہوگیا ہے۔ قارئین لولاک اس خصوصی نمبر کو جلدی سے جلدی حاصل کریں۔ ورنہ پھر انتظار کی زحمت اختیار کرنی پڑے گی۔

# حضرت عثمان غنیؓ ...... حیات وخدمات!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

نام: عثمانؓ، کنیت: ابوعبداللہ اور ابوعمرو، والد کا نام: عفان، والدہ کا نام: اروی تھا۔ قریش کی شاخ بنو امیہ سے تعلق تھا۔ والد اور والدہ دونوں کی طرف سے پانچویں پشت ''عبد مناف'' میں آپ کا سلسلہ نسب حضورﷺ سے جاملتا ہے۔ آپ کی نانی ام حکیم یا ام حکیم بیضا بنت عبدالمطلب رسول اللہﷺ کی پھوپھی تھیں۔

## آپؓ کی پیدائش

آپؓ ہجرت نبویؐ سے ۴۷ سال پہلے ۵۷۷ھ میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ آپؓ مکہ مکرمہ کے ان چیدہ وچنیدہ شخصیات میں سے تھے جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ حضرت عثمان غنیؓ کا ذریعہ معاش تجارت تھا اور کپڑے کے بہت بڑے تاجر تھے۔ آپ فطرتاً حلیم، سخی اور اخلاق عالیہ پر فائز تھے۔

## قبول اسلام

آپ فطرتاً نیک، راست باز، باحیا اور ایماندار انسان تھے۔ آپ نے استطاعت کے باوجود جہالت کے زمانہ میں شراب کو منہ نہیں لگایا۔ اسی طرح گانے بجانے، لہو ولعب اور زنا کاری سے جہالت کے زمانہ میں محفوظ رہے۔ جب رحمت عالمﷺ نے نبوت کا اعلان فرمایا تو آپؓ چوتھے انسان تھے جنہیں اللہ پاک نے اسلام قبول کرنے کی توفیق دی۔ یوں ''السابقون الاولون'' میں شامل ہوگئے۔ ایک روایت میں ہے۔ خود فرماتے ہیں:

''جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تبلیغ پر میں نے اسلام قبول کرنے کا ارادہ کیا تو ہم دونوں خدمت اقدس میں حاضری کا ارادہ کر ہی رہے تھے کہ رحمت عالمﷺ خود تشریف لے آئے اور مجھ سے مخاطب ہوکر فرمایا۔ عثمان! میں مخلوق کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا ہوں تو خدا کی جنت قبول کر۔ فرماتے ہیں ان دوسادہ جملوں پر ایسی تاثیر تھی کہ بے اختیار میری زبان پر کلمہ شہادت جاری ہوگیا۔'' (الاصابہ ابن حجر عسقلانی ج۸، تذکر سعدیٰ بنت کریز)

## حضرت رقیہؓ سے نکاح

سرور دو عالمﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت رقیہؓ (جو حضرت زینب اور ام کلثوم کے درمیان تھیں) کا نکاح حضرت عثمان غنیؓ سے کردیا۔ یوں آپؓ کو شرف دامادی نصیب ہوا۔

## مشکلات ومصائب

یہ وقت انتہائی ابتلاء وآزمائش کا وقت تھا جو اسلام قبول کرتا اسے مشکلات ومصائب کا سامنا کرنا پڑتا۔ چنانچہ آپؓ کے چچا ''الحکم'' (باوجود آپ دولت وثروت کی وجہ سے خاندان میں معزز ومحترم سمجھے جاتے تھے) آپؓ کو رسی سے باندھ کر مارتا اور کہتا کہ تو اپنے آباؤ اجداد کا مذہب چھوڑ کر نیا مذہب قبول کر بیٹھا ہے۔ خدا کی قسم تجھے اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا جب تک تو نئے مذہب کو خیرباد نہیں کہہ دیتا۔ حضرت عثمانؓ جواب میں فرماتے: ''بخدا میں

اس دین کو کبھی نہ چھوڑوں گا اور نہ اس سے جدا ہوں گا۔" الحکم آپؓ کا استقلال دیکھ کر آپؓ کو چھوڑ دیتا۔

## ہجرت حبشہ

تین سال تک اسلام کی دعوت خفیہ چلتی رہی۔ "فاصدع بما تومر واعرض عن المشرکین" کے نزول کے بعد جب دعوت علانیہ شروع ہوئی اور لوگوں میں مقبولیت پھیلنے لگی تو قریش نے ایذا رسانی کی مہم تیز کر دی۔ ان حالات میں سرور کائنات ﷺ کے حبشہ کی طرف ہجرت کا حکم فرمایا۔ چنانچہ ۸۳ حضرات نے حبشہ کی طرف ہجرت کی ان میں حضرت عثمانؓ اور آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت رقیہؓ بنت رسول بھی شامل تھے۔ (طبقات ابن سعد ج۲ ص۳۹)

## ہجرت مدینہ

جب رحمت دو عالم ﷺ مدینہ طیبہ ہجرت فرما ہوئے تو حضرت عثمان غنیؓ بھی حضرت رقیہؓ کے ساتھ مدینہ طیبہ تشریف لے آئے۔

## غزوہ بدر اور اس میں عدم شرکت

حضرت عثمانؓ اپنی جان و مال کے ساتھ تمام غزوات میں شامل رہے۔ سوائے غزوہ بدر کے کیونکہ آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت رقیہ سخت بیمار تھیں۔ تو حضور ﷺ نے اپنی صاحبزادی کی تیمارداری کے لئے انہیں مدینہ طیبہ میں رہنے کا حکم دیا اور انہیں شرکاء بدر میں نہ صرف شامل فرمایا۔ بلکہ انہیں مال غنیمت سے حصہ بھی عطاء فرمایا۔

## ذوالنورین کا لقب

حضرت رقیہؓ کی وفات سے آپ سخت پریشان تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دامادی کے شرف سے محروم ہو گئے۔ حضور ﷺ نے آپ کے رنج وغم کو دیکھ کر حضرت ام کلثومؓ کا نکاح آپ سے کر دیا۔ یہ وہ شرف وامتیاز تھا۔ جس کی وجہ سے آپ کو ذوالنورین کا لقب دیا گیا۔ چند برس بعد جب حضرت ام کلثومؓ کا انتقال ہو گیا تو سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا: "اگر میری کوئی (غیر شادی شدہ) بیٹی اور ہوتی تو میں اس کا نکاح بھی عثمانؓ سے کر دیتا۔" (بعض روایات میں چالیس اور بعض روایات میں سو بیٹوں کا تذکرہ ہے) (فتح الباری ج۶ ص۳۳۶)

## صلح حدیبیہ کی مہم میں شرکت

رحمت دو عالم ﷺ نے خواب دیکھا کہ آپؐ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور طواف کر رہے ہیں تو آپؐ نے یہ خواب صحابہ کرامؓ کو بیان فرمایا تو صحابہ کرامؓ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ چنانچہ ذیقعدہ ۶ ہجری کو آپ (۱۵۰۰) پندرہ سو صحابہ کرام کے ساتھ عازم مکہ ہوئے اور آپ نے قربانی کے جانور بھی ساتھ لئے۔ آپ نے حدیبیہ کے مقام پر پڑاؤ کیا اور حضرت عثمان غنیؓ کو اپنا نمائندہ بنا کر مذاکرات کے لئے بھیجا۔ تاکہ اہل مکہ کو بتلایا جائے کہ آپؐ صرف عمرہ کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ جنگ وقتال مقصد نہیں۔ چنانچہ آپؓ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور جناب ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) اور ان کے رفقاء کو ملے اور غرض وغایت بیان کی۔ عمائدین قریش نے کہا کہ آپ طواف کرنا چاہیں تو اجازت ہے۔ لیکن نبی کریم ﷺ کو نہیں۔ آپؓ نے حضور ﷺ کے بغیر طواف سے انکار کر دیا اور فرمایا جب تک حضورؐ

طواف نہیں کریں گے میں نہیں کروں گا۔

## بیعت رضوان

اس دوران یہ مشہور ہوگیا کہ حضرت عثمانؓ شہید کردیئے گئے۔اس خبر سے صدمہ کا ہونا طبعی اور یقینی امر تھا۔ اس خبر سے متاثر ہوکر سرور دو عالم ﷺ نے جنگ کی تیاری شروع فرمادی اور اس جنگ سے فرار اختیار نہ کرنے پر بیعت لی۔تمام صحابہ کرامؓ نے بیعت کی۔ چونکہ عثمانؓ موقع پر موجود نہیں تھے۔اس لئے حضور ﷺ نے اپنے دست مبارک کو عثمانؓ کا ہاتھ قرار دے کر ان کی طرف سے بھی بیعت کی۔(اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہیں)

(سیرت ابن ہشام ج ۳ ص ۲۰۲)

اس واقعہ نے حضرت عثمانؓ کی عظمت کو چار چاند لگادیئے۔ایک تو حضور ﷺ نے اپنا ہاتھ عثمان کا ہاتھ قرار دیا۔دوسرا آپ پر اعتماد فرماکر آپ کو اہل اسلام کا نمائندہ قرار دیا۔ یہ اتنا بڑا شرف ہے کہ کوئی بھی اس سلسلہ میں حضرت عثمانؓ کے مرتبہ کو نہ پہنچ سکا۔

## غزوہ تبوک کی تیاری میں حصہ

رومیوں نے جب مدینہ طیبہ پر چڑھائی کا پروگرام بتایا جو اس وقت سپر پاور تھے۔تبوک مدینہ طیبہ سے سات سو کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔تو سرور دو عالم نے نفیر عام کا حکم جاری فرمایا تو کم وبیش تیس ہزار کا لشکر جمع ہوگیا۔موسم شدید گرم تھا۔تنگدستی کا زمانہ تھا تو سرور دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:’’من جهز جيش العسرة فله الجنة ‘‘یعنی جو تنگدستی کے اس لشکر کو تیار کرے گا۔اللہ پاک اسے جنت عطاء فرمائیں گے تو صحابہ وصحابیات نے بڑھ چڑھ کر حصہ ملایا۔ حضرت عثمان غنی ﷺ چونکہ دولت مند انسان تھے۔اس لئے آپ نے سب سے زیادہ حصہ ملایا۔ترمذی شریف میں ہے۔جب حضور ﷺ نے اپیل کی تو ایک سو اونٹ دیئے۔جب دوبارہ اپیل کی تو ایک سو اونٹ کا مزید اضافہ کردیا۔ جب آپؐ نے تیسری مرتبہ اپیل کی تو ایک سو اونٹ مزید دینے کا اعلان کردیا۔ (ترمذی ج ۲، باب مناقب عثمانؓ)

اونٹوں اور گھوڑوں کے علاوہ جب آپ نے نقد رقم کی تھیلی پیش کی تو رحمت عالم ﷺ فرط مسرت میں اپنے ہاتھوں میں اچھالتے ہوئے فرمایا:’’ماضر عثمان ما عمل بعد اليوم ‘‘آج کے بعد عثمان کو کوئی عمل ضرر نہیں پہنچائے گا۔ (ترمذی ج ۲، باب مناقب عثمانؓ)

جب تیس ہزار کا لشکر لے کر آپ تبوک پہنچے تو معلوم ہوا کہ خبر صحیح نہیں تھی۔آپ تقریباً ایک ہفتہ قیام فرماکر واپس تشریف لے آئے۔بہرحال حضرت عثمان غنیؓ تقریباً تمام غزوات میں حضورؐ کے قدم بقدم رہے۔

## عہد صدیقی میں

حضرت عثمانؓ حضور ﷺ کے مشیر خاص اور معتمد علیہ تھے۔آپ کی یہ حیثیت عہد صدیقی وفاروقی میں برقرار رہی۔ چنانچہ آپ کا شمار ارباب حل وعقد میں ہوتا تھا۔جن کی ہر وقت مدینہ طیبہ موجودگی ضروری سمجھی جاتی تھی۔نیز حضرت عثمانؓ کو یہ خصوصیت رہی کہ آپ خلافت صدیقی میں’’میر منشی‘‘(چیف سیکرٹری) کے عہدے پر فائز رہے۔امور مملکت کی نوشت وخواند کا کام آپ سے لیا جاتا تھا۔حضرت ابوبکر صدیقؓ کی جانشینی کا پروانہ حضرت عثمان

غنیؓ نے تحریر فرمایا تھا۔ چنانچہ طبقات ابن سعد میں ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ نے وصیت نامہ تحریر کرایا۔ آپ نے اپنے جانشین کا نام نہیں لکھوایا تھا کہ آپ پر غشی کی کیفیت طاری ہوگئی تو حضرت عثمانؓ نے حضرت فاروق اعظمؓ کا نام لکھ کر مسودہ کی تکمیل کر دی۔ جب خلیفۃ الرسول کی وہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ نے وصیت نامہ پڑھنے کی فرمائش کی تو حضرت عثمانؓ نے پڑھ کر سنایا۔ حضرت عمرؓ کا نام سن کر آپؓ نے اللہ اکبر فرمایا اور حضرت عثمانؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا:

''آپ کو غالباً یہ اندیشہ ہوا کہ اس غشی میں میرا انتقال ہوگیا اور مسودہ میں خلیفہ ثانی کے نام کی جگہ خالی رہ گئی تو امت میں اختلاف ہوگا۔''فجزاك الله من الاسلام واهله خيراً''اس پروانہ کو پڑھ کر بھی آپ ہی نے سنایا۔''

## خلافت فاروقی میں

چنانچہ حضرت فاروق اعظمؓ نے جب زمام خلافت سنبھالی تو حضرت عثمانؓ کی قدر ومنزلت کو نہ صرف برقرار رکھا۔ بلکہ انہیں پہلے سے زیادہ اہمیت دی اور آپ شوریٰ کے رکن رکین رہے۔ جب فاروق اعظمؓ پر ایک ایرانی النسل غلام ابولولوء فیروز مجوسی نے قاتلانہ حملہ کیا۔ جس سے زخم کاری لگے اور آپؓ کا بچنا مشکل نظر آیا تو آپ نے عشرہ مبشرہ میں سے باقی چھ حضرات، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیر، عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کر دی اور فرمایا ان میں جسے چاہو خلیفہ بنالو۔ کیونکہ جب رسول اللہﷺ اس دنیا سے رخصت ہوئے تو ان سے راضی تھے۔

## انتخاب خلافت

ان چھ بزرگوں کو نامزد کرنے کے بعد حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تین دن کے اندر اندر خلیفہ کا انتخاب کر لینا۔ دو دن تک مجلس مشاورت جاری رہی۔ لیکن کوئی فیصلہ نہ ہوسکا۔ حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد پھر یہ بزرگ سر جوڑ کر بیٹھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے فرمایا کہ ہم میں سے ایک ایک شخص ایک نام کی شفارش کرے۔ اس پر اتفاق ہوگیا۔ حضرت زبیرؓ حضرت علیؓ کے حق میں، حضرت طلحہؓ حضرت عثمانؓ کے حق میں اور سعد بن ابی وقاص حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ کے حق میں دستبردار ہوگئے۔ اب معاملہ تین حضرات کے درمیان میں تھا تو حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ نے فرمایا کہ میں اپنا نام واپس لیتا ہوں اور آپ دونوں حضرات معاملہ میری صوابدید پر چھوڑ دیں۔ جس کو میں خلافت کے لئے نامزد کروں دوسرے صاحب اس کو بخوشی قبول فرمالیں۔ دونوں حضرات نے حضرت ابن عوفؓ کو ثالث تسلیم کرلیا تو انہوں نے کافی سوچ وبچار کے بعد حضرت عثمانؓ کی خلافت کا اعلان کر دیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لی تو حضرت علیؓ المرتضیٰ سمیت تمام صحابہ کرامؓ بیعت کے لئے ٹوٹ پڑے اور یوں حضرت عثمانؓ خلیفۃ المسلمین اور امیر المؤمنین منتخب ہوگئے۔

## فتوحات وتوسیع مملکت

حضرت عمرؓ نے اپنے عہد خلافت میں جن فتوحات کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ حضرت عثمانؓ نے نہ صرف انہیں پایہ تکمیل تک پہنچایا بلکہ بہت سارے علاقے فتح کئے۔ چنانچہ اسکندریہ کو دوبارہ فتح کیا۔ لیبیا اور تیونس فتح کئے۔ اندلس پر حملہ کیا۔ جزیرہ قبرص فتح کیا۔ جزیرہ ارداد فتح ہوا۔ جزیرہ رودس فتح ہوا۔ جزیرہ صقلیہ پر حملہ کیا۔ بہت سے

بحری حملے بھی آپ کے دور خلافت میں ہوئے۔ ایران وعراق میں فتوحات کا آغاز حضرت عمرؓ کے دور میں ہوگیا تھا۔ تکمیل آپ کے دور میں ہوئی۔ سیستان اور کابل تک فتوحات کا سلسلہ آن پہنچا۔ آزربائیجان اور آرمینیہ پر فوج کشی کی۔ آپ نے اپنے دور میں عدل وانصاف کا دوردورہ قائم کیا۔ مالیاتی نظام قائم کیا۔ احتساب کا محکمہ قائم کیا۔ حدود وتعزیرات کے نفاذ میں احتیاط برتی۔ مسجد نبوی کی توسیع وتزئین کی۔ نیز رفاہ عامہ کے بہت سے کام کئے۔ قضاء کا محکمہ پہلے سے چلا آرہا تھا۔ اس کے لئے اصول وضوابط قائم کئے۔ پولیس کا محکمہ قائم کیا۔

## فتنہ کبریٰ

رحمت عالم ﷺ نے جہاں آپ کی شہادت کا تذکرہ فرمایا۔ وہاں مصیبت، ابتلا وآزمائش کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ابتلاء کے اس دور میں عثمانؓ حق پر ہوں گے اور آپ کے مخالف باطل پر۔ حضرت عثمانؓ ابتلاء وآزمائش کے وقت خلیفہ تھے اور مخالفین آپ کو معزول کرنا چاہتے تھے۔ امام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں: ’’آنحضرت ﷺ کا خبردینا کہ عثمان شہید ہوں گے۔‘‘ بہت سی روایات سے ثابت ہے۔ حضور ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق فتنوں کا زمانہ آگیا۔

۳۰ ہجری میں مدینہ طیبہ کے قریب ’’بیر اریس‘‘ نامی کنویں کے منڈھیر پر تشریف فرما تھے کہ وہ مہر نبوت جس سے حضور ﷺ اپنے مکتوبات پر مہر لگایا کرتے تھے اور آپ کے بعد حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ کے پاس رہی۔ جب حضرت عثمانؓ خلیفہ بنے تو چھ سال تک آپ کے پاس رہی اور آپ اس سے مہر لگاتے رہے کہ وہ کنویں میں گر گئی۔ کنویں کا تمام پانی نکالنے کے باوجود مہر نہ ملی۔ اس مہر مبارک کے گم ہونے کے بعد نظم مملکت میں خلل آنا شروع ہوگیا۔ گویا برکات نبوت اٹھنا شروع ہوگئیں۔ پہلے چھ سال بہترین کامیابی سے گذرے۔ اسلامی فتوحات کا سیل رواں جاری رہا۔ ممالک اسلامیہ میں امن وامان اور خوشحالی کا دوردورہ رہا۔ چھ سال بعد مہر نبوت گم ہونے سے فتنوں کا آغاز ہوگیا اور آپ اور آپ کے عمال پر نکتہ چینیاں شروع ہوگئیں۔

عبداللہ بن سبا اور اس کے رفقاء نے اپنے بغض وعناد، نفرت وعداوت کے جذبات کی تسکین کے لئے اکابر امت اور اصحاب رسول اور آپ کے عمال کے خلاف بہتان طرازیاں، افتراء پردازیاں اور الزام تراشیاں شروع کردیں اور اس کے لئے دو محاذ قائم کئے۔ ایک سیاسی، دوسرا مذہبی۔ سیاسی محاذ تو یہ کہ حضرت عثمانؓ اور ان کے عمال کے خلاف بے سروپا الزامات لگانا شروع کردیئے۔ مذہبی محاذ یہ کہ اسلام کے عقائد میں تحریف وتبدیلی کی گئی۔ چنانچہ اس نے الوہیت علیؓ کا عقیدہ گھڑا اور تحریف قرآن کا بھی۔ جہاں تک پہلے محاذ کا تعلق ہے۔ امام مظلوم نے ان الزامات کے خلاف حضرت محمد بن مسلمہ کو کوفہ میں، عبداللہ ابن عمرؓ کو شام میں۔ اسامہ بن زیدؓ کو بصرہ میں، عمار بن یاسر کو مصر بھیجا۔ مذکورہ بالا کبار صحابہ کرامؓ نے اپنے مفوضہ علاقوں کی رپورٹیں پیش کیں۔ جو صحیح تھیں۔

## گورنروں کی مجلس مشاورت

طبری کی روایت ہے کہ اس کے بعد حضرت عثمانؓ نے گورنروں کو طلب کیا۔ حضرت عبداللہ بن عامر، حضرت امیر معاویہ، عبداللہ بن سعد، عمرو بن العاص، سعید بن العاص شریک مشورہ ہوئے تو امام مظلوم نے فرمایا: ’’یہ

شکایات کیسی ہیں۔ واللہ مجھے خوف ہے کہ ان کے ذمہ دار تم ہو اور خمیازہ مجھے بھگتنا پڑے گا۔‘‘

تمام گورنروں نے شکایات سے برأت کا اعلان کیا اور فتنہ کے تعاقب کے لئے اپنی اپنی آراء پیش کیں۔ آخر میں آپ نے فرمایا: ’’ہر کام کا ایک دروازہ ہوتا ہے۔ جہاں سے وہ نکلتا ہے اور یہ امر جس کا امت پر خطرہ ہے۔ بہرحال ہونے والا ہے اور دروازہ جو اس وقت بند ہے اور متابعت (شریعت) کی وجہ سے رکا ہوا ہے۔ خدا کی قسم یہ دروازہ بہرحال کھلے گا اور خدا کی قسم فتنہ کی چکی چلے گی۔ عثمانؓ کے لئے یہ سعادت کا مقام ہے کہ مرجائے اور اس چکی کو حرکت نہ دے...... اس کے بعد یہ مجلس برخواست ہوگئی۔‘‘ (طبری ج۳ ص۳۸۰)

حضرت امیر معاویہؓ نے اجازت لیتے ہوئے عرض کیا: ’’امیرالمؤمنین اس سے پہلے کہ آپ پر حملہ ہو آپ میرے ساتھ شام چلیں۔ فرمایا کسی قیمت پر جوار رسول نہیں چھوڑ سکتا۔ اگرچہ اس میں میرا رشتہ حیات منقطع ہوجائے۔ حضرت امیر معاویہؓ نے عرض کیا کہ آپ اور اہل مدینہ کی حفاظت کے لئے شام سے فوج بھیج دوں۔ فرمایا میں مدینہ میں فوج ٹھہرا کر ہمسائیگان رسول اور اہل دار ہجرت والنصرت کے رزق میں تنگی نہیں کرسکتا۔ حضرت معاویہؓ نے کہا کہ آپ کے ساتھ فریب کیا جائے گا اور آپ پر حملہ ہوگا۔ فرمایا حسبی اللہ ونعم الوکیل‘‘ (طبری ج۳ ص۳۸۲)

اس دوران سبائی کوفہ، بصرہ، مصر سے دھڑا دھڑ مدینہ طیبہ آنا شروع ہوگئے اور اصحاب کبار سے ملاقاتیں کر کے حضرت عثمانؓ اور ان کے عمال کی شکایتیں کرنے لگے۔ چنانچہ سیدنا علی المرتضیٰؓ، سیدنا طلحہؓ، سیدنا زبیرؓ نے انہیں اطمینان دلایا۔ چنانچہ مصری مطمئن ہوکر واپس جارہے تھے۔

## ایک مشتبہ غلام اور خط

علامہ طبری کی روایت ہے کہ مصریوں کا وفد راضی ہوکر واپس لوٹا۔ ابھی وہ راستے میں ہی تھے کہ انہیں ایک سوار ملا۔ (اس کی مشتبہ حالت دیکھ کر) اس سے پوچھ گچھ کی تو اس نے کہا کہ میں امیرالمؤمنین کا قاصد ہوں اور گورنر مصر کے پاس جارہا ہوں۔ اس کی تلاشی لی گئی تو انہیں حضرت عثمانؓ کی طرف سے گورنر مصر کے نام ایک خط ملا۔ جس پر حضرت عثمانؓ کی مہر تھی۔ اس میں گورنر مصر کو لکھا گیا تھا: ’’ان یصلبھم اویقتلھم اویقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف‘‘ ان کو سولی پر لٹکا دے یا قتل کردے یا ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دے۔

وہ اسے پکڑ کر مدینہ شریف لے آئے اور حضرت عثمانؓ سے ملے اور پوچھا کیا آپ نے ہمارے متعلق یہ لکھا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ’’یا تو اس پر دو گواہ پیش کرو یا میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ نہ تو میں نے لکھا اور لکھایا اور نہ ہی مجھے اس کا علم ہے اور تم جانتے ہو کہ کسی کے نام سے (جھوٹا) خط لکھ دیا جاتا ہے اور ایک مہر کے نقش کی طرح دوسری مہر کا نقش بھی بنوایا جاسکتا ہے۔ باغیوں نے کہا بس اللہ نے آپ کا خون مباح کردیا ہے۔ آپ نے نقض عہد کیا ہے۔ پس باغیوں نے آپ کا محاصرہ کرلیا۔‘‘ (طبری ج۳ ص۳۹۱)

دوسری روایت میں ہے۔ مصریوں نے کہا پھر یہ کس نے لکھا ہے؟ حضرت امام مظلوم نے فرمایا میں نہیں جانتا۔ مصریوں نے کہا کوئی آپ پر اتنی جرأت کرے کہ بیت المال کے اونٹ پر آپ کے غلام کو بھیجے۔ آپ کے گورنر کو خط لکھے۔ آپ کی مہر لگائے۔ اتنے عظیم امور اور آپ کو علم بھی نہ ہو۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا ہاں مجھے علم

نہیں۔ باغیوں نے کہا پھر آپ جیسا شخص مسلمانوں کا والی نہیں رہ سکتا۔ آپ خلافت سے دستبردار ہو جائیے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا میں اس قمیص کو نہیں اتاروں گا۔ جو اللہ عزوجل نے مجھے پہنائی ہے۔ (خلفاء راشدین ص۲۳۰)

جب حضرت عثمانؓ نے حلف اٹھا کر فرمادیا کہ مجھے اس خط کی قطعاً خبر نہیں ہے اور تمام صحابہ کرامؓ نے بھی تائید فرمادی تو لوگ کہنے لگے کہ یہ مروانؓ کی حرکت ہوگی تو اس بدگمانی پر باغیوں نے مروان سے متعلق مطالبہ کیا کہ انہیں ان (باغیوں) کے سپرد کیا جائے۔ یہ مطالبہ نامعقول اور احمقانہ تھا۔ اس لئے حضرت عثمانؓ نے ٹھکرادیا۔

جہاں تک خلافت سے دستبرداری کا تعلق ہے۔ حضرت عثمانؓ نے اس لئے انکار کردیا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بلوا کر فرمایا تھا: ''یا عثمان ان اللہ عسیٰ ان یلبسک قیمصاً فان ارادک المنافقون علیٰ خلعہ فلا تخلعہ حتیٰ تلقانی ثلاثاً (رواہ احمد)'' ﴿اے عثمان بالیقین اللہ تعالیٰ تمہیں (خلافت کی) پہنائیں گے اگر منافقین اتارنے کا مطالبہ کریں تو اسے ہرگز نہ اتارنا یہاں تک کہ تو شہید ہو کر مجھ سے آملیں۔ آپ نے یہ کلمات تین مرتبہ ارشاد فرمائے۔﴾

## مسجد نبوی کی توہین اور امام مظلوم پر حملہ

اس دوران حضرت عثمان نماز پڑھاتے رہے۔ جب جمعہ کا دن آیا۔ حضرت عثمانؓ تشریف لے آئے اور جمعہ کی نماز پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا اور باغیوں کو خدا کا خوف دلایا۔ تو باغیوں نے سنگ باری شروع کردی۔ یہاں تک امام بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ لوگوں نے آپ کو اٹھا کر آپ کے گھر پہنچادیا۔ (البدایہ والنہایہ ج۷ ص۱۷۶)

## عصا نبوی کو توڑ ڈالا گیا

ابن جریر راوی ہیں کہ جس عصا مبارک کو لے کر نبی کریم ﷺ اور آپؐ کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ، ان کے بعد حضرت فاروق اعظمؓ، جمعہ کا خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عثمانؓ بھی وہ عصا لے کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ جہجاہ غفاری نے وہ عصا چھین کر اپنے گھٹنے پر رکھ کر توڑ دیا۔ (طبری ج۳ ص۴۰۰)

## قصر خلافت کا محاصرہ

علامہ ندویؒ لکھتے ہیں: ''حضرت عثمانؓ کے انکار پر مفسدین نے کاشانہ خلافت کا نہایت سخت محاصرہ کرلیا۔ جو چالیس دن تک مسلسل قائم رہا۔ اس عرصہ میں اندر پانی تک پہنچانا جرم تھا۔ حضرت ام حبیبہؓ نے اپنے ساتھ کھانے پینے کی کچھ چیزیں لے کر حضرت عثمانؓ تک پہنچنے کی کوشش کی۔ لیکن حرم محترم نبویؐ کا پاس ولحاظ تک نہ کیا گیا اور بے ادبی کے ساتھ مزاحمت کرکے واپس بھیج دیا گیا۔''

اور محاصرہ اتنا شدید تھا کہ آپ کا پانی تک بند کردیا گیا۔ چالیس دن تک امام مظلوم کا محاصرہ رہا۔ اس دوران باغیوں کی طرف سے قتل کی وارداتیں بھی ہوئیں۔ آپ کو مسجد نبوی میں نماز پڑھنے سے روک دیا گیا۔ امام مظلوم صبر و استقامت کا پیکر بنے رہے۔ آپ چاہتے تو باغیوں کا نام ونشان مٹادیتے۔ لیکن آپ نے مدینۃ الرسول کا احترام برقرار رکھا۔ اصحاب رسول نے عقبی حصہ سے نکل کر مکہ مکرمہ چلے جانے کی تجویز پیش کی۔ لیکن آپ نے

ہمسائیگی رسول کو چھوڑنا گوارہ نہ فرمایا۔ نہ ہی افواج وعمال کو اپنی مدد کے لئے بلایا۔ باغیوں نے آپ کے گھر کے دروازے کو آگ لگادی۔ گھر میں موجود نوجوان صحابہ کرامؓ نے لڑنے کی اجازت طلب کی۔ آپؓ نے سختی سے منع فرمادیا۔ حضرت علی المرتضیٰؓ نے حسنینؓ کریمین کو آپ کی حفاظت کے لئے مامور فرمایا۔ آپؓ نے آخری خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں فرمایا کہ مسجد نبوی کی توسیع کس نے کی۔ بیر رومہ خرید کر کے مسلمانوں کے لئے کس نے وقف کیا۔ جیش العسرہ کو کس نے تیار کیا۔ حدیبیہ کے موقع پر مکہ مکرمہ میں رسول اللہ ﷺ کا سفیر بن کر کون گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے کس کے ہاتھ اپنا ہاتھ قرار دیا۔ لوگوں نے یہ فضائل تسلیم کئے۔

حضرت عثمانؓ کو یقین تھا کہ آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق آپ کی شہادت مقدر ہوچکی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے متعدد مرتبہ اس سانحہ سے باخبر کیا اور صبر واستقامت کی تاکید فرمائی۔ حضرت عثمانؓ اس وصیت پر پوری طرح قائم اور ہر لحہ ہونے والے واقعہ کے منتظر تھے۔ جس دن شہادت ہونے والی تھی۔ آپ نے روزہ رکھا۔ جمعہ کا دن تھا۔ خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ اور حضرت ابوبکر وعمرؓ تشریف فرما ہیں اور فرمارہے ہیں۔ عثمان جلدی کرو تمہارے افطار کے ہم منتظر ہیں۔ بیدار ہوئے تو حاضرین سے خواب کا تذکرہ فرمایا اور اہلیہ محترمہ سے فرمایا میری شہادت کا وقت آگیا ہے۔ باغی مجھے قتل کرڈالیں گے۔ انہوں نے عرض کیا امیر المؤمنین ایسا نہیں ہوسکتا۔ فرمایا میں یہ خواب دیکھ چکا ہوں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ آج جمعہ میرے ساتھ پڑھنا۔ (ابن سعد ج۳ ص۵۳)

اپنے بیس غلاموں کو بلا کر آزاد کیا۔ پھر پاجامہ منگا کر پہنا۔ حالانکہ کبھی نہیں پہنا تھا (تاکہ شہادت کے وقت بے پردگی نہ ہو) اور قرآن کھول کر تلاوت میں مصروف ہوگئے۔ (خلفاء راشدین ص۲۴۴)

حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں۔ میں حضرت عثمانؓ کے پاس آیا۔ جب آپ محصور تھے۔ فرمایا میرے بھائی مرحبا! آج رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ فرمایا: ''اے عثمان! تجھے محصور کیا۔ میں نے کہا جی ہاں! فرمایا تجھے پیاسا رکھا! عرض کیا جی ہاں! پس آپ نے ایک ڈول لٹکایا۔ جس میں پانی تھا۔ میں نے پیا۔ یہاں تک کہ سیر ہوگیا اور میں اب بھی اپنے سینے میں اس کی ٹھنڈک پاتا ہوں۔ فرمایا: ان شئت نصرت وان شئت افطرت عندنا فاخترت ان افطر عنده'' ﴿اگر تو چاہے تو دشمنوں پر تجھے فتح دی جائے اور اگر تو چاہے تو ہمارے ساتھ افطار کرے۔ (آپؓ نے کہا) میں نے اس بات کو چن لیا کہ آپ کے ساتھ افطار کروں۔ پس آپ اسی دن شہید کئے گئے۔﴾

آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت نائلہ فرماتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا۔ اگر تو ان سے لڑے گا تو فتح پائے گا۔ اگر انہیں چھوڑ دے گا تو ہمارے ساتھ افطار کرے گا۔ آخر وہ گھڑی آپہنچی۔ جس کا عہد رسالت سے آپ کو انتظار تھا۔ مولانا ندویؒ لکھتے ہیں۔ باغیوں نے مکان پر حملہ کردیا۔ حضرت امام حسنؓ جو دروازے پر متعین تھے زخمی ہوگئے۔ چار باغی دیوار پھاند کر چھت پر چڑھ گئے۔ کنانہ بن بشیر نے آگے بڑھ کر پیشانی مبارک پر لوہے کہ لاٹ اس زور سے ماری کہ پہلو کے بل گر پڑے۔ اس وقت زبان پر جاری تھا ''توکلت علیٰ اللّٰہ...... '' کسی شقی نے بڑھ کر تلوار کا وار کیا اور آپؓ اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔ شہادت کے وقت حضرت عثمانؓ قرآن پاک کی تلاوت

فرمارہے تھے۔ قرآ ن پاک سامنے کھلا ہوا تھا۔ اس خون ناحق نے جس آیت کو خوناب کیا وہ آیت یہ ہے۔
’’فسیکفیکھم اللّٰہ وھو السمیع العلیم (بقرہ)‘‘
امام مظلوم نے ایسے مصائب برداشت کئے جو پہاڑ پر ڈالے جاتے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جاتا۔ لیکن امام مظلوم نے نہایت خندہ پیشانی سے برداشت کئے اور شہادت کے عظیم الشان رتبہ کو حاصل کیا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون! آپ ۱۸؍ذوالحجہ کو شہید کئے گئے۔
(یہ مضمون مولانا سعید احمد اکبرآبادی کی تصنیف عثمان ذوالنورینؓ اور شہادت امام مظلوم سیدنا عثمانؓ ذی النورین مصنفہ امام اہل سنت حضرت سید نورالحسنؒ بخاری سے تلخیص کیا گیا ہے)

## مولانا محمد یوسف خان پلندریؒ کا سفر آخرت

حضرت مولانا محمد یوسف خانؒ پلندری آزاد کشمیر بھی سفر آخرت پر روانہ ہوگئے۔ موصوف از ہر ہند دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور جرأت مند و بہادر عالم دین تھے۔ ان کی زندگی جہد مسلسل سے عبارت تھی۔ انہوں نے نوے سال عمر پائی۔ انہوں نے دین اسلام کے خلاف اٹھنے والے تمام فتنوں کا تعاقب کیا۔ تمام دینی تحریکوں کے سرپرست و مربی تھے۔ انہوں نے تمام شعبہ ہائے زندگی کے لوگوں کی سرپرستی کی۔ دارالعلوم پلندری ان کی باقیات الصالحات میں سے ہے۔ علماء کرام میں تحریکی اور مجاہدانہ ذوق پیدا کرنے کے لئے جمعیت علماء آزاد کشمیر قائم کی۔ آزاد کشمیر میں ’’ججوں کے ساتھ قاضیوں کا تقرر‘‘ اس میں ان کی خدمات نمایاں رہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حکومتوں کی تمام تر لادینیت کے باوجود آج تک کوئی حکومت قاضیوں کو نہیں ہٹا سکی۔ انہوں نے رمضان المبارک سارے روزے رکھے۔ تراویح باجماعت ادا کیں۔ عید کے دو دن بعد وفات کے دن بھی مغرب کی نماز گھر میں باجماعت ادا کی۔ وظائف کا سلسلہ جاری تھا کہ اچانک سینہ میں درد محسوس ہوا اور تسبیح ہاتھ سے گرگئی۔ آپ کو قریبی ہسپتال لے جایا گیا۔ لیکن طبی امداد سے قبل ہی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔ حضرت والا کی وفات کی خبر پورے ملک میں آناً فاناً پھیل گئی۔ بہت سے لوگوں نے موبائل فونوں پر مسیج کے ذریعہ ہزاروں لوگوں کو اطلاعات دیں۔ وہ پاکستان میں شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کے گنے چنے شاگردوں میں سے ایک تھے۔ ان کی وفات سے صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ عالم اسلام یتیم ہوگیا۔ وہ موت العالم موت العالم کا مصداق تھے۔ اللہ پاک ان کی حسنات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں اور ان کی اولاد کو ان کا صحیح جانشین۔ ادارہ پسماندگان کے غم میں برابر کی شریک ہے اور حضرت مولانا کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے۔

## مولانا محبوب عالم اور سید افتخار الحسن شاہ کی وفات

مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ قادرآباد کے امیر مولانا محبوب عالم اور نائب امیر مولانا سید افتخار الحسن شاہ بخاری نڈر، بے باک، عالم باعمل اور مجاہد فی سبیل اللہ تھے۔ نکی چٹھہ، بیڑھی چٹھہ میں انہوں نے اپنی پوری زندگی، توحید وسنت کی دعوت، فتنہ قادیانیت درافضیت کے خلاف جہاد کیا۔ حضرت مولانا محبوب عالم کی نماز جنازہ ان کی وصیت کے مطابق سرفراز احمد سیال نے پڑھائی۔

# عیدالاضحیٰ اور اس کے احکام!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

اللہ پاک نے امت مسلمہ کو دو عظیم الشان عید کے دن عطاء فرمائے۔(۱) عیدالفطر، (۲) عیدالاضحیٰ۔
عیدالاضحیٰ کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بڑھاپے کے سہارے، ہونہار فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللہ پاک کی رضا کے لئے ذبح کرنے کے لئے پیش کر دیا۔ بلکہ پوری قوت کے ساتھ چھری چلائی۔ لیکن چھری نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ایک بال بھی نہ کاٹا۔ کیونکہ مقصد اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرانا نہیں بلکہ امتحان تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اس امتحان میں کامیاب ہوئے۔ اس قربانی کی یاد میں ہر سال مسلمان قربانی کیا کرتے ہیں۔

## عشرہ ذوالحجہ کے فضائل

بارہ مہینوں میں افضل مہینہ رمضان المبارک کا ہے۔ راتوں میں سب سے بہترین رات لیلۃ القدر ہے اور تمام دنوں میں افضل ترین دن ذوالحجہ کے پہلے دس دن ہیں اور ان میں سے افضل دن عیدالاضحیٰ کا دن ہے۔ سرور دوعالم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو ان دس ایام میں جس قدر نیک عمل پسند ہیں۔ سال کے کسی بھی دوسرے دن اتنے پسند نہیں ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا کہ جہاد فی سبیل اللہ بھی اتنا پسند نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ بھی اس قدر پسند نہیں ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص جہاد کے لئے اپنے جان و مال کے ساتھ نکلے۔ سارا مال خرچ کر کے خود بھی شہید ہو جائے تو اس کا عمل اس عشرہ کے اعمال کے برابر ہو سکتا ہے۔'' (بخاری بحوالہ مشکوٰۃ ص ۱۲۸)

## تکبیرات تشریق

تکبیرات تشریق تین بزرگوں کے کلام کا مجموعہ ہیں۔ علامہ عینیؒ نے لکھا ہے۔ جب جبریل علیہ السلام جنت سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کا فدیہ لائے اور اندیشہ ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں جلدی میں اپنے لخت جگر کو ذبح ہی نہ کر دیں تو آپ نے کہا: ''اللہ اکبر اللہ اکبر'' جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا تو فرمایا: ''لا الہ الا اللہ واللہ اکبر'' اور جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کو فدیہ کے آنے کی خبر ہوئی تو فرمایا: ''اللہ اکبر وللہ الحمد'' (النہایہ ج۳ ص ۳۸۷)
اللہ تعالیٰ کو یہ الفاظ ایسے پسند آئے کہ انہیں مسلمانوں کے لئے ایام تشریق میں پڑھنا لازم قرار دے دیا۔
تکبیرات ۹؍ذوالحجہ کی صبح سے لے کر ۱۳؍ذوالحجہ کی عصر کی نماز تک ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ بلند آواز سے پڑھنا ضروری ہیں۔ عورت آہستہ کہے۔ اگر امام بھول جائے تو مقتدی امام کا انتظار کئے بغیر تکبیرات شروع کر دیں۔

## عید کے دن کے آداب

صبح سویرے اٹھ کر فجر کی نماز ادا کرے۔ غسل کرے، مسواک یا برش کرے، حسب توفیق عمدہ کپڑے

پہنے، خوشبو استعمال کرے، عید نماز کی ادائیگی کے بعد کھائے پیے، عید گاہ کی طرف جلدی جائے، عید کی نماز کھلے میدان میں پڑھنا بہتر ہے۔ کسی صحیح العقیدہ حنفی عالم دین کی اقتداء میں نماز عید ادا کرے۔ نماز عید سے پہلے گھر میں یا عید گاہ میں، یا مسجد میں اشراق وغیرہ پڑھنا منع ہیں۔ البتہ نماز عید کے بعد چاشت کے نوافل گھر میں ادا کئے جا سکتے ہیں۔ نماز عید سے فارغ ہو کر دوسرا راستہ اختیار کرے۔ نماز عید کے لئے آتے جاتے بلند آواز سے تکبیرات تشریق پڑھنا مسنون عمل ہے۔ بڑی مسجد میں نماز عید ادا کی جا سکتی ہے۔

## نماز عید کا وقت

نماز عید کا وقت اشراق کے وقت سے شروع ہو جاتا ہے۔ یعنی سورج کے نکلنے سے پندرہ بیس منٹ بعد یعنی جب سورج خوب روشن ہو جائے اور زوال سے پہلے تک رہتا ہے۔ عید الاضحیٰ کی نماز جلد ادا کرنی چاہئے۔ اگر کسی وجہ سے پہلے دن نہیں پڑھی جا سکتی تو ۱۱، ۱۲/ذوالحجہ کو زوال سے پہلے پہلے ادا کی جا سکتی ہے۔

## عید پڑھنے کا طریقہ

عید الفطر اور عید الاضحیٰ پڑھنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ عید کی نماز سے پہلے اذان واقامت نہیں۔ عید کی نماز دو رکعت واجب پر مشتمل ہے۔ جس میں چھ تکبیریں زائد کہی جاتی ہیں۔ پہلی رکعت میں ثنا کے بعد اور قرأت سے پہلے تین تکبیریں کہی جاتی ہیں اور تین تکبیریں دوسری رکعت میں قرأت کے بعد کہی جاتی ہیں۔ زائد تکبیریں کہتے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے جائیں۔ چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع کر لیا جائے۔ نماز عید سے فارغ ہو کر تکبیرات تشریق پڑھنا واجب ہے۔ نماز سے فارغ ہو کر امام صاحب خطبہ پڑھیں گے۔ جس کا سننا واجب ہے۔

## مسبوق کے احکام

اگر کوئی شخص نماز میں اس وقت شامل ہوا کہ امام صاحب قرأت شروع کر چکے ہیں تو تکبیر تحریمہ کہہ کر اپنے طور پر تین تکبیریں کہہ کر قرأت سننے میں مصروف ہو جائیں۔ اگر امام صاحب رکوع میں جا چکے ہیں تو تکبیر تحریمہ کہہ کر رکوع میں شامل ہو جائے اور رکوع کی تسبیحات کے بجائے تین تکبیریں کہہ لے۔ ہاتھ اٹھانے کی ضرورت نہیں۔ اگر تکبیریں مکمل کرنے سے پہلے امام صاحب قومہ میں کھڑے ہو گئے تو امام کی اتباع کر کے نماز مکمل کرے۔ اگر پہلی رکعت مکمل رہ گئی تو امام صاحب کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو جائے اور رکعت مکمل کرے۔ تکبیرات زائدہ رکوع میں جانے سے پہلے کہہ لے۔ اگر دونوں رکعتیں ہو چکی تھیں اور امام صاحب قعدہ میں تھے تو یہ قعدہ میں بیٹھ جائے۔ امام صاحب کے سلام پھیرنے کے بعد تکبیرات زائدہ اپنے اپنے مقام پر کہہ کر نماز مکمل کرے۔

## نماز عید کا خطبہ

خطبہ عید نماز کے بعد پڑھا جائے گا۔ جب کہ جمعہ کا خطبہ پہلے پڑھا جاتا ہے۔ نماز جمعہ کے خطبہ کی طرح عید کا خطبہ سننا بھی واجب ہے۔ خطبہ کی ابتداء تکبیر سے کرے اور خطبہ کے دوران بھی وقفہ وقفہ سے تکبیر کہتا رہے۔

## عیدرات کی عبادت کا ثواب

رحمت عالم ﷺ نے فرمایا: ’’جس شخص نے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی راتوں کو زندہ کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے دل کو اس دن زندہ رکھیں گے جس دن اور لوگوں کے دل مردہ ہو رہے ہوں گے۔‘‘

## قربانی کے احکام

فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ کو قربانی کے دن قربانی کرنا بہت پسند ہے۔ قربانی کا جانور اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ قیامت کے دن آئے گا۔ قربانی کے جانور کا خون ابھی زمین پر نہیں گرتا کہ اللہ تعالیٰ قربانی کرنے والے سے راضی ہو جاتے ہیں۔‘‘

فرمایا: ’’جو شخص استطاعت کے باوجود قربانی نہ کرے وہ عید کی نماز کے لئے عیدگاہ میں نہ آئے۔‘‘

اگر قربانی کا جانور خریدا تھا لیکن کسی وجہ سے قربانی نہ کر سکا تو اس جانور کو صدقہ کرنا ضروری ہے۔ اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں۔

قربانی مستقل بالذات عبادت ہے۔ جس کا کوئی بدل نہیں۔ یعنی قربانی کے بجائے قربانی کے جانور کی قیمت ادا کرنے سے قربانی ادا نہ ہوگی۔

قربانی کا جانور اپنے ہاتھوں سے ذبح کرنا مسنون ہے۔

قربانی کے جانور کو قبلہ رخ لٹا کر چھری پھیرے اور ذبح کرتے ہوئے بسم اللہ، اللہ اکبر کہنا ضروری ہے۔

قربانی صاحب نصاب پر واجب ہے۔ والدین، بیوی اگر صاحب نصاب نہیں تو ان کی طرف سے قربانی کرنے سے ثواب ضرور ہوگا۔ لیکن صاحب نصاب سے قربانی ساقط نہیں ہوگی۔ اگر صاحب نصاب ہونے کے باوجود بکرا نہیں خریدا جاسکتا تو گائے، بھینس اور اونٹ کی قربانی میں حصہ رکھنا جائز ہے۔ خواتین کے زیورات، مہر کی رقم اور ضرورت سے زائد کپڑے وغیرہ اگر نصاب کی قیمت کو پہنچ جائیں تو اس پر قربانی واجب ہوگی۔

## عیب دار جانور کی قربانی

حضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ قربانی میں کن جانوروں سے بچا جائے۔ فرمایا چار قسم کے جانوروں سے۔

(۱)...... لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن اتنا واضح ہو کہ وہ زمین پر پاؤں ٹکا کر نہ چل سکتا ہو۔ یعنی قربان گاہ تک نہ جا سکتا ہو۔ (۲)...... جس جانور کی ایک آنکھ نہ ہو یا ایک آنکھ کی ایک تہائی بینائی ضائع ہو چکی ہو۔ (۳)...... بیمار جانور جس کی بیماری کی وجہ سے اس کا بچنا مشکل ہو۔ (۴)...... بوڑھا جانور جس کی ہڈیوں کا گودا ختم ہو چکا ہو۔ (۵)...... ایک تہائی یا اس سے زائد کان کٹا ہوا ہو۔ سینگ ایک تہائی یا اس سے زائد ٹوٹ گیا ہو تو قربانی جائز نہ ہوگی۔ بھینس، گائے کے حکم میں ہے۔ لہٰذا اس کی قربانی بھی جائز ہے۔

قربانی میں اصل مقصد اللہ کی رضا کے لئے قربانی کرنا ہے۔ گوشت کھانے کی نیت سے قربانی نہ ہوگی۔

قصائی کو مزدوری میں چمڑا دینا جائز نہیں۔ مدارس عربیہ اور دینی اداروں کو دینا جائز ہے۔

# گستاخان رسول کا بدترین انجام!

مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی

ڈنمارک اور بعض یورپین ممالک میں کچھ لوگوں نے سرکار دو عالمﷺ کے گستاخانہ خاکے بنائے اور شائع کئے ہیں۔ یہ عزت مآب جناب رسول اللہﷺ کی شان میں توہین اور سراسر گستاخی ہے۔ جو حرام، قطعاً ناجائز اور سنگین جرم ہے۔ اس کی سزا قتل ہے۔ اس پر دنیا بھر کے مسلمانوں نے شدید غم وغصہ کا اظہار کیا ہے جو کرنا ہی چاہئے۔ اس موقع پر کچھ سوالات ذہنوں میں ابھرتے ہیں۔ قرآن وسنت کی روشنی میں ان کے جوابات لکھے گئے ہیں اور آنحضرتﷺ کے زمانہ سے لے کر آج تک جن لوگوں نے یہ گناہ اور سنگین جرم کیا ہے۔ ان کا بدترین انجام ہوا، اور ذلت کی موت مرے۔ تاریخ اسلام سے ایسے لوگوں کے چند واقعات بھی عبرت کے لئے لکھے گئے ہیں۔

## تحفظ ناموس رسالتؐ کی شرعی حیثیت

سوال ...... تحفظ ناموس رسالتؐ کی شرعی حیثیت اور اس کی حدود کیا ہیں؟

سوال ...... اگر کوئی شخص یا حکومت اہانت رسول کا ارتکاب کرتی ہے تو شرعاً اس کی سزا کیا ہے؟

جواب ...... تحفظ ناموس رسالتﷺ تمام مسلمانوں کا دینی اور شرعی فریضہ ہے۔ کیونکہ حضورﷺ کا حق تو ہماری اپنی جانوں سے بھی زیادہ ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسهم (احزاب:٦)'' ﴿نبی کریم (ﷺ) مؤمنین کے ساتھ ان کے نفس (اور ذات) سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں۔﴾

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ، تفسیر معارف القرآن میں اس آیت کی تفسیر کے تحت فرماتے ہیں کہ صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: ''ما من نبی الا وانا اولیٰ الناس به فی الدنیا والآخرة اقرأوا ان شئتم النبی اولی بالمؤمنین من انفسهم (صحیح بخاری ج۲ ص۷۰۰)'' ﴿کوئی مؤمن ایسا نہیں، جس کے لئے میں دنیا وآخرت میں سارے انسانوں سے زیادہ اولیٰ واقرب نہ ہوں، اگر تمہارا دل چاہے تو اس کی تصدیق کے لئے قرآن کریم کی یہ آیت پڑھ لو۔ ''النبی اولیٰ بالمؤمنین''﴾

جس کا حاصل یہ ہے کہ میں حضرت محمد مصطفیٰﷺ ہر مؤمن مسلمان پر ساری دنیا سے زیادہ شفیق ومہربان ہوں اور یہ ظاہر ہے کہ اس کا لازمی اثر یہ ہونا چاہئے کہ ہر مؤمن کو آنحضرتﷺ کی محبت سب سے زیادہ ہو۔ جیسا کہ حدیث میں بھی یہ اشارہ ہے: ''لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیه من والده وولده والناس اجمعین (بخاری، مسلم، مظهری)'' ﴿تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا۔ جب تک اس کے دل میں میری محبت اپنے باپ، بیٹے اور سب انسانوں سے زیادہ نہ ہو۔﴾ (معارف القرآن ج۷ ص۸۷)

ذیل میں چند احادیث مبارکہ اور آثار صحابہ کرامؓ سے بھی تحفظ ناموس رسالت کی اہمیت واضح ہوتی ہے:

ا...... ''حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص کی ام ولد باندی تھی جو نبی کریم ﷺ کو گالیاں دیتی تھی اور آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرتی تھی۔ وہ اس کو روکتے تھے۔ مگر وہ نہ رکتی تھی۔ وہ اسے ڈانٹتے تھے۔ مگر وہ نہ مانتی تھی۔ راوی کہتے ہیں۔ جب ایک رات پھر اس نے نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرنا اور گالیاں دینی شروع کیں تو اس نابینا نے ایک خنجر لیا اور اس کے پیٹ پر رکھا اور وزن ڈال کر دبا دیا اور اس کو مار ڈالا۔ عورت کی ٹانگوں کے درمیان سے بچہ نکل پڑا اور جو کچھ وہاں تھا وہ خون آلود ہو گیا۔ جب صبح ہوئی تو یہ واقعہ حضور ﷺ کی خدمت میں ذکر کیا گیا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا۔ میں اس آدمی کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں۔ جس نے جو کچھ کیا میرا اس پر حق ہے۔ وہ کھڑا ہو جائے تو وہ نابینا شخص کھڑا ہو گیا اور لوگوں کو پھلانگتا ہوا اس حالت میں آگے بڑھا کہ وہ کانپ رہا تھا اور جا کر حضور ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس کا مالک اور اسے مارنے والا ہوں۔ یہ آپ کو گالیاں دیتی تھی اور گستاخیاں کرتی تھی۔ میں اسے روکتا تھا وہ رکتی نہ تھی اور اس سے میرے دو بچے ہیں جو موتیوں کی طرح خوبصورت ہیں اور وہ مجھ پر بہت مہربان بھی تھی۔ لیکن آج رات جب اس نے آپ ﷺ کو گالیاں دینا اور برا بھلا کہنا شروع کیا تو میں نے خنجر لیا اس کے پیٹ پر رکھا اور زور لگا کر اسے مار ڈالا۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ لوگو! گواہ رہو! اس کا خون ''ھدر'' یعنی بے سزا ہے۔'' (ابوداؤد ج۲ ص۲۵۱)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ نبی کریم ﷺ کو گالیاں دیتی اور برا بھلا کہتی تھی تو ایک آدمی نے اس کا گلا گھونٹ دیا۔ یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے خون کو ناقابل سزا قرار دے دیا۔

(ابوداؤد ج۲ ص۲۵۲)

''ابن خطل کی گانے والی دونوں باندیوں کو بھی رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر قتل کرنے کا حکم دیا تھا۔ ان دونوں کے قتل کرنے کا حکم بھی اس لئے دیا گیا کہ یہ دونوں حضور ﷺ کی شان میں بدگوئی کے اشعار گایا کرتی تھیں۔ ان میں سے ایک قتل کی گئی اور دوسری بھاگ گئی جو بعد میں آ کر مسلمان ہو گئی۔''

(حاشیہ ابوداؤد ج۲ ص۹، حاشیہ بخاری ج۲ ص۶۱۴)

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر حویرث ابن نقید کو قتل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ یہ بھی ان لوگوں میں شامل تھا۔ جو رسول اللہ ﷺ کی ایذا پہنچایا کرتا تھا۔ حضرت علیؓ نے اس کو قتل کیا۔ (بخاری ج۲ ص۶۱۴)

ان واقعات سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کو گالیاں دینے والا مباح الدم ہو جاتا ہے۔ یعنی اس کا خون بہانا جائز ہو جاتا ہے اور حق کا علمبردار سزاؤں کا مستحق نہیں ہوتا۔ بلکہ ثواب کا حقدار ہو جاتا ہے۔

لہٰذا اگر کوئی شخص حضور ﷺ کی شان میں صراحتاً یا اشارتاً، قولاً یا فعلاً بدگوئی اور گستاخی کرے تو شرعاً گستاخی کرنے والا شخص قتل کا مستحق ہے اور قتل کرنے کی ذمہ داری حکومت پر ہے کہ وہ ہر طریقے سے ایسے مجرم کو پکڑ کر اس پر قتل کی سزا جاری کرے، عام آدمی کے لئے قانون کے نفاذ کو اپنے ہاتھ میں لینا مناسب نہیں۔ لیکن اس کے باوجود اگر کسی عام شخص نے ایسے گستاخ اور بدگوئی کرنے والے شخص کو قتل کر دیا تو اس پر شرعاً نہ قصاص ہے اور نہ تاوان،

کیونکہ ایسے شخص کا خون مباح ہو جاتا ہے اور اس کا قتل جائز ہو جاتا ہے۔ عام شخص کے لئے ایسا کرنا صرف خلاف انتظام ہے۔

یہ تفصیل اس وقت ہے۔ جب کہ گستاخی کرنے والا حربی کافر ہو یا مسلمان ہو۔ لیکن اگر گستاخی کرنے والا ذمی کافر ہو (یعنی اسلامی ملک کا باشندہ ہو) تو بعض فقہاء کے نزدیک اس کا بھی یہی حکم ہے جو اوپر لکھا گیا۔ کیونکہ ایسے کافر کا ذمی ہونا ختم ہو جائے گا۔ لیکن بعض فقہاء جیسے علامہ شامیؒ کی تحقیق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عہد ذمہ تو ختم نہ ہوگا۔ لیکن انتظامی اور تعزیری طور پر حکومت وقت اس کو قتل کر سکتی ہے۔ جب کہ وہ علانیہ اور بار بار سب وشتم کرتا ہو۔

(ملاحظہ رسائل ابن عابدین ج۱ ص۳۵۴، خلاصۃ الفتاویٰ ج۴ ص۳۸۶، شامیہ ج۴ ص۲۱۵)

## شرعی سزا کا نفاذ ممکن نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

سوال ...... موجودہ دور میں اگر شرعی سزا کا نفاذ ناممکن ہو تو مسلمانوں کے لئے اس سے برأت اور بچاؤ کے لئے کیا حکم ہے اور وہ کیا طریقہ اختیار کریں؟

جواب...... ایسی صورت میں ہر مسلمان کے ذمہ ہے کہ اس میں جتنی قوت وطاقت ہو۔ وہ جائز اور ممکن طریقوں کے ذریعہ ایسی گستاخانہ حرکتوں کو اور ایسی گستاخانہ حرکت کرنے والوں کو اور ان کے اسباب وذرائع کو روکیں اور جس میں یہ قدرت نہ ہو۔ ان پر زبان سے اس کی خرابی اور برائی بیان کرنا واجب ہے اور جس کو زبان سے کہنے میں جان ومال کا خطرہ ہو۔ اس کے لئے دل میں برا جاننا واجب ہے۔

جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث میں یہی تفصیل آئی ہے: ’’سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا۔ تم میں سے جو شخص برائی کو دیکھے تو چاہئے کہ اپنی طاقت سے اس کو روکے، اگر اس کی قوت نہ ہو تو زبان سے اس کو منع کرے۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے اس کو برا سمجھے۔ یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔‘‘ (مسلم ج۱ ص۵۱)

اس سلسلے میں احتجاج کرنا درست ہے۔ بشرطیکہ احتجاج پرامن طریقے سے ہو اور اس میں حرام وناجائز کاموں کا ارتکاب نہ ہو۔ مثلاً لوگوں کی املاک اور اموال کو نقصان پہنچانا، جلاؤ، گھیراؤ اور پتھراؤ کرنا وغیرہ۔ کیونکہ یہ سب گناہ کے کام ہیں۔ جو حرام اور ناجائز اور ان سے بچنا ہر حال میں لازم ہے۔

گستاخی کرنے والوں سے تجارتی تعلقات اور معاہدات کا ختم کرنا ایمانی حمیت، غیرت کا تقاضا اور مسلمانوں کا اخلاقی فریضہ ہے۔ چنانچہ کتب احادیث میں ثمامۃ بن اثالؓ کا واقعہ تفصیل کے ساتھ مذکور ہے۔

’’حضرت ثمامہ بن اثالؓ اپنی قوم کے سردار تھے اور اسلام لانے کے بعد جب وہ مکہ مکرمہ گئے اور اہل مکہ نے ان کے اسلام لانے کو توہین آمیز الفاظ سے تعبیر کیا تو انہوں نے اہل مکہ کے ساتھ تجارتی تعلقات ختم کر دیئے۔ اس طور پر کہ اہل مکہ کے لئے یمامہ سے آنے والے غلہ کی درآمد پر پابندی لگائی اور یہ کہا کہ اس وقت تک یہ پابندی برقرار رہے گی۔ جب تک رسول اللہ ﷺ اس کی اجازت نہ دے دیں۔ چنانچہ جب اہل مکہ غلہ کی درآمد پر پابندی لگنے کی وجہ سے مشکلات کا شکار ہوئے تو انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ثمامہ بن اثالؓ کے نام، والا نامہ تحریر فرمائیں کہ وہ اس پابندی کو ختم کر دیں۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے ان کی یہ درخواست منظور فرماتے

ہوئے۔حضرت ثمامہ بن اثالؓ کی جانب ایک مکتوب مبارک تحریر فرما کرارسال کیا۔اس کے بعد یہ پابندی ختم کر دی گئی اور معاہدات ختم کرنے کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ حضور اکرم ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو انصار اور مہاجرین کے درمیان ایک تحریری معاہدہ فرمایا اور اس معاہدہ میں یہود کو بھی شامل کیا۔لیکن بعد میں یہود کی سازشوں، ریشہ دوانیوں اور گستاخیوں کی بناپر معاہدہ ختم فرمایا۔حتیٰ کہ بعض یہود کے خلاف جہاد فرمایا اور بعض یہود کو جلاوطن فرمایا۔'' (صحیح مسلم ج۲ص۹۳،الصارم المسلول لابن تیمیہ ص۶۶،مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ج۸ص۵۱۲)

## جس کمپنی کا توہین سے تعلق نہ ہو اس کے بائیکاٹ کا کیا حکم ہے؟

سوال...... اگر کسی کمپنی یا شخص کا اس توہین والے عمل کے ساتھ بلاواسطہ کوئی تعلق نہ ہو۔محض ایک علاقائی یا لسانی تعلق ہو،اس بناء پر اس شخص یا کمپنی کا بائیکاٹ کرنا اور لوگوں کو اس کی ترغیب دینا کیسا ہے؟

جواب......اگر کسی کمپنی یا شخص کا اس توہین والے عمل کے ساتھ کوئی تعلق نہ ہو،محض ایک علاقائی یا لسانی تعلق ہو تو اگر وہ ان کے اس برے عمل کے حامی ہوں تو ان کا وہی حکم ہے جو اوپر ذکر کیا گیا اور اگر کمپنی یا شخص ان کے اس برے عمل سے بیزاری اور لاتعلقی اختیار کرے تو ایسی صورت میں اگر کمپنی کی آمدنی کا فائدہ گستاخوں کو پہنچ رہا ہو تو اس کمپنی کا بھی بائیکاٹ کرنا چاہئے۔البتہ اس شخص سے جو اسی گستاخی سے بیزاری اور لاتعلقی اختیار کرے،اس سے تعلق رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ (مأخذہ تبویب جامعہ دارالعلوم کراچی بتصرف کثیر)

## گستاخان رسول ﷺ کے واقعات

### خسرو پرویز کا قتل اور اس کی حکومت کا خاتمہ

''فارس'' ایران کا پرانا نام ہے۔یہ اپنے زمانہ کی بڑی طاقتور حکومت تھی۔رقبہ کے لحاظ سے بہت وسیع سلطنت تھی۔جس کی سرحد ہندوستان تک پھیلی ہوئی تھی۔جنوبی عرب میں یمن پر اس کا گورنر حاکم تھا۔آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں خسرو پرویز ایران کا بادشاہ تھا۔جس کا لقب کسریٰ تھا۔آپ نے حضرت عبداللہ بن حزافہ سہمیؓ کو حکم دیا کہ وہ آپ کا نامۂ مبارک بحرین کے حاکم شجاع بن وہب کے ذریعہ کسریٰ کو پہنچائیں۔چنانچہ انہوں نے حضور اقدس ﷺ کا نامۂ مبارک کسریٰ کو پہنچایا۔اس کا ترجمہ یہ ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

محمد رسول اللہ کی طرف سے

کسریٰ عظیم فارس کے نام:

سلام ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے،اور اللہ اس کے رسول پر ایمان لائے اور جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں،تمام لوگوں کی طرف تاکہ جو لوگ زندہ ہیں۔ان تک اللہ کا پیغام پہنچا دیا جائے۔پس تم اسلام لاؤ،سالم رہو گے اور اگر انکار کرو گے تو تمام مجوس (آتش پرستوں) کا وبال تمہاری گردن پر ہوگا۔

## خسرو پرویز کی ناراضگی

کسریٰ کے دربار میں جب یہ نامۂ مبارک پڑھا گیا تو خسرو پرویز سخت غصہ ہوا۔ رسول اللہ ﷺ کا اسم گرامی اپنے نام سے پہلے دیکھ کر مشتعل ہوگیا اور طیش میں آ کر خط پھاڑ دیا اور کہا: میں سب کچھ سمجھ گیا ہوں۔ اس نے ہمیں عرب سمجھ رکھا ہے۔ (نعوذ باللہ) میرا غلام ہو کر اس مضمون کا خط لکھنے کی جرأت کی ہے۔ اس نے یمن کے گورنر باذان کو حکم نامہ لکھوایا کہ دو طاقتور آدمی بھیج کر اس مدعی نبوت کو گرفتار کر کے ہمارے حضور روانہ کیا جائے اور حضور ﷺ کے سفیر حضرت عبداللہ بن حزافہ سہمیؓ کو دربار سے نکل جانے کا حکم دیا۔ حضرت عبداللہ بن حزافہ سہمیؓ اسی وقت دربار سے سوئے مدینہ روانہ ہوئے اور جو کچھ دیکھا سنا تھا، بیان کر دیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس طرح اس نے میرے خط کو پرزے پرزے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی سلطنت کو ٹکڑے ٹکڑے فرمادے گا۔“ کچھ دن بعد یہ بھی ارشاد فرمایا: ”کسریٰ مر گیا اور اب اس کے بعد نہ ہوگا۔ کسریٰ، جب قیصر ہلاک ہوگا تو اس کے بعد قیصر نہ ہوگا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم دونوں سلطنتوں کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔“

کسریٰ کے حکم کے مطابق گورنر یمن باذان نے دو طاقتور فوجی روانہ کئے۔ ان میں ایک کا نام بابویہ اور دوسرے کا نام خرخسرو تھا۔ ایک خط کے ساتھ مدینہ بھیجے، یہ دونوں مدینہ پہنچے اور جب آنحضرت ﷺ کی خدمت میں وہ خط پیش کرنے آئے تو خوف سے تھرتھر کانپنے لگے۔ حضور ﷺ نے جب ان پر نظر ڈالی تو فرمایا: افسوس ہے تمہاری اس حالت پر (کیونکہ دونوں کی داڑھیاں صاف اور مونچھیں متکبرانہ انداز میں بل دی ہوئی تھیں) تمہیں کس نے یہ صورت بنانے کا حکم دیا ہے؟ عرض کیا: ہمارے رب! (کسریٰ بادشاہ) نے آپ ﷺ نے فرمایا: میرے رب نے مجھے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں چھوٹی کرانے کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا۔ اگر آپ نے کسریٰ کے پاس چلنے سے انکار کیا تو وہ آپ کو اور آپ کی پوری قوم کو ہلاک کر دے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اب جاؤ کل آنا۔

اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ آپ کو مطلع کر دیا کہ کسریٰ کو اس کے بیٹے شیرویہ نے قتل کر دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے دونوں قاصدوں کو طلب فرمایا اور ان کے آنے کے بعد فرمایا کہ میرے رب کے حکم سے تمہارا آقا قتل کر دیا گیا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ کسریٰ کی سلطنت تک یہ دین پھیلے گا اور باذان کو پیغام بھیجا کہ اگر وہ مسلمان ہو جائے تو اسے یمن پر حاکم برقرار رکھا جائے گا۔ خرخسرو کو ایک پٹکا جو سونے اور چاندی سے آراستہ تھا۔ عطا فرمایا۔

بابویہ نے کسریٰ کے قتل کی تاریخ لکھ لی۔ یمن پہنچ کر باذان کو بتایا کہ ان کی باتیں کسی بادشاہ کی نہیں بلکہ نبی کی معلوم ہوتی ہیں۔ طے ہوا کہ اگر یہ باتیں درست نکلیں تو عمل کریں گے۔ چند دن بعد شیرویہ کا فرمان باذان کو ملا کہ کسریٰ کو قتل کر دیا گیا ہے۔ یمن میں اس کی اطاعت کا عہد لے اور حضور اکرم ﷺ سے کوئی بازپرس نہ کرے۔ اس طرح رسول اللہ ﷺ نے جو خبر دی تھی وہ حرف بحرف پوری ہوئی۔ کسریٰ کے تخت پر اس کا بیٹا شیرویہ قابض ہوا۔ جس کی حکومت چھ ماہ سے زیادہ نہ چل سکی۔ اسی طرح کسریٰ پرویز کے قتل کے بعد اس کی سلطنت کا شیرازہ بکھر گیا اور بالآخر چار سو سال پرانی سلطنت کا چراغ اسلامی افواج کے ہاتھوں گل ہوگیا اور آنحضرت ﷺ کی مذکورہ پیشین گوئی آٹھ سال کے اندر اندر پوری ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایران کا حاکم بنادیا۔

**فائدہ**

حضور اکرم ﷺ کے نامۂ مبارک کو پھاڑنے اور حضور ﷺ پر اظہار ناراضگی کی گستاخی کا انجام یہ ہوا کہ کسریٰ پرویز اپنے بیٹے شیرویہ کے ہاتھوں قتل ہوا اور اس کی سلطنت بھی ختم ہوگئی۔ ’’فاعتبروا یا اولی الابصار‘‘ اے عقل والو! عبرت حاصل کرو۔

## کعب بن اشرف یہودی کا قتل

آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والوں میں ایک یہودی کعب بن اشرف بھی تھا۔ یہ شاعر ہونے کے علاوہ بڑا مالدار یہودی تھا۔ غزوۂ بدر میں قریش کی شکست کا اس کو یقین نہ آتا تھا۔ جب حقیقت معلوم ہوئی تو اس نے کہا: قریش کے سردار جو حرم کے نگہبان اور عرب کے بادشاہ ہیں۔ ان کی موت کے بعد ہم جیسوں کو زمین پر چلنے پھرنے سے مرجانا بہتر ہے۔

مکہ مکرمہ گیا اور قریش کے غزوۂ بدر میں قتل ہونے والے سرداروں کے ماتم میں قریش کے ساتھ شریک ہوا اور انہیں مسلمانوں کے خلاف بھڑکا تا رہا اور لشکروں کو مسلمانوں کے خلاف جنگ پر اکساتا رہا۔ مدینہ منورہ واپس آکر نئے جوش اور جذبے کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کون ہے؟ جو مجھے اس کے شر سے نجات دلوائے؟ حضرت محمد بن مسلمہؓ نے حامی بھر لی اور عرض کیا: اس کوشش میں اگر کوئی بات بے ادبی اور بظاہر ایمان کے خلاف ہو تو جائز ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں اجازت ہے۔

چنانچہ منصوبہ بنایا گیا۔ ابونائلہ جو کعب بن اشرف کے دودھ شریک بھائی تھے اور حضرت عباد بن بشرؓ اور حضرت ابوعبس بن جبیرؓ کو اس میں شریک کیا گیا۔ منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے وہ کعب کے پاس گئے۔ ادھر ادھر کی باتیں ہوئی۔ ایک دوسرے کو اپنے اپنے شعار سنائے۔ جب اعتماد کی فضا بن گئی تو کہا۔ میں ایک ضرورت سے آیا ہوں۔ اگر رازداری کا عہد کرو تو بیان کروں۔ اس نے جواب دیا۔ کیا تم اپنے بھائی پر بھی اعتماد نہ کرو گے؟ فرمایا اس شخص ’’رسول اللہ ﷺ‘‘ نے ہم سے صدقہ طلب کیا ہے۔ جو ہمارے لئے مشقت کا باعث ہے۔ ہم پر احسان کرو۔ کچھ غلہ اور کھانے پینے کی چیزیں ہمیں دو۔ ہم اس کے بدلے کچھ نہ کچھ رہن رکھیں گے۔ پوچھا کیا اپنی بیویوں کو گروی رکھو گے؟ محمد بن مسلمہ نے کہا نہیں! اس میں بڑی رسوائی ہوگی۔ اس نے کہا چلو بچوں کو رہن رکھ دو۔ یہ بات بھی ذلت کا باعث ہوگی۔ تم احسان سے کام لو۔ اگر رہن ہی رکھنا ہے تو ہمارے ہتھیار رکھ لو۔ اس سے غلہ کی قیمت بھی ادا ہو جائے گی۔ کعب نے رضامندی ظاہر کی۔

حضرت محمد بن مسلمہؓ اپنے ساتھیوں کے پاس آئے اور کہا۔ ہتھیار سجالو۔ پھر سب مل کر حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے انہیں بقیع الغرقد تک چھوڑ دیا اور فرمایا: اللہ کے نام پر اس کی مدد کے بھروسے سے چلے جاؤ۔ وہ سب کعب کے قلعہ پر پہنچے اور محمد بن مسلمہؓ نے آواز دی۔ ہر چند اس کی نئی دلہن روکتی رہی۔ لیکن وہ تو رسول اللہ ﷺ کی دشمنی میں اندھا ہو جا رہا تھا۔ کہا: جواں مرد تو وہ ہے جب رات میں بھی اس کو نیزہ بازی کے لئے بلایا جائے تو دیر نہ کرے۔ اس کے آنے کے بعد دونوں کچھ دیر آپس میں باتیں کرتے رہے اور کہا ہواؤں میں کس

قدر خوشبو سی مہک رہی ہے؟ اے ابن اشرف! یہ اس تیل کی مہک ہے جو تم نے سر میں لگایا ہے۔ سر پکڑ کر خوشبو کو سونگھنے لگا۔ وہ بڑا خوش ہوا۔ یہ دیکھ کر اس کے بال مضبوطی سے جکڑ لئے اور آواز دی۔ اس دشمن خدا اور دشمن رسول ﷺ کا کام تمام کر دو۔ ہر طرف سے تلواریں پڑنے لگیں۔ حضرت محمد بن مسلمہؓ نے اپنا چھوٹا خنجر اس کی ناف میں گھونپ دیا اور اس نے زور کی چیخ ماری۔ جلدی سے آپ نے اس لعین کا سر کاٹا اور حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بقیع غرقد کے قریب پہنچے تو اللہ اکبر! کا نعرہ لگایا۔ آواز حضور ﷺ تک پہنچی تو سمجھ گئے کہ کام تمام ہو گیا۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء فرمائی۔ صبح یہودی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کے قتل پر اپنی پریشانی کا اظہار کیا۔ ارشاد ہوا: ''تم کعب کے اشعار اور اس کے گستاخانہ انداز اور کھلی مخالفت سے خوب واقف ہو۔ اگر تم معاہدے پر قائم رہو تو پھر کسی سے کوئی عداوت نہیں۔''

### فائدہ

کعب بن اشرف یہودی نے حضور اکرم ﷺ کی شان میں حد سے زیادہ گستاخی کی اور اپنے کیفر کردار کو پہنچا۔

## ابورافع گستاخ رسول کا انجام بد

ابورافع اسلام دشمنی میں کعب بن اشرف کا معین ومددگار تھا۔ اس کا نام عبداللہ تھا۔ جو ام المؤمنین حضرت صفیہؓ کے پہلے شوہر کا بھائی تھا۔ بہت مالدار تاجر تھا اور خیبر میں اپنے قلعہ میں رہتا تھا۔ ابورافع اس کی کنیت تھی۔ رسول خدا ﷺ اور مسلمانوں کی دشمنی میں پیش پیش تھا۔

کعب بن اشرف کو جہنم رسید کرنے کا شرف قبیلہ اوس کے حصہ میں آیا تھا۔ ایسا ہی اعزاز قبیلہ خزرج کے لوگ بھی حاصل کرنا چاہتے تھے۔ آخر ابورافع پر ان کی نظر پڑی۔ حضور اکرم ﷺ سے اجازت لے کر حضرت عبداللہ بن عتیک، مسعود بن سنان اور عبداللہ بن انیسؓ نے اس کام کو انجام دینے کا بیڑا اٹھایا۔ اس جماعت کا امیر حضرت عبداللہ بن عتیکؓ کو بنایا گیا۔ خیبر میں اس کے قلعہ کے قریب شام کے وقت پہنچے۔ حضرت عبداللہ بن عتیکؓ نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ میں کسی نہ کسی ترکیب سے قلعہ کے اندر جاؤں گا۔ اندھیرا پھیلنے لگا تو حضرت عبداللہ بن عتیکؓ قلعہ کی فصیل کے قریب ایسے بیٹھ گئے، جیسے قضائے حاجت کے لئے بیٹھے ہوں۔ دربان نے سمجھا اپنا ہی آدمی ہے۔ دروازہ بند کرنے کا وقت آیا تو آواز دی گئی۔ اندر آجاؤ۔ یہ سنتے ہی وہ قلعہ میں داخل ہو کر لوگوں میں شامل ہو گئے۔

ابورافع بالا خانے پر رہتا تھا۔ رات گئے قصہ خواں اس کے پاس جمع رہتے تھے۔ جب یہ محفل برخواست ہو گئی تو دربان نے تمام دروازے بند کئے اور چابیوں کو ایک طاق میں رکھ کر خود بھی سو گیا۔

حضرت عبداللہ بن عتیکؓ نے دربان کو غافل پایا تو کنجیاں اٹھالیں۔ قلعہ کے ہر کمرے کا اندرونی تالا کھولتے اور اسے اپنے پیچھے بند کر لیتے۔ تاکہ اگر کوئی اندر داخل ہونا چاہے تو راستہ نہ پاسکے۔ آخر وہ اس مقام پر پہنچ گئے جہاں ابورافع اپنے بچوں کے ساتھ سویا ہوا تھا۔ اندھیرے کی وجہ سے وہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ انہوں نے آواز دی۔ ابورافع! جواب ملا: کون ہے؟ حضرت عبداللہ نے آواز کے رخ پر تلوار سے وار کیا۔ بدحواسی میں وار اوچھا پڑا۔ ابورافع نے شور مچایا۔ کچھ وقت گزرا تو آواز بدل کر پوچھا یہ شور کیسا ہے؟ ابورافع نے جواب دیا۔ کوئی

میرے کمرے میں گھس آیا ہے اور مجھ پر وار کیا گیا ہے۔ حضرت عبداللہ قریب پہنچے اور تلوار اس کے پیٹ میں گھونپ دی۔ جو آر پار ہوگئی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں دروازہ کھولتا ہوا آخری زینے تک پہنچا۔ سمجھا کہ زمین آ گئی ہے۔ آگے بڑھا تو بلندی سے نیچے گر پڑا اور پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ عمامہ نکال کر اسے باندھ لیا اور ساتھیوں کے پاس فصیل کے باہر پہنچ گیا۔ ان سے کہا تم جاؤ اور رسول اللہ ﷺ کو خوشخبری سناؤ۔ میں صبح اس کی موت کی تصدیق کے بعد آؤں گا۔

مرغ نے بوقت فجر اذان دی۔ تو منادی نے قلعہ سے اعلان کیا کہ کسی نے ابورافع کو قتل کر دیا ہے۔ یہ سن کر میں خوش خوش مدینہ منورہ آیا۔ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور ﷺ نے اپنے دست مبارک سے پنڈلی کی ٹوٹی ہڈی پر لعب دہن لگایا جو اچھی ہوگئی۔

## فائدہ

ابورافع گستاخ رسول ہی نہیں تھا۔ بلکہ قریش کو مسلمانوں کے خلاف جنگ پر ابھارا کرتا تھا۔ ان کی ہر طرح مدد کرتا تھا۔ لہٰذا مسلمانوں کی سلامتی کے لئے ایسے مجرم کا خاتمہ بہت ضروری تھا۔ بہر حال ابورافع حضور اکرم ﷺ کی شان میں گستاخ کی سزا پا کر ہمیشہ کے لئے جہنم میں گیا۔

## یہودیہ عصماء شاعرہ کا انجام

بنی خطمہ میں ایک یہودیہ عصماء نامی عورت شاعرہ تھی۔ اس نے اپنی شاعری کا رخ مسلمانوں کی ہجو کی طرف موڑ دیا۔ خصوصاً رسول اللہ ﷺ کی شان میں بڑے گستاخانہ اشعار کہتی تھی اور لوگوں کو مسلمانوں کے خلاف لڑائی پر ابھارتی تھی۔ اپنے ایام ماہواری کے گندے کپڑے مسجد میں ڈالا کرتی۔ حضور ﷺ ابھی غزوہ بدر سے واپس نہ ہوئے تھے کہ اس نے اپنے اشعار میں حضور ﷺ کی شان میں ہجو اور گستاخی شروع کر دی۔ ایک نابینا صحابی حضرت عمیر بن عدیؓ نے سنا تو دل میں عہد کر لیا کہ اگر حضور ﷺ غزوۂ بدر سے بسلامت واپس تشریف لائے تو میں اس شاعرہ کی زبان بند کروں گا۔ الحمدللہ! حضور ﷺ بدر سے فاتحانہ تشریف لائے تو حضرت عمیرؓ اپنی منت پوری کرنے کے لئے تلوار لے کر نکلے۔ رات کے وقت اس کے گھر میں داخل ہوئے۔ راستہ ٹٹولتے اس کے قریب پہنچے۔ بچہ اس کی چھاتی سے لگا ہوا تھا۔ اسے ایک طرف کیا اور تلوار دل میں چبھو دی۔ وہ آواز تک نہ نکال سکی اور مر گئی۔

صبح کی نماز مسجد نبوی میں ادا کی اور حضور ﷺ کو اس کی اطلاع دیتے ہوئے عرض کیا۔ کیا مجھ سے کوئی مواخذہ تو نہیں ہوگا؟ فرمایا: نہیں! حضور ﷺ کے پاس سے عمیرؓ لوٹ رہے تھے تو عصماء کے لڑکے نے کہا۔ یہ ہماری ماں کا قاتل ہے۔ جواب میں کہا: بے شک! میں نے ہی اسے قتل کیا ہے اور اگر کسی نے پھر ایسی جرأت کی تو اسے بھی موت کا مزہ چکھاؤں گا۔

حضور ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ’’اگر کوئی ایسے شخص کو دیکھنا چاہتا ہو جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی غائبانہ مدد کی ہو تو وہ عمیر بن عدیؓ کو دیکھے۔‘‘ یہ بھی ارشاد ہوا کہ ان کو نابینا نہ کہو۔ یہ بینا اور بصیر ہیں۔ وہ بیمار ہوئے تو عیادت کے لئے جاتے ہوئے فرمایا کہ مجھے بنی واقف کے بینا کی عیادت کے لئے لے چلو۔

## یہودی شاعر کا قتل

قبیلۂ بنی عمرو بن عوف میں ابوعفک ایک شاعر تھا۔ اس کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔ ہر وقت رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی اور ہجو کرتا تھا۔ اپنی قوم کے جذبات کو مسلمانوں کے خلاف ابھارتا تھا۔ بدر کی فتح سے بھی کوئی سبق نہ لیا۔ بلکہ اس کی گستاخی کچھ اور ہی بڑھ گئی۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ کون ہے جو میری عزت وحرمت کے لئے ان کی زبان بند کردے؟ حضرت سالم بن عمیرؓ تلوار لے کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ رات آئی تو اپنے کام پر روانہ ہوئے۔ ابوعفک اپنے گھر کے صحن میں غفلت کی نیند سو رہا تھا۔ تلوار اس کے سینے کے پار کردی اور اس کا کام تمام کردیا۔ (یہاں تک تمام واقعات بعد ترمیم سیرت احمد مجتبیٰ سے ماخوذ ہیں)

### فائدہ

حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے کا دنیا میں یہ انجام ہوا کہ عصماء اور ابوعفک دونوں قتل ہوئے اور ان کی دنیا و آخرت دونوں برباد ہوئے۔ گستاخی کرنے والے عبرت لیں۔

## سرگودھا میں تیسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام مرکزی عیدگاہ میں تیسری سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مقامی امیر مولانا نور محمد ہزاروی نے کی۔ کانفرنس سے دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے استاذ الحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، ممبر سرحد اسمبلی مولانا مفتی کفایت اللہ، مولانا محمد عالم طارق، مفتی طاہر مسعود، مولانا محمد عارف شامی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا عبداللہ شاہ مظہر، مولانا الیاس چنیوٹی ممبر پنجاب اسمبلی، قاضی ظہور حسین اظہر امیر خدام اہل سنت، مولانا عبداللہ شاہ مظہر، مولانا محمد قاسم سیوطی، مولانا محمد الیاس گھمن سمیت کئی ایک علماء کرام نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کی بنیاد ہے۔ جس پر غیر مشروط ایمان لائے بغیر آدمی مسلمان نہیں ہوسکتا۔ علماء کرام نے قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کے لئے دو ہی راستے ہیں۔ یا مرزائیت پر لعنت بھیج کر حلقہ بگوش اسلام ہو جائیں یا آئینی فیصلہ تسلیم کرتے ہوئے دوسری اقلیتوں کی طرح شریف شہری بن کر رہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیت کے مکمل خاتمہ تک ہماری پرامن تحریک جاری رہے گی۔ ایک قرارداد میں کہا گیا کہ قادیانیوں نے چناب نگر کو ''نوگو ایریا'' بنا رکھا ہے۔ جب کہ ضلعی انتظامیہ خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہے۔ لہٰذا چناب نگر کی سابقہ حیثیت بحال کی جائے۔ ایک اور قرارداد میں مولانا مفتی سعید احمد جلالپوریؒ کے نامزد قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا گیا۔ ایک اور قرارداد میں چناب نگر میں حکومتی رٹ بحال کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد رضوان نے سرانجام دیئے۔ جب کہ مولانا محمد اکرم طوفانی نے علالت کے باوجود کانفرنس کی نگرانی کی۔ کانفرنس کی سیکورٹی شبان ختم نبوت نے سنبھالے رکھی۔ کانفرنس صبح چار بجے تک جاری رہی۔

# نواز شریف اور قادیانیت!

محمد نوید شاہین ایڈووکیٹ

درج ذیل مضامین جناب نوید شاہین ایڈووکیٹ کے تحریر کردہ ہیں۔ جنہیں تحریک خدام اہل سنت پاکستان کے امیر مولانا قاضی ظہور الحسین اظہر مدظلہ نے کتابچے کی صورت میں شائع فرمایا۔ دونوں کے شکریہ کے ساتھ حاضر خدمت ہیں۔ ادارہ!

مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف نے اپنے ایک اخباری بیان میں منکرین ختم نبوت قادیانیوں کو ملک کا سرمایہ اور اثاثہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ ''وہ ہمارے بھائی بہن ہیں۔'' (قومی اخبارات مورخہ ۶؍جون ۲۰۱۰ء)

میاں نواز شریف کا یہ بیان اسلامی تعلیمات سے ناواقفیت اور دوری کا نتیجہ ہے۔ قادیانیوں کو ان کے کفریہ عقائد کی بناء پر ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اپریل ۱۹۸۴ء میں ایک آرڈیننس کے ذریعے انہیں شعائر اسلامی استعمال کرنے سے روک دیا گیا۔ قادیانیوں نے آج تک اس ترمیم اور قانون کو تسلیم نہیں کیا۔ بلکہ ہمیشہ اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اس کا تمسخر اڑایا۔ قادیانی پاکستان کے آئین، قانون اور اعلیٰ عدالتوں کے فیصلوں کو ماننے سے انکاری ہیں۔ اس لئے انہیں محب وطن قرار نہیں دیا جاسکتا۔ مصور پاکستان حضرت علامہ محمد اقبالؒ نے پنڈت جواہر لال نہرو کے نام ایک خط میں کہا تھا: ''قادیانی اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں۔''

اندازہ کیجئے کہ جس گروہ کو علامہ محمد اقبالؒ غدار کہہ رہے ہیں۔ جناب نواز شریف انہیں اپنا بھائی قرار دے رہے ہیں۔ اقتدار کی ہوس اور بے قراری کی وجہ سے نواز شریف نے قادیانیوں کو بھائی کہہ کر کروڑوں مسلمانوں کی دل آزاری کی۔ انہوں نے یہ بیان ایسے موقع پر دیا جب توہین آمیز خاکوں پر مسلمان پہلے ہی سراپا احتجاج ہیں۔

سیاست اگر دوغلے پن کا نام ہے تو میاں نواز شریف ایک کامیاب سیاستدان ہیں۔ سیدھی راہوں کے اس ٹیڑھے مسافر نے پاکستان میں پیسے کی سیاست کو متعارف کروایا اور کامیاب رہا۔ زراندوزی ان کی سیاست کا کلیدی منشور رہا۔ وہ خود کو قائداعظم ثانی کہلواتے اور خوش ہوتے ہیں۔ خوشامدی کالم نگاروں اور مالیشیے کارکنان نے ان کی تاریخ پیدائش ۱۶؍دسمبر کی بجائے ۲۵؍دسمبر مقرر کی تاکہ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کے یوم پیدائش کے ساتھ ہی نواز شریف کی سالگرہ منائی جائے اور ملک بھر میں تقریبات منعقد ہوں۔ یہ تاریخ کا المیہ نہیں تو اور کیا ہے کہ نواز شریف کا نام قائداعظم ایسی شخصیت کے ساتھ لیا جانے لگا۔

نواز شریف آئی جے آئی کے نام سے بننے والے اتحاد کے صدر بھی رہے۔ جس کا منشور تھا کہ برسراقتدار آنے کے بعد ملک میں مکمل اسلامی نظام نافذ کیا جائے گا۔ دینی سیاسی جماعتوں کے کندھوں پر بیٹھ کر وہ برسراقتدار آئے تو مغربی محبوب کی طرح اپنے تمام وعدے بھول گئے۔ میاں نواز شریف اینڈ کمپنی نے اسلام اور پاکستان کو

در پردہ جتنا نقصان پہنچایا، اس کی تلافی شاید مستقبل بعید میں بھی نہ ہوسکے۔ ذیل میں ایسے ہی چند ایک حقائق مختصر پیش کئے جارہے ہیں۔ ان کا مطالعہ یہ بتائے گا کہ میاں نواز شریف کو اسلام اور پاکستان سے کتنی محبت ہے؟۔

معتبر ذرائع کے مطابق میاں نواز شریف اپنے دور حکومت میں پارلیمنٹ کی طرف سے متفقہ طور پر منظور کی جانے اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے والی ۱۹۷۴ء کی ترمیم کو ختم کرنے والے تھے اور اگر خدانخواستہ اقتدار کے نشے میں بدمست حکمران ایسا کردیتے تو ملک ایک بدترین بحران میں مبتلا ہو جاتا۔ اپریل ۱۹۹۹ء کی بات ہے کہ میاں نواز شریف نے کابینہ کا ہنگامی اجلاس بلایا۔ جس میں انہوں نے اپنے قابل اعتماد اراکین اسمبلی کو بھی شمولیت کی دعوت دی۔ اجلاس میں انہوں نے ملک کی تباہ کن اقتصادی صورتحال کا تفصیلی تجزیہ پیش کیا اور کابینہ کے ارکان سے کہا کہ: ’’میں آئین میں ایک معمولی ترمیم کرنے والا ہوں۔ جس کے نتیجے میں مغربی ممالک بالخصوص آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک سے حاصل کردہ پاکستان کے تمام قرضے معاف ہو جائیں گے۔ آپ لوگ اس ترمیم کے سلسلے میں میرا بھرپور ساتھ دیں۔ اس ترمیم کی وقتی طور پر مخالفت ہوگی۔ جس کی ہمیں پرواہ نہیں کرنا چاہئے اور کوئی تحریک بھی چلائے گا تو ہم اسے سختی سے کچل کر رکھ دیں گے۔‘‘ کابینہ کے ارکان خوشی سے پھولے نہیں سمائے۔ انہوں نے حیرت اور خوشی کے ملے جلے جذبات سے سرشار ہو کر پوچھا کہ: ’’آئین کی کون سی ایسی دفعہ ہے جس کے حذف کردینے سے ہمارے تمام بیرونی قرضے معاف ہو جائیں گے اور پاکستان خوشحالی وترقی کی نئی شاہراہ پر گامزن ہو جائے گا؟‘‘

میاں نواز شریف نے کہا کہ: ’’آئین میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے والی دفعہ۔‘‘

اس پر اجلاس میں سناٹا چھا گیا۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد سابق وفاقی وزیر راجہ ظفر الحق ہمت کر کے کھڑے ہوئے اور میاں نواز شریف کو مخاطب کر کے کہا: ’’میاں صاحب! یاد رکھئے ہم نے ہمیشہ آپ کا جائز وناجائز ساتھ دیا اور آپ کے ہر حکم کی تعمیل کی۔ مگر ختم نبوت کا مسئلہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ قادیانی ختم نبوت کے منکر ہیں۔ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے مقابل جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی کو پیش کرتے ہیں۔ (نعوذ باللہ) قادیانی مذہب سامراج کا خود کاشتہ پودا ہے۔ جس کا مقصد اسلام کو نقصان پہنچانا ہے۔ خود علامہ اقبالؒ نے کہا تھا کہ قادیانی اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں۔ قادیانیوں نے حضرت قائداعظمؒ کا جنازہ بھی محض اس لئے نہیں پڑھا تھا کہ وہ مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے تھے۔ مسلمانوں نے بے پناہ قربانیوں کے نتیجے میں انہیں کیفر کردار تک پہنچایا۔ ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو ان کے کفریہ عقائد کی بناء پر آئین میں ایک ترمیم کے ذریعے غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اب اگر آپ یہ ترمیم واپس لے کر قادیانیوں کو مسلمانوں کا درجہ دینا چاہتے ہیں تو یاد رکھیں کہ امت مسلمہ آپ کو اور ہمیں معاف نہیں کرے گی۔ مسلمان ہر چیز برداشت کر سکتا ہے۔ مگر حضور نبی کریم ﷺ کی عزت وناموس پر حملہ آوروں کو کسی صورت میں معاف نہیں کر سکتا۔‘‘

اس موقع پر راجہ ظفر الحق جذباتی ہوگئے اور میاں نواز شریف کو مخاطب کر کے کہا: ’’میاں صاحب! آپ شوق سے یہ ترمیم کریں۔ لیکن سب سے پہلے میرا استعفیٰ قبول کریں۔ میں آپ کے ساتھ مزید کام کرنے کے لئے تیار نہیں۔‘‘ راجہ ظفر الحق کی جرأت رندانہ کام آگئی۔ ان کی دیکھا دیکھی باقی ارکان کو بھی ہمت ہوئی۔ ایک دو کو چھوڑ کر اکثریت نے نواز شریف کے اس فیصلے کی مخالفت کی اور کہا کہ اس ترمیم کے بعد ہم مسلمانوں کا سامنا نہیں کر

سکتے۔ جب میاں نواز شریف نے دیکھا کہ پوری کابینہ اس مسئلہ پر متفق ہے اور اپنی ناراضگی کا اظہار کر رہی ہے تو انہوں نے کھسیانے ہو کر اپنی شرمندگی چھپاتے ہوئے کہا: ’’نہیں نہیں، میرا مقصد اس ترمیم کو ختم کرنا نہیں تھا۔ بلکہ میں نے تو آپ کے سامنے ایک تجویز رکھی تھی۔ اگر آپ حضرات کو یہ تجویز منظور نہیں تو میں بھی آپ کے ساتھ ہوں۔‘‘

اس کے ساتھ ہی اجلاس برخاست ہو گیا۔ مگر اراکین میں نواز شریف کی اسلام سے بے زاری کے بارے میں چہ مگوئیاں ہونے لگیں۔ معزول وزیراعظم میاں نواز شریف نے پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنما چوہدری اعتزاز احسن کو سپریم کورٹ میں نئے آرڈیننس کے خلاف پٹیشن میں اور ہیلی کاپٹر کیس میں پیروی کے لئے اپنی طرف سے وکیل مقرر کیا۔ یہ وہی اعتزاز احسن ہیں۔ جنہوں نے ۱۲؍مئی ۱۹۹۰ء کو پارلیمنٹ میں شریعت بل پر تقریر کرتے ہوئے اسلام اور شریعت میں ایسے توہین آمیز الفاظ استعمال کئے جن سے حضور نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کا تاثر ملتا ہے۔ نامور صحافی چوہدری غلام حسین نے اپنے پرچہ ’’سیاسی لوگ‘‘ میں چوہدری اعتزاز احسن پر الزام لگایا تھا کہ ان کا خاندانی قادیانی ہے۔ ان کی بیگم بشریٰ اعتزاز قرآن وسنت کے قوانین کے نفاذ کے خلاف جلوسوں میں پیش پیش رہتی ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ خود میاں نواز شریف نے ۱۹۸۹ء میں جب چوہدری اعتزاز احسن وزیر داخلہ تھے۔ الزام عائد کیا تھا کہ انہوں نے مشرقی پنجاب کے علیحدگی پسند سکھوں کی فہرستیں بھارتی حکومت کے حوالے کر دی ہیں اور مسلم لیگ نے آج تک اس الزام کو واپس نہیں لیا۔

۱۹۸۷ء میں جب جناب محمد رفیق تارڑ لاہور ہائی کورٹ میں جسٹس کے عہدہ پر فائز تھے۔ ۲۸؍جون کو ان کے پاس شعائر اسلام کی توہین کے سلسلے میں ایک کیس ’’ملک جہانگیر جوئیہ بنام سرکار‘‘ سماعت کے لئے منظور ہوا۔ اس کیس میں قادیانی وکیل شیخ مجیب الرحمٰن (جو قادیانی جماعت کے سربراہ مرزامسرور کا دست راست ہے) نے بھری عدالت میں اقرار کیا کہ: ’’مدعی نبوت مرزا قادیانی محمد رسول اللہ (نعوذ باللہ) کا درجہ رکھتا ہے اور ہر قادیانی کا یہی عقیدہ ہے۔‘‘ اس سلسلہ میں اس نے مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم۔ اے کی کتاب ’’کلمۃ الفصل‘‘ کا مندرجہ ذیل اقتباس پڑھا: ’’پس مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو پھر ضرورت پیش آتی۔‘‘ (کلمۃ الفصل ص۱۵۸)

مجھے یاد ہے کہ مجیب الرحمٰن ایڈووکیٹ کی اس بات پر تارڑ صاحب بہت پریشان ہوئے اور مجیب الرحمٰن کے اپنے عقیدہ پر اصرار کرنے اور آنجہانی مرزا قادیانی کو بار بار ’’محمد رسول اللہ‘‘ کہنے پر خوب سوال وجواب اور تکرار ہوئی۔ جس کا تفصیلی ذکر انہوں نے اپنے فیصلہ میں بھی کیا۔ (دیکھئے! پی۔ ایل۔ ڈی ۴۵۸ لاہور ۱۹۸۷ء)
اس کیس میں حکومت کی طرف سے جناب خلیل الرحمٰن رمدے بطور ایڈووکیٹ جنرل پنجاب پیش ہوئے تھے۔ جو آج کل سپریم کورٹ میں جسٹس کی حیثیت سے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے مجیب الرحمٰن قادیانی ایڈووکیٹ کے گستاخانہ عقیدہ اور توہین عدالت پر مبنی رویہ کی نہ صرف مذمت کی بلکہ ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے بار بار عدالت کی توجہ اس طرف مبذول کروائی۔

تماشا یہ ہے کہ یہی مجیب الرحمٰن قادیانی ایڈووکیٹ نواز شریف دور میں صدر تارڑ کی منظوری سے بھاری

بھر کم تنخواہ و مراعات کے عوض احتساب سیل میں حکومت کی طرف سے نامزد وکیل تھا۔ پھر معزول وزیراعظم میاں نواز شریف نے اپنے والد میاں شریف کے مشورہ سے ہیلی کاپٹر کیس میں پیروی کے لئے راولپنڈی سے اسی قادیانی وکیل مجیب الرحمٰن ایڈووکیٹ کو اپنا وکالت نامہ دستخط کر کے بھجوایا اور وہ اس کیس میں میاں نواز شریف کی طرف سے اٹک قلعہ میں پیش ہوئے۔ کراچی کے ہفت روزہ وجود کی رپورٹ کے مطابق ''میاں نواز شریف نے سپریم کورٹ میں اعتزاز احسن اور احتساب عدالت میں مجیب الرحمٰن کو اپنا وکیل بنایا ہے۔ اس کے علاوہ قادیانیوں سے نواز شریف نے مختلف ذرائع سے مزید رابطے بھی کئے ہیں اور اپنی جان بچانے کی درخواست کی ہے۔ جس کے ثبوت جلد ہی منظر عام پر آ جائیں گے۔'' (ہفت روزہ وجود کراچی مورخہ ۲۰ رجون ۲۰۰۰ء)

طیارہ سازش کیس میں میاں نواز شریف کی طرف سے پیش ہونے والے تیسرے وکیل خواجہ سلطان احمد ہیں۔ وہ مکمل بے دین اور اسلام دشمن نظریات کے حامل ہیں۔ سلامت مسیح نامی توہین رسالت کیس میں انہیں نے ۲۳ رفروری ۱۹۹۵ء کو لاہور ہائی کورٹ میں توہین رسالت کے ملزمان کی وکالت اور قادیانیوں کا دفاع کرتے ہوئے عجیب استدلال کیا کہ (بایں الفاظ) ''ایک دوسرے کو کافر قرار دینے کی روایت سی پڑ گئی ہے۔ بعض لوگوں کو دوسرے فرقے کے لوگ کافر قرار دے دیتے ہیں اور تو اور بعض افراد کو اس لئے بھی کافر قرار دے دیا جاتا ہے کہ وہ حضرت محمد ﷺ کے آخری نبی ہونے پر یقین نہیں رکھتے۔''

طیارہ سازش کیس میں میاں نواز شریف کے چوتھے وکیل اعجاز حسین بٹالوی تھے۔ جو اپنے سیکولر اور بے دین ہونے کے حوالے سے وکلاء میں ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ ۲۹ رمئی ۱۹۷۴ء کو سانحہ ربوہ پیش آیا۔ قادیانی جماعت نے اپنے غنڈوں کی قیادت میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے مسلمان طلباء پر ظلم وستم کے پہاڑ ڈھائے۔ اس پر پورا ملک سراپا احتجاج بن گیا۔ پنجاب حکومت نے اس واقعہ کی عدالتی تحقیقات کا حکم دیا۔ اعجاز حسین بٹالوی پوری ملت اسلامیہ کی مخالفت کے باوجود قادیانیوں کی طرف سے پیش ہوئے اور انہوں نے قادیانی جماعت کے عقائد وعزائم کا نہ صرف بھرپور تحفظ کیا۔ بلکہ مسلمانوں کی بھی دل آزاری کی۔ اس موقع پر آغا شورش کاشمیریؒ نے اپنے پرچہ ''ہفت روزہ چٹان'' میں مندرجہ ذیل اشعار کے ذریعے احتجاج کی۔

اپنے دادا کی نبوت کو تماشا کر دیا
ناصر احمد نے میرے صوبہ کو رسوا کر دیا
قادیانی کیا ہیں؟ اسرائیل کے لخت جگر
ان کے بل ہم نے نکالے اور نہتا کر دیا
امت کافر کے ایڈووکیٹ اعجاز حسین
صورت حالات نے طرفہ تماشا کر دیا

صدر رفیق تارڑ نے بے نظیر بھٹو کے دور حکومت میں روزنامہ نوائے وقت ۲۲ ردسمبر ۱۹۹۶ء کی اشاعت میں اپنے ایک مضمون ''اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین اور غیر مسلم جج صاحبان'' میں لکھا:

قادیانی جماعت کے گرو گھنٹال ڈاکٹر عبدالسلام نے مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دینے والی آئینی ترمیم منظور ہونے پر اپنے بیان میں کہا تھا کہ: ’’میں اس لعنتی ملک (مملکت خداداد پاکستان) کی زمین پر اپنا قدم نہیں رکھنا چاہتا اور المیہ یہ ہے کہ حکومت نے گورنمنٹ کالج لاہور کی لائبریری کو اس شخص سے منسوب کر دیا ہے۔‘‘

پھر اس کے بعد وہ اپنے مضمون میں قادیانیوں کے اسلام کے خلاف روح فرسا اور دل شکن عقائد ونظریات تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ لطیفہ یہ ہے کہ جناب نواز شریف اور تارڑ صاحب کی باہمی رضامندی سے محکمہ ڈاک نے غدار پاکستان ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا یادگاری ڈاک ٹکٹ جاری کیا۔

شان رسالت میں گستاخان رسول کے مسلسل حملوں کے بعد پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار ۱۹۸۶ء میں قومی اسمبلی نے قانون توہین رسالت منظور کیا۔ البتہ جنت مکانی آپا نثار فاطمہ (ن لیگ کے رہنما احسن اقبال کی والدہ) کی طرف سے پیش کئے گئے اس بل میں یہ ترمیم کردی گئی کہ شاتم رسول کی سزا، سزائے موت یا عمر قید ہوگی۔ اس طرح تعزیرات پاکستان میں ۲۹۵ سی کا اضافہ کر دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی معروف قانون دان جناب محمد اسماعیل قریشی نے وفاقی شرعی عدالت میں یہ پٹیشن دائر کی کہ توہین رسالت کی سزا بطور حد صرف اور صرف سزائے موت مقرر ہے اور حد کی سزا میں حکومت ہی نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کو بھی سوئی کی نوک کے برابر کمی یا اضافہ کرنے کا اختیار نہیں اور یہ ناقابل معافی جرم ہے۔ اس مقدمہ کی سماعت یکم اپریل ۱۹۸۷ء کو شروع ہوئی۔ وفاقی شرعی عدالت نے متفقہ طور پر اس پٹیشن کو منظور کرتے ہوئے توہین رسالت کی متبادل سزا عمر قید کو غیر اسلامی اور قرآن وسنت کے خلاف قرار دیا۔ اس یادگار اور تاریخی فیصلہ کے خلاف نواز شریف حکومت نے سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی۔

۹ اپریل ۱۹۹۸ء کو وزیراعظم نواز شریف نے یوم اقبال کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر اسرار احمد کی اس تجویز پر کہ شریعت بل اتفاق رائے سے منظور کر لیا جائے۔ کہا کہ: ’’سینٹ میں کچھ ایسے لوگ بیٹھے ہیں جو سرے سے شریعت کے حق میں نہیں۔‘‘ ایک رکن نے مجھ سے کہا میں اس کا فقرہ من وعن آپ کے سامنے دھراتا ہوں کہ: ’’آپ شریعت نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن محمد ﷺ سب سے بڑے ڈکٹیٹر تھے۔‘‘ (توبہ! نعوذباللہ)

اس موقعہ پر لوگوں نے شور مچایا اور ممبر کا نام پوچھا۔ نواز شریف نے کہا کہ مجید نظامی بھی اس کا نام جانتے ہیں۔ اس موقع پر حاضرین نے اصرار کیا کہ نام بتایا جائے اور اس ممبر کو پھانسی دی جائے۔ نواز شریف نے کہا کہ میرے مینڈیٹ کا تقاضا ہے کہ میں ضروری آئینی تبدیلیاں لاؤں۔ کیونکہ مجھے اللہ نے مینڈیٹ دیا ہے۔ انہوں نے کہا: ’’اس رکن اسمبلی نے کہا اللہ کون ہوتا ہے۔ مینڈیٹ دینے والا، یہ مینڈیٹ تو حالات وواقعات نے دیا ہے۔‘‘ وزیراعظم نے ڈاکٹر اسرار کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ یہ لوگ اتفاق رائے پیدا کریں گے؟ کیا ان لوگوں کے خیالات قابل معافی ہیں؟ این۔ این۔ آئی کے مطابق میاں نواز شریف نے کہا کہ اس بزرگ لیڈر نے مجھے کہا کہ آپ کو خدا نے نہیں میں نے مینڈیٹ دیا ہے۔ ہال میں موجود خواتین وحضرات نے وزیراعظم سے مطالبہ کیا کہ شاتم رسول رکن اسمبلی کا نام بتائیں تاکہ اس کو سنگسار کیا جائے۔ لیکن نواز شریف نے نام بتانے سے گریز کیا۔

معروف نام نہاد سماجی کارکن اور اورنگی پائلٹ پراجیکٹ کراچی کے سابق ڈائریکٹر اختر حمید خان کی دریدہ

دشمنی کس سے پوشیدہ ہوگی؟ ۱۹۸۹ء میں اس نے بچوں کے لئے ایک خوبصورت رنگین کتاب ’’شیر اور احمق‘‘ شائع کی۔ جسے آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نے کراچی میں ہی چھاپا۔ اس ملعون کتاب کو کسی مسلمان کے لئے پڑھنا اور برداشت کرنا ممکن نہیں ہے۔ حیرت اس بات پر ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں مسلمانوں کا سا نام رکھنے والا ایک شخص کھلم کھلا حضور نبی کریم ﷺ اور آپ کے جلیل القدر خلیفہ حضرت علیؓ کی توہین وتحقیر کرتا ہے۔ مسلمانوں کی غیرت کا مذاق اڑاتا ہے۔ عام مسلمانوں کے علم میں اس گستاخ کو لانے کے لئے اللہ سے پناہ مانگتے ہوئے میں یہاں کتاب کے تین اشعار نقل کرنا چاہتا تھا۔ مگر میری ہمت جواب دے گئی ہے۔ کیونکہ ان اشعار میں گستاخی اور دریدہ دہنی کی انتہاء کی گئی ہے۔ ڈاکٹر اختر حمید خان کے خلاف آنحضرت ﷺ کی شان اقدس میں گستاخانہ کلمات اور مضامین کی اشاعت پر ضلع ملتان میں مقامی وکیل کی رپورٹ پر پولیس نے پرچہ درج کر کے مقدمہ عدالت میں پیش کر دیا تھا۔ جس میں فاضل عدالت نے احکام کے باوجود پیش نہ ہونے پر اختر حمید خان کو اشتہاری ملزم قرار دے کر اس کے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے تھے۔ سندھ ہائی کورٹ نے اختر حمید خان کی عارضی درخواست ضمانت قبل از گرفتاری کی بھی توثیق نہ کرتے ہوئے اسے متعلقہ عدالت سے رجوع کرنے کی ہدایت کی تھی۔ مگر وہ پیش نہ ہوا۔ جس پر تھانہ کلہار کے ایک اے ایس آئی بروہی نے ضابطہ فوجداری اور تعزیرات پاکستان میں دیئے گئے اختیارات استعمال کرتے ہوئے اس کی رہائش گاہ واقع حسن سنٹر گلشن اقبال سے اسے گرفتار کرلیا۔

۱۳ رجنوری ۱۹۹۲ء کو حکومت سندھ نے اس متنازعہ کتاب کو اس اعتراف کے ساتھ ضبط کیا کہ اس میں اہانت رسول اور مسلمانوں کی دل آزاری کا مواد جان بوجھ کر شامل کیا گیا۔ دریں اثناء ملزم کے خلاف قانون توہین رسالت کے تحت مقدمہ درج ہوا۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ڈائریکٹر انسانی حقوق نے مارچ ۱۹۹۳ء میں امریکا میں تعینات پاکستان کی سفیر بیگم عابدہ حسین کے ذریعے وزیراعظم میاں نواز شریف کو پیغام پہنچایا کہ اختر حمیدی خان کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ واپس لیا جائے۔ چنانچہ میاں نواز شریف کی خصوصی ہدایت پر اختر حمید خان پر قائم مقدمہ واپس لے لیا گیا۔ بلکہ اسے گرفتار کرنے والے اے ایس آئی بروہی کو بھی معطل کر دیا گیا اور یوں گستاخان رسول کی حوصلہ افزائی ہوئی۔

پندرہ روزہ ’’پاکیشیا‘‘ کراچی اپنی ۱۵ رمارچ ۱۹۹۳ء کی اشاعت میں ’’سلمان رشدی سے نواز شریف کی خفیہ ملاقات‘‘ کے عنوان سے لکھتا ہے: ’’۱۸ رفروری کو بی بی سی نے ایک ممتاز بھارتی اخبار ’’قومی آواز‘‘ کے حوالے سے اپنے ایک نشریئے میں بتایا کہ پاکستانی وزیراعظم میاں نواز شریف نے بی بی سی کی عالمی سروس کے ذریعے براہ راست انٹرویو کو عین وقت پر منسوخ کر کے ان تمام لوگوں کو حیرت زدہ کر دیا۔ جو اس پروگرام کا شدت سے انتظار کر رہے تھے۔ اس سے قبل بھارتی وزیراعظم نرسمہا راؤ اس پروگرام میں شرکت کر چکے تھے۔ جس کے فوری بعد بی بی سی نے پاکستانی وزیراعظم سے انٹرویو کا پروگرام طے کیا تھا۔ بھارتی اخبار کی رپورٹ کے مطابق ان لوگوں کے لئے جو پاکستان کی سیاست پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ وزیراعظم نواز شریف کی جانب سے اس پروگرام کی آخری لمحات میں منسوخی کوئی حیرت کی بات نہیں ہے۔ کیونکہ نواز شریف نے اس سے پہلے کبھی عالمی پریس کا سامنا نہیں کیا۔ بلکہ صرف

ملک کے اندر ہی بیان دیتے رہتے بلکہ پریس کو خوف زدہ کرتے رہتے ہیں۔‘‘

رپورٹ میں بعض سفارتی ذرائع کے حوالے سے کہا گیا کہ بی بی سی ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی طرف سے شروع کیا گیا۔ یہ ایک ایسا پروگرام ہے۔ جس کا سامنا کرنے کے لئے کوئی پاکستانی لیڈر تیار نہیں ہے۔ یہ بھی کہا جارہا ہے کہ وزیراعظم نواز شریف چند ہفتے قبل شاتم رسول سلمان رشدی سے ملاقات کر چکے ہیں۔ اس لئے انہیں پریشانی تھی کہ اگر کسی نے بی بی سی کے اس کھلے پروگرام میں اس خفیہ ملاقات کے بارے میں سوال کر لیا تو وہ کوئی جواب نہیں دے پائیں گے۔ اخبار کے مطابق مغربی ملکوں میں رہنے والے پاکستانی اس خفیہ ملاقات کے بارے میں جانتے ہیں اور وہ اس بارے میں وزیراعظم سے سوال کرنے کا فیصلہ کر چکے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ وہ نہ صرف نواز شریف کو بے نقاب کر دیں گے۔ بلکہ ملک میں ان کے خلاف غم وغصے کی لہر بھی پیدا کر دیں گے۔

۲۶؍مارچ ۱۹۹۴ء کو نئی دہلی سے شائع ہونے والے انگریزی اخبارات ’’نیشنل ہیرالڈ‘‘ اور ’’دی ایشین ایج‘‘ نے اسٹاک ہوم سے خبر رساں ایجنسی یو این آئی کے حوالے سے ایک رپورٹ میں کہا کہ پاکستان کے چیف جسٹس اور نواز شریف کے قریبی ساتھی جناب ڈاکٹر نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ ان کے ملک (پاکستان) میں قادیانی فرقہ کے لوگوں کے ساتھ غیر منصفانہ برتاؤ کیا جارہا ہے اور انہیں ان کے حقوق سے محروم کیا جارہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق چیف جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ نے جو مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے بارے میں اظہار خیال کرنے کے لئے مغربی ملکوں کے دارالحکومتوں کا دورہ کر رہے تھے۔ یو این آئی سے گفتگو کرتے ہوئے اس بات کا اعتراف کیا کہ پاکستان میں قادیانیوں کے ساتھ زیادتی کی جارہی ہے۔ انہیں ان کے جائز حقوق نہیں دیئے جارہے۔ رپورٹ کے مطابق چیف جسٹس آف پاکستان نے کہا کہ وہ یقینی طور پر اس غلطی کی اصلاح کے لئے اپنی انتہائی کوشش کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں سویڈن میں بھی قادیانیوں کے بعض ارکان کی جانب سے پیغامات موصول ہوئے ہیں۔ جنہیں وہ صدر پاکستان تک پہنچائیں گے۔

دسمبر ۱۹۹۲ء میں (سپریم کورٹ میں) جسٹس نسیم حسن شاہ نے ’’ناصر احمد بنام سرکار‘‘ کیس میں مسلمانوں کی طرف سے اس استدعا کے جواب میں کہ قادیانیوں کو شعائر اسلام کی بے حرمتی سے روکا جائے۔ کہا تھا کہ آپ قادیانیوں پر اتنی پابندیاں نہ لگائیں۔ کل کو اگر پاکستان میں قادیانیوں کی حکومت آ گئی تو پھر مسلمانوں کا کیا بنے گا؟ جس کے جواب میں سینئر ایڈووکیٹ چوہدری محمد اسماعیل نے کہا کہ جناب! آپ کیسی بات کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ پاکستان میں قادیانیوں کی حکومت کبھی نہیں آ سکتی۔ یہ ملک صرف اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ! اس کی برکت سے تمام دنیا پر اسلام کی حکومت ہوگی۔ اس پر عدالت میں موجود تمام مسلمانوں نے بیک زبان ہوکر بلند آواز سے کہا: انشاء اللہ، انشاء اللہ! پوری دنیا پر اسلام ہی کی حکومت قائم ہوگی۔ اس پر عدالت میں جناب نسیم حسن شاہ کی حالت دیدنی تھی۔

اسی طرح جسٹس جاوید اقبال جو میاں نواز شریف کے قریبی ساتھیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی ہرزہ سرائیوں اور گستاخیوں سے کون ناواقف ہے؟ وہ ہمیشہ قرآن وسنت کی تعلیمات کا مذاق اڑاتے ہیں۔ حدود کی سزاؤں

کو وحشیانہ قرار دیتے ہیں۔ وفاقی شرعی عدالت کو زہر قاتل قرار دیتے ہیں۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا ظلم قرار دیتے ہیں۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کو سیاسی قرار دیتے ہیں۔ خلفاء راشدینؓ کے سنہرے دور کو لڑائی جھگڑوں کا دور قرار دیتے ہیں۔ پردہ کو دقیانوسی سوچ قرار دیتے ہیں۔ قانون توہین رسالت کو غیر ضروری قرار دیتے ہیں۔

نواز شریف دور میں اقرباء پروری کی انتہاء کر دی گئی۔ ایک طرف نوکریوں پر پابندی لگا کر اہل افراد کا حق مارا گیا۔ دوسری طرف وزیراعظم کے سفارشی خطوط پر وزارت دفاع جیسے حساس ادارے میں قادیانیوں کو اعلیٰ عہدوں پر بھرتی کیا جاتا رہا۔ سفارشی خطوط کی آڑ میں سول ایوی ایشن کے افسروں نے بھی بہتی گنگا میں ہاتھ دھوتے ہوئے من پسند افراد کو نوکریاں دے ڈالیں۔ وزیراعظم کے حکم پر ان کے پرنسپل سیکرٹری سعید مہدی نے وزیراعظم آفس اسلام آباد لیٹر نمبر UO No. 5617/PSPM/99 ATT17/9/99 جاری کیا۔ جس میں حکم دیا کہ 2A ریس ویو روڈ لاہور کے رہائشی ذوالقرنین خان اور مکان نمبر 290 گلی نمبر 56 آئی ایٹ تھری اسلام آباد کے رہائشی قاسم حسین ملک ولد حسین احمد ملک کو سول ایوی ایشن میں تعینات کیا جائے۔ دونوں کو اسلام آباد اور لاہور ائیر پورٹ پر اسسٹنٹ مینیجر کمشل کی پرکشش نشستوں پر دو سال کے لئے کنٹریکٹ پر بھاری تنخواہ پر بھرتی کر لیا گیا۔ یہ احکامات ۲۴ ستمبر کو ریفرنس لیٹر

Ref: HQCAA/2452/276/EMPT-644

HQ CAA/2452/276/EMPT-645 اور

کے تحت ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن سہیل ہمایوں کے دستخطوں سے جاری ہوئے۔ دونوں افراد قادیانی ہیں۔

شہباز شریف نے اپنے دور حکومت میں ''اطہر طاہر'' نامی قادیانی کو غیر مسلم اوقاف کا چیف ایڈمنسٹریٹر مقرر کیا۔ جس نے اپنے اختیارات کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے محکمے میں کئی قادیانی بھرتی کئے۔ علمائے کرام کے زبردست احتجاج کے باوجود اسے تبدیل نہ کیا گیا۔ نواز شریف کے قریبی دوست اور ساتھی وفاقی وزیر پٹرولیم چوہدری نثار علی خان نے جولائی ۱۹۹۶ء میں لندن میں قادیانیوں کے سالانہ جلسے میں شرکت کی اور قادیانیوں کو اپنی طرف سے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ ۲۳ مئی ۱۹۹۱ء کو لاہور میں غیر مسلم ماہرین قانون کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے میاں نواز شریف نے کہا کہ پاکستان میں سیاسی طور پر اقلیت یا اکثریت کا کوئی تصور نہیں۔ خدا نے پہلے انسان کو بنایا، بعد میں کوئی ہندو، کوئی مسلمان اور کوئی عیسائی بنا۔

بھارتی چینل زی ٹی وی کے سابق بزنس ڈائریکٹر یوسف بیگ مرزا کو میاں نواز شریف نے پی ٹی وی کا ایم ڈی مقرر کیا۔ اس کے متعلق مشہور تھا کہ وہ قادیانی ہیں۔ اسٹیبلشمنٹ نے میاں نواز شریف کے اس فیصلہ کی مخالفت کی تھی۔ یوسف بیگ مرزا پر یہ بھی الزام تھا کہ انہوں نے عہدہ سنبھالتے ہی زی ٹی وی بھارتی چینل کے مفادات کے لئے کام کیا۔ یاد رہے کہ یوسف بیگ مرزا کے چھوٹے بھائی آصف بیگ مرزا کی شادی کلثوم نواز شریف کی چھوٹی ہمشیرہ سے ہوئی ہے۔

ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کی چیئرپرسن عاصمہ جہانگیر نے ۱۷ جون ۲۰۱۰ء کو میاں نواز شریف

کے گھر (واقع رائے ونڈ) میں ان سے ملاقات کی اوران سے سپریم کورٹ میں آئندہ ہونے والے انتخابات میں بطور صدارتی امیدوار اپنی حمایت کی درخواست کی۔اس موقع پر میاں نواز شریف نے عاصمہ جہانگیر کے کردار کو سراہا۔یاد رہے کہ یہ وہی عاصمہ جہانگیر ہیں۔جس نے اپنے اخباری بیان میں اعتراف کیا ہے کہ اس کا خاوند جہانگیر قادیانی ہے۔(روزنامہ جنگ لاہور مورخہ ۲۶ رجون ۱۹۸۶ء) قانون توہین رسالت،امتناع قادیانیت آرڈیننس،آئین میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے والی متفقہ طور پر منظور ہونے والی آئی ترمیم اور آئین سے اسلامی شقیں ختم کروانے کے لئے عاصمہ جہانگیر کی کوششیں کسی سے پوشیدہ نہیں۔میاں نواز شریف کی طرف سے سپریم کورٹ کے آئندہ انتخابات میں ایسی خاتون کے بطور صدر حمایت کا اعلان اسلامی قوتوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

قارئین کرام! یہ ہیں نواز شریف کے وہ سنہری کارنامے جن پر انہیں فخر تھا۔یاد رکھئے! ذاتی مفادات کی خاطر گستاخان رسول کو تحفظ دینے والے ہمیشہ رسوا ہوتے ہیں۔ (بشکریہ روزنامہ اسلام راولپنڈی)

## عرض حال

گر ہم عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

ملک پاکستان کی خالق ہونے کی دعویدار جماعت پاکستان مسلم لیگ کے موجودہ سربراہ میاں محمد نواز شریف اقتدار کے حصول کی خاطر اپنے اور تمام مسلمانوں کے ایمانوں کا سودا کرنے پر تلے ہوئے نظر آتے ہیں۔

مندرجہ بالا صفحات پڑھنے سے آپ کو معلوم ہوا کہ کس طرح میاں صاحب نے قادیانیت نوازی کی انتہاء کردی ہے۔اپریل ۱۹۹۹ء میں جب نواز شریف صاحب وزیراعظم پاکستان تھے تو آپ کو غیر ملکی آقاؤں کی طرف سے اشارہ ملا۔امتناع قادیانیت آرڈیننس کو ختم کردو۔تمہیں نوٹوں سے تول دیا جائے گا۔تو میاں صاحب اس ''احسن'' کام کو سرانجام دینے کے لئے تیار ہوگئے۔لیکن بھلا ہو راجہ ظفرالحق صاحب کا جنہوں نے اپنی جرأت ایمانی کا ثبوت دیا اوران کی اقتداء میں بقیہ کابینہ بھی بول اٹھی اور میاں صاحب اپنے مذموم عزائم میں کامیاب نہ ہوسکے۔

اسی طرح دیگر خطرناک حقائق بھی منظر عام پر آرہے ہیں۔مثلاً میاں نواز شریف کی ملعون سلمان رشدی سے خفیہ ملاقات،مجیب الرحمٰن جیسے کٹر قادیانی وکیل کی خدمات حاصل کرنا،غدار پاکستان ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے فوٹو کا ڈاک ٹکٹ جاری کرانا،ہیلی کاپٹر کیس میں جان بچانے کی خاطر قادیانیوں سے رابطے کرنا،اطہر طاہر قادیانی کو غیر مسلم اوقاف کا چیف ایڈمنسٹریٹر بنانا،نواز شریف کے دست راست چوہدری نثار علی خان کا لندن میں قادیانیوں کے سالانہ جلسہ میں شرکت اور پاکستان میں انہیں اپنی حمایت کا یقین دلانا،یوسف بیگ مرزا قادیانی کو پی ٹی وی کا ایم ڈی مقرر کرنا،جہانگیر قادیانی کی بیگم عاصمہ جہانگیر کو سپریم کورٹ بار کا بطور صدارتی امیدوار حمایت کا یقین دلانا۔

امسال جولائی ۲۰۱۰ء چناب نگر (ربوہ) میں ختم نبوت کورس کو بند کرانے کا حکم جاری کیا گیا۔جو مسلمانوں کے احتجاج پر واپس لینا پڑا اوراس جیسی دیگر قادیانیت نواز پالیسیوں کی بنیاد پر خدام اہل سنت واضح طور پر نواز شریف کی جماعت کے ساتھ کسی طرح کی حمایت کو عقیدہ ختم نبوت کے غداری کے ہم پلہ سمجھتی ہے۔

(قاضی محمد ظہور الحسن اظہر)

# قادیانیوں کی پاکستان دشمنی!

شعیب فردوس

برطانوی استعمار کے سائے میں پروان چڑھنے والا قادیانی گروہ وہ اقلیت ہے جو محمد عربی ﷺ کے اسلام کو (نعوذ باللہ) مردہ قرار دیتے ہیں اور اپنے باطل نظریات کو زندہ اسلام قرار دیتے ہیں۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کے مردوں کو ''سور'' اور عورتوں کو ''کتیاں'' کہتے ہیں۔

شاعر مشرق مفکر پاکستان علامہ محمد اقبالؒ نے تو یہاں تک فرمایا کہ: ''احمدیت، یہودیت کے چربہ ہے۔''

مرزائیوں نے قیام پاکستان کے بعد سے لے کر اب تک ملک دشمنی میں بڑے بڑے گل کھلائے اور پاکستان کو نقصان پہنچائے اور اس کی بنیادیں کھوکھلی کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیا اور وہ ایسا کیوں نہ کرتے؟ کیونکہ مرزائی ہمیشہ سے ''اکھنڈ بھارت'' کے خواب دیکھتے آئے ہیں۔ ان کے نزدیک اکھنڈ بھارت اس لئے بھی ضروری تھا اور ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلمانوں سے الگ سمجھتے ہوئے کسی بھی مسلمان ریاست کے مقابلے میں غیر مسلم اسٹیٹ کو مفید مقصد سمجھتے ہیں۔ قادیانی جماعت تقسیم کی مخالف تھی۔ لیکن جب مخالفت کے باوجود تقسیم کا اعلان ہوگیا تو قادیانیوں نے پاکستان کو نقصان پہنچانے کی ایک اور زبردست کوشش کی۔ جس کی وجہ سے گورداسپور کا ضلع جس میں قادیان کا قصبہ واقع تھا۔ پاکستان سے کاٹ کر بھارت میں شامل کر دیا گیا۔ انہی مرزائیوں نے جہاد کشمیر ۱۹۴۸ء میں غداری کی اور آزاد کشمیر میں ''غلام نبی گلکار'' نامی مرزائی کی قیادت میں مرزائیوں کی بدبودار حکومت قائم کرنے کی کوشش کی۔ یہی وہ اقلیت ہے جس کے ایک آنجہانی لیڈر ظفر اللہ خان نے جو تنخواہ دار پاکستان کا وزیر خارجہ تھا۔ اقوام متحدہ میں فلسطینی کاز کے لئے ووٹ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ یہی وہ شخص تھا جس نے بلوچستان پر قبضہ کر کے اسے ''قادیانی صوبہ'' بنانے کا ناپاک منصوبہ بھی بنایا تھا۔ قادیانی گروہ ہی سے تعلق رکھنے والے جنرل ''اختر حسین ملک'' کی مکروہ سازش سے ۱۹۶۵ء کی جنگ پاکستان پر مسلط کی گئی۔

۱۹۶۵ء کی جنگ کے دوران چناب نگر (سابقہ ربوہ) کی بجلی واپڈا کو کاٹنی پڑی۔ کیونکہ یہاں سے بھارت کے جنگی طیاروں کو سگنل دیئے جاتے تھے۔ مرزائی ہی وہ ناسور ہیں جنہوں نے مشرقی پاکستان کے تقسیمی ذہن کو جوان کیا۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی سازش میں اس اقلیت کے لیڈروں میں سے ''ایم ایم احمد'' سرفہرست تھا۔ جب بنگلہ دیش بن گیا تو قادیانیوں نے اپنے مکانوں پر چراغاں کیا۔ شیرینی بانٹی اور چناب نگر میں رقص وسرود کی محفلیں رچائیں۔

یہی وہ اقلیت ہے جس نے ۱۹۷۱ء کے عام انتخابات میں اسلامی جماعتوں کے خلاف لادین عناصر کا ہاتھ بٹایا۔ پاکستان میں دینی جماعتوں کے جلوس سے خوفزدہ ہوکر اسرائیل سے روپیہ حاصل کیا اور اس روپے سے اسلام دوستوں کے خلاف ہنگامے برپا کرائے۔ مرزائیوں ہی کی دلداری کی خاطر ماضی میں امریکہ نے پاکستان پر ایٹمی پابندیاں عائد کیں۔ اواکس طیارے دینے سے انکار کیا۔ نیز اقتصادی امداد کو قادیانیوں کے ساتھ رواداری کی شرط کے ساتھ مشروط کیا۔ اسی اقلیت سے تعلق رکھنے والے سائنسدان ''عبدالسلام قادیانی'' نے ایٹمی راز امریکہ منتقل

کئے۔ مرزائی (قادیانی) ہی وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اندراج کے خلاف اپنے مکروہ مفادات کے حصول کی خاطر مسیحی اقلیت کو استعمال کیا۔

مسیلمہ پنجاب کے ان ہی پیروکاروں نے ۲۹ رمئی ۱۹۷۴ء کو چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے مسلمان طلباء کو ”ختم نبوت زندہ باد“ کا نعرہ لگانے کی پاداش میں بے دردی سے زدوکوب کر کے لہولہان کر دیا تھا۔ نیز ”محمدیت مردہ باد“ (نعوذ باللہ) اور ”احمدیت کی جے“ کے نعرے لگائے۔

قادیانیوں نے مذہبی آزادی کے نام پر نیز انسانی حقوق کی آڑ لے کر ہمیشہ پاکستان کے آئین کا مذاق اڑایا۔ ان آستین کے سانپوں کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے جب غیر مسلم اقلیت قرار دیا تو انہوں نے اسمبلی کے اس فیصلے کو سرے سے ماننے ہی سے انکار کر دیا۔ یہی نہیں بلکہ قادیانی جریدہ پندرہ روزہ ”لاہور“ کے ایڈیٹر ”ثاقب زیروی“ نے تو ان ممبران اسمبلی کے بارے میں یہاں تک لکھا:

”یہ سب شرابی، زانی، منشیات کے اسمگلر، مرتشی، بدعنوان، غاصب، جابر، متشدد المزاج، لاف زن، شیخی خورے، سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیتوں سے عاری، آزادانہ جنسی تعلقات کے عادی، بدکردار، بڑی بے شرمی اور بے حیائی سے شادیاں رچا کر پھر ان عورتوں کو بازار حسن کی زینت بنا دینے والے، ناجائز درآمد میں ملوث اور کسٹم ڈیوٹی میں ہیرا پھیری کے ذریعے خزانہ عامرہ کو نقصان پہنچانے والے بھٹو دور کے وہ مفتیان دین وشرع متین ہیں۔ جنہوں نے ستمبر ۱۹۷۴ء میں بھٹو کے اقتدار کو دوام بخشنے کی غرض سے احمدیوں کو بزور سیاست دو اغراض کے لئے ”ناٹ مسلم“ قرار دیا تھا۔“ (جریدہ پندرہ روزہ لاہور، مورخہ ۱۱ر فروری ۱۹۷۹ء)

۱۹۸۴ء میں جب قادیانیوں کو اسلامی شعائر اور مقدس اسلامی اصطلاحات والقابات کے استعمال سے باز رکھنے کے لئے ”امتناع قادیانیت آرڈیننس“ نافذ کیا گیا۔ تو انہوں نے اسے بھی قبول نہ کیا اور اس کی مسلسل خلاف ورزیاں کیں اور اب تک کر رہے ہیں۔

افسوس صد افسوس! قادیانیوں کی ان تمام تر ملک دشمنیوں اور آئین پاکستان سے غداری کے باوجود پاکستان کے بعض ”شریف“ سیاستدان انہیں پاکستان کا ہمدرد و خیر خواہ سمجھتے ہوئے اپنا ”بھائی“ قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح پاکستان کے بعض نام نہاد دانشور عقل وفہم سے عاری کالم نویس اس اقلیت پر خصوصی ”شفقت“ فرماتے ہیں۔

معدہ کی اصلاح کے لئے مجرب ☆ نظام ہضم درست کرنے کے لئے ☆ غلیظ مادوں کو خارج کرنے کے لئے
ساھیوال پھکی
طبیعت سے ثقل اور بوجھل پن دور کرنے کے لئے
بدن میں فرحت ونشاط پیدا کرنے کے لئے
حیاتِ نو کیپسول
ضائع شدہ توانائی کو بحال کرنے کے لئے
السعید ہومیو اینڈ ہربل فارمیسی دیپالپور بازار ساہیوال 0321-6950003

# آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی اجمالی رپورٹ!

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۴،۱۵؍اکتوبر ۲۰۱۰ء کو جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں انتیسویں (۲۹ویں) سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی کل چھ نشستیں ہوئیں۔ اجمالی رپورٹ پیش خدمت ہے۔

کانفرنس کا آغاز ۱۴؍اکتوبر بروز جمعرات تقریباً ۹؍بجے صبح خانقاہ عالیہ قادریہ راشدیہ دین پور شریف ضلع رحیم یارخان کے چشم وچراغ حضرت اقدس مولانا میاں مسعود احمد دین پوری دامت برکاتہم نے دعا سے فرمایا۔

## پہلی نشست

نو بجے صبح سے شروع ہوکر تقریباً بارہ بجے جاری رہی۔ جس میں درج ذیل مقررین نے خطاب فرمایا۔
مولانا سید ضیاء الحسن شاہ ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور، مولانا محمد قاسم رحمانی بہاولنگر، مولانا محمد عارف شامی گوجرانوالہ، مولانا محمد علی صدیقی میرپورخاص، مولانا قاضی عبدالخالق مظفرگڑھ، مولانا عبدالستار گورمانی خوشاب، مولانا ضیاء الدین آزاد ماموں کانجن، حافظ عبدالوہاب جالندھری حافظ آباد، مولانا عبدالرزاق مجاہد اوکاڑہ، مولانا عبدالحکیم نعمانی چیچہ وطنی۔ تلاوت قاری محمد بلال مکی شجاع آباد نے کی۔ نعت حافظ محمد شریف منچن آبادی نے پڑھی۔ اختتامی دعا جامعہ علوم شرعیہ ساہیوال کے شیخ الحدیث مولانا محمد نذیر مدظلہ نے فرمائی۔ جب کہ صدارت مولانا مفتی محمد حسن مدظلہ خلیفہ مجاز حضرت اقدس سید نفیس الحسینیؒ امیر مجلس لاہور نے کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد علی صدیقی اور مولانا ضیاء الدین آزاد نے سرانجام دیئے۔

## دوسری نشست

دوسری نشست ۱۴؍اکتوبر بعد نماز ظہر منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت حضرت اقدس حاجی عبدالرشید مدظلہ خلیفہ مجاز حضرت خواجہ خواجگانؒ نے کی۔ مہمان خصوصی حضرت صاحبزادہ خلیل احمد مدظلہ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی تھے۔ نعتیہ کلام حافظ محمد شریف منچن آبادی، قاری زین العابدین زڑہ میانہ نوشہرہ، حافظ محمد احمد لاہور نے پیش کئے۔ مقررین میں سے حضرت مولانا ارشاد احمد امیر مجلس چیچہ وطنی، حضرت مولانا زاہد الراشدی شیخ الحدیث نصرۃ العلوم گوجرانوالہ، مولانا عبدالواحد امیر مجلس کوئٹہ، مولانا قاری انوارالحق رکن مرکزی شوریٰ خطیب مرکزی مسجد کوئٹہ، مولانا ممتاز احمد کلیار خطیب مرکزی مسجد جڑانوالہ اور آخری خطاب شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے فرمایا۔ جب کہ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے حضرت شیخ کو خوش آمدید کہا۔ مکہ مکرمہ سے مولانا عبدالحفیظ مکی تشریف لے آئے۔ جنہیں حضرت صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ مرکزی نائب امیر نے خوش آمدید کہا۔ اختتامی دعا صدر وفاق دامت برکاتہم نے فرمائی۔

## سوال وجواب کی نشست

بعد نماز عصر مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ نے تحریری سوالات کے جوابات دیئے۔

## مجلس ذکر

بعد از مغرب خانقاہ عالیہ راشدیہ دین پور شریف کے حضرت اقدس میاں مسعود احمد مدظلہ نے ذکر کرایا۔

## تیسری نشست

تیسری نشست بعد از نماز مغرب منعقد ہوئی۔ مولانا عبدالرؤف چشتی اوکاڑہ نے خطاب فرمایا۔

## چوتھی نشست

۱۴؍اکتوبر ۲۰۱۰ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء منعقد ہوئی جو کہ رات گئے تک جاری رہی۔ تلاوت کلام پاک قاری محمد عثمان مالکی ساہیوال، قاری احسان اللہ فاروقی کراچی نے فرمائی۔ نعتیہ کلام مولانا محمد قاسم گجر، فیصل بلال، طاہر بلال چشتی نے پیش کئے۔ مقررین میں سے مولانا سیف اللہ خالد مہتمم جامعہ المنظور الاسلامیہ لاہور، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، سید منور حسین امیر جماعت اسلامی پاکستان، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد ایوب خان مہتمم دارالعلوم مدنیہ ڈسکہ، مولانا مفتی کفایت اللہ ممبر سرحد اسمبلی، مولانا عبدالحق خان بشیر پاکستان شریعت کونسل، قاری خلیل احمد بندھانی خطیب جامع مسجد سکھر، حافظ زبیر احمد ظہیر نائب امیر جمعیت اہل حدیث پاکستان، مولانا محمد اسعد تھانوی مہتمم جامعہ اشرفیہ سکھر، مولانا احمد میاں حمادی امیر مجلس سندھ ٹنڈو آدم، مولانا حق نواز خالد خطیب اعظم فیصل آباد، ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں ناظم اعلیٰ ملت اسلامیہ، مولانا اشرف علی مہتمم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی، مفتی محمد ضیاء مدنی خطیب جامع مسجد کچہری بازار فیصل آباد، مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی خانیوال، سابق ایم۔ این۔ اے مولانا حامد الحق اکوڑہ خٹک، مولانا سید محمد یوسف شاہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، مولانا قاری شبیر احمد عثمانی فیصل آباد، مولانا قاری محمد ابوبکر مہتمم جامعہ حنفیہ چکوال نے خطاب فرمایا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ نے سرانجام دیئے۔ اختتامی دعا شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی کے فرزند ارجمند حضرت مولانا فضل الرحمٰن درخواستی مدظلہ نے فرمائی۔

## درس قرآن

مورخہ ۱۵؍اکتوبر ۲۰۱۰ء بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز فجر حضرت اقدس مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے درس قرآن ارشاد فرمایا۔ جو کانفرنس کا حاصل تھا۔

## پانچویں نشست

۱۵؍اکتوبر صبح ۱۰؍بجے قبل از جمعہ منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت حضرت مولانا مفتی محمد حسن مدظلہ نے فرمائی۔ تلاوت کلام پاک قاری شفاء اللہ لیہ نے کی۔ نعت منور معاویہ دنیاپور نے پیش کی۔ مقررین میں سے مولانا محمد نواز فیصل آباد، مولانا ضیاء الدین آزاد ماموں کانجن، قاری عبدالشکور ناظم مجلس لیہ، مولانا محمد راشد مدنی ٹنڈو آدم، مولانا کلیم اختر مانسرہ، مولانا محمد سعید ابن حضرت لدھیانوی شہیدؒ، منظور احمد راجپوت ایڈووکیٹ کراچی، محمد اسماعیل شجاع

آبادی، مولانا محمد عالم طارق چیچہ وطنی، مولانا قاضی مشتاق احمد راولپنڈی نے خطاب فرمایا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد قاسم رحمانی بہاولنگر، مولانا محمد علی صدیقی میرپور خاص نے سرانجام دیئے۔

## آخری نشست

کانفرنس کی آخری نشست ۱۵؍اکتوبر ۲۰۱۰ء بعد از نماز جمعہ منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ مرکزی نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے فرمائی۔ مجلس کی پالیسی پر مولانا اللہ وسایا نے بیان فرمایا۔ مہمان خصوصی مولانا شہاب الدین موسیٰ زئی شریف تھے۔ قرارداد یں قاری عزیز الرحمٰن رحیمی فیصل آباد نے پیش کیں۔

## حفظ کرنے والے طلبہ کی دستار بندی

مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی سے حفظ کی تکمیل کرنے والے حفاظ کی دستار بندی مولانا مفتی محمد حسن، مولانا قاری محمد یاسین فیصل آباد، حضرت اقدس میاں مسعود احمد دین پوری، حضرت مولانا فضل الرحمٰن درخواستی، حضرت صاحبزادہ خلیل احمد، مولانا شہاب الدین اور مولانا محب النبی لاہور نے کرائی۔ مولانا عبدالغفور حقانی ناظم اعلیٰ مجلس علماء اہل سنت پاکستان، مولانا محمد الیاس گھمن ناظم اعلیٰ مجلس اتحاد اہل سنت پاکستان، مولانا مفتی محمد راشد مدنی مبلغ مجلس رحیم یارخان نے خطاب فرمایا۔ جب کہ آخری خطاب مولانا محمد حنیف جالندھری ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے فرمایا۔ مندرجہ ذیل مشائخ عظام نے اپنی شرکت سے کانفرنس کی رونق دوبالا فرمائی۔ حضرت اقدس مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم فیصل آباد، حضرت اقدس میاں مسعود احمد دین پوری دامت برکاتہم خان پور، حضرت اقدس مولانا عبدالغفور صاحب (خلیفہ مجاز حضرت خواجہ خواجگانؒ) ٹیکسلا، حضرت اقدس حاجی عبدالرشید (خلیفہ مجاز حضرت خواجہ خواجگانؒ) رحیم یارخان، حضرت اقدس صاحبزادہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی، حضرت اقدس مولانا سلیم اللہ خان صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کراچی، حضرت اقدس مولانا فضل الرحمٰن درخواستی مہتمم جامعہ مخزن العلوم خان پور، حضرت صاحبزادہ سعید احمد ابن خواجہ خواجگانؒ خانقاہ سراجیہ، مولانا صاحبزادہ عبیداللہ ازھر۔

## پوری کانفرنس ویب سائٹ پر

پوری کانفرنس کی کارروائی ویب سائٹ پر دکھلائی گئی اور پوری دنیا میں سنی گئی۔

## لولاک کا خواجہ خواجگان نمبر

ماہنامہ لولاک ملتان نے خواجہ خواجگان نمبر شائع کیا۔ جو ایک ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل تھا۔ جس کی رونمائی آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں ۱۴، ۱۵؍اکتوبر کی درمیانی شب میں حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے کی۔ نمبر کو شرکاء کانفرنس نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک!

## امیر مرکزیہ کا انتخاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کی

وفات سے امیر مرکزیہ کا عہدہ خالی چلا آرہا تھا۔ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے موقع پر مورخہ ۱۵راکتوبر ۲۰۱۰ء کو نو بجے صبح حضرت اقدس مولانا صاحبزادہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کی صدارت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ اور عمومی کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ملک بھر سے تشریف لائے ہوئے شوریٰ وعمومی کے اراکین، سینکڑوں علماء کرام، مشائخ عظام نے حضرت اقدس شیخ الحدیث، مخدوم العلماء مولانا عبدالمجید صاحب لدھیانوی دامت برکاتہم کو متفقہ طور پر مرکزی امیر اور حضرت اقدس مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی اور صاحبزادہ مولانا خواجہ عزیز احمد زید مجدہ کو نائب امیر منتخب کیا۔ مجلس کے دستور پر نظر ثانی کے لئے حاجی سیف الرحمان بہاولپور، قاضی فیض احمد ٹوبہ ٹیک سنگھ، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا ثانی عزیز الرحمٰن، مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی پر مشتمل کمیٹی قائم کی گئی۔ جو پورے دستور پر نظر ثانی کر کے ترامیم پیش کرے گی۔ مجلس شوریٰ اس کی منظوری دے گی۔ جو مجلس عمومی کی منظوری سمجھی جائے گی۔ اس کمیٹی کے سربراہ مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ہوں گے۔

## کانفرنس کے انتظامات کی عمومی نگرانی

کانفرنس کے انتظامات کے لئے مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ، مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا ثانی عزیز الرحمٰن، مولانا غلام مصطفیٰ عمومی نگرانی فرماتے رہے۔

## مکتبہ ختم نبوت

مولانا عبدالرشید سیال کی نگرانی میں مبلغین ختم نبوت نے مجلس کی مطبوعات کا اسٹال لگایا۔ حضرت مولانا اللہ وسایا کی کتاب ''تذکرہ خواجۂ خواجگان'' اور لولاک کا ''خواجہ خواجگان نمبر'' ہاتھوں ہاتھ لیا۔ نیز احتساب قادیانیت کی سال رواں میں آنے والی جلدیں بھی قارئین اپنا سیٹ مکمل کرنے کے لئے خریدتے رہے۔ واضح رہے کہ مجلس کی مطبوعات تجارتی نقطہ نظر سے نہیں بلکہ مشنری نقطہ نظر سے سیل کی جاتی ہیں۔

---

## احمد پور شرقیہ میں ایک مسلمان کا قتل

احمد پور شرقیہ کے قادیانیوں نے چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کو دس دس بیس روپے دے کر کہا کہ تم نعرے لگاؤ۔ احمدیت زندہ باد، ختم نبوت مردہ باد، جب مسجد کی طرف جانے والے معصوم بچوں سے پوچھا گیا کہ آپ یہ نعرے کیوں لگاتے ہیں یہ تو ٹھیک نہیں ہیں تو بچوں نے جواب دیا کہ ہمیں شیرو نامی قادیانی کے لڑکوں نے سکھایا ہے اور پیسے دیئے ہیں۔ ریڑھی پر فروٹ بیچنے والے ایک مسلمان عبدالرزاق نے احتجاج کیا تو قادیانی مشتعل ہو گئے اور شیرو قادیانی کے لڑکوں نے فائر کر کے انہیں شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! شہید ایک محنت مزدوری کرنے والا غریب انسان تھا۔ جس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ قادیانی اس قسم کی حرکات کر کے ملک میں امن وامان کا مسئلہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین نے اس سانحہ پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے بہاولپور کی ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ ملزموں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔

# ختم نبوت کانفرنس کی جھلکیاں اور قراردادیں

مولانا عبدالحکیم نعمانی

☆...... کانفرنس کا باقاعدہ آغاز صبح ساڑھے نو (9:30) بجے خانقاہ عالیہ قادریہ راشدیہ دین پور کے چشم وچراغ مولانا میاں مسعود احمد کی پرسوز دعا سے ہوا۔

☆...... مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے اپنی تقریر میں کانفرنس اور سلسلۂ نقشبندیہ کے اغراض ومقاصد بیان کئے اور شرکاء کانفرنس کا خیر مقدم کیا۔

☆...... پنڈال کو رنگ برنگے خوبصورت بینروں سے سجایا گیا تھا۔ بینروں پر فتنہ قادیانیت کے متعلق عبارات اور قادیانیت نواز بیوروکریٹس کے خلاف نعرے درج تھے۔

☆...... شرکاء کے لئے استقبالیہ، فری پارکنگ، میڈیا سنٹر، گیسٹ ہاؤس، فری ڈسپنسری، انفارمیشن سنٹر، واٹر سپلائی اور خوردونوش کا اعلیٰ انتظام کیا گیا تھا۔ جب کہ درخواستی ٹرسٹ کی طرف سے ایمبولینسیں ہمہ وقت موجود رہیں۔

☆...... کانفرنس کی نظامت کاری پر مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا محمد علی صدیقی اور مولانا قاضی احسان احمد مامور تھے۔ جو کہ دلنشیں انداز میں مقررین کو دعوت خطاب دیتے رہے۔

☆...... شرکاء کو جامہ تلاشی کے بعد واک تھروگیٹس سے گذار کر پنڈال میں جانے کی اجازت دی گئی۔

☆...... کانفرنس کے داخلی راستوں پر استقبالیہ بینرز آویزاں کئے گئے تھے۔ استقبالیہ نے علماء کرام اور مشائخ عظام کا وی۔آئی۔پی پروٹوکول کے ساتھ شاندار استقبال کیا۔

☆...... کانفرنس کے اطراف واکناف کو انٹیلی جینس، پولیس اہلکاروں اور رضا کاران ختم نبوت نے گھیرے میں لے رکھا تھا۔

☆...... کارکنان ختم نبوت کے علاوہ سکول، کالج اور یونیورسٹی کے طلباء نے قافلوں کی شکل میں شرکت کی۔

☆...... تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کی موجودگی سے سٹیج باہمی اخوت کی منظر کشی کر رہا تھا۔ تمام مسالک کے علماء ایک دوسرے سے گلے ملتے رہے۔

☆...... پنڈال کی تنگی داماں کی وجہ سے ایک بڑے ہجوم کو کھڑے ہوکر کانفرنس کی سماعت کرنا پڑی۔

☆...... عصر کی نماز کے بعد ردقادیانیت پر سوالات وجوابات کا سیشن منعقد کیا گیا۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے شرکاء کے تحریری سوالات کے جوابات دیئے۔

☆...... سکیورٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے ملحقہ سڑکوں کو عارضی طور پر بلاک کیا گیا تھا۔ جگہ جگہ عارضی چیک پوسٹیں نظر آرہی تھیں۔

☆ ...... مغرب کی نماز کے بعد مولانا عبدالرؤف چشتی کا بیان ہوا اور مولانا میاں مسعود احمد دین پوری نے مجلس ذکر کرائی۔

☆ ...... مقررین کی تقاریر کے دوران پنڈال تاجدار ختم نبوت زندہ باد اور قادیانیت مردہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونجتا رہا۔

☆ ...... میڈیا روم سے مولانا عبدالحکیم نعمانی اور محمد عدنان سنپال صحافیوں کو کانفرنس کی تازہ کاروائی پر بریفنگ دیتے رہے۔

☆ ...... مختلف علاقوں سے آئے ہوئے شرکاء ''ختم نبوت زندہ باد، بخاری تیرا قافلہ رواں دواں رواں دواں اور حکومت کی قادیانیت نواز پالیسیاں نامنظور نامنظور'' کے نعرے لگاتے ہوئے جلسہ گاہ میں شریک ہوئے۔

☆ ...... طویل لوڈ شیڈنگ کے باعث منتظمین کانفرنس نے بڑے بڑے جنریٹروں کا انتظام کیا ہوا تھا۔

☆ ...... کانفرنس کی مکمل کاروائی میڈیا اور انٹرنیٹ پر نشر کی گئی۔

☆ ...... کانفرنس کے داخلی گیٹ کے دائیں اور بائیں بڑے بینرآویزاں کئے گئے تھے۔ جو لوگوں کی توجہ کا مرکز بنے رہے۔

☆ ...... یادرہے کہ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کی وفات کے بعد چناب نگر میں پہلی مرتبہ دوروزہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔

☆ ...... کانفرنس کے وقفے کے دوران مرکزی مجلس شوریٰ اور مجلس عمومی کے اجلاس بھی منعقد کئے گئے۔ جس میں مرکزی امیر اور نائب امیر کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

☆ ...... 15ر اکتوبر کی صبح کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے اچھوتے انداز میں درس قرآن ارشاد فرمایا۔

☆ ...... منتظمین کانفرنس نے شرکاء کی خاطر مدارت کے لئے خوردونوش کے سلسلہ میں تجربہ کارٹیموں کی خدمات حاصل کر رکھی تھیں۔ بنوری پارک میں خوردونوش اور پانی کا وسیع پیمانے پر انتظام کیا ہوا تھا۔

☆ ...... ماہنامہ لولاک ملتان اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کے کیمپوں میں مستقل خریدار بننے کے لئے شرکاء سالانہ رقوم جمع کرواتے رہے۔

☆ ...... مخدوم المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کی خدمات جلیلہ پر ماہنامہ لولاک کی خصوصی اشاعت کو شرکاء نے ہاتھوں ہاتھ لیا۔

☆ ...... شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے قادیانی لیڈر مرزا مسرور سمیت تمام قادیانیوں کو دعوت اسلام دینے کے فریضہ کا اعادہ کیا۔

☆ ...... داخلی گیٹ سے ملحقہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائم کردہ بک سٹال سے شرکاء احتساب قادیانیت کی 32 جلدیں، تذکرۂ خواجہ خواجگان، سوانح مولانا محمد علی جالندھری، قادیانی شبہات کے جوابات دو جلدیں اور ردقادیانیت کے موضوع پر منصۂ شہود پر آنے والی کتابوں کے خریدنے میں شائقین کی امسال زیادہ دلچسپی دیکھنے میں آئی۔

☆ ...... کانفرنس کی مختلف نشستوں میں شعراء کرام حافظ محمد شریف منچن آبادی، محمد طاہر بلال چشتی اور محمد طارق حفیظ جالندھری، فیصل بلال، مولانا محمد قاسم گجر اپنا منظوم کلام پیش کرتے رہے۔

☆ ...... کانفرنس میں سول سوسائٹی کے نمائندوں، مبصرین اور صحافیوں کی ایک بڑی تعداد بھی شریک تھی۔

☆ ...... نماز جمعۃ المبارک کا خطبہ اور امامت کے فرائض معروف دینی شخصیت مولانا میاں مسعود احمد دین پوری مدظلہ نے سرانجام دیئے۔

☆ ...... مسلمانوں پر قادیانی جبر واستبداد کی داستانیں سن کر سامعین کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔

☆ ...... معروف شاعروں اور نعت خوانوں کی طرف سے دربار رسالت میں گلہائے عقیدت پیش کرنے پر سامعین پر جذباتی وجدانی کیفیت طاری رہی۔

☆ ...... نماز جمعہ کے موقعہ پر وسیع وعریض پنڈال تنگ پڑنے کی وجہ سے شرکاء کو نئے خرید کردہ پلاٹس اور مدرسہ ختم نبوت کی چھتوں اور ملحقہ سڑکوں پر نماز جمعہ ادا کرنا پڑی۔

☆ ...... رضا کاران ختم نبوت شرکاء کے ساتھ خوش خلقی اور خوش اسلوبی سے پیش آتے رہے۔

☆ ...... کانفرنس کی اختتامی دعاوفاق المدارس العربیہ کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے کروائی۔

## سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کی منظور شدہ قراردادیں

☆ ...... تعلیمی اداروں میں قادیانی طلباء کی اشتعال پذیر ارتدادی غیر قانونی سرگرمیاں جاری ہیں اور قادیانی طلباء داخلہ فارموں میں اپنے کو مسلمان ظاہر کر کے امتناع قادیانیت ایکٹ کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ کانفرنس کا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی طلباء کی غیر آئینی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے سرکاری و پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے داخلہ فارموں میں تحفظ ختم نبوت کا حلف نامہ شامل کیا جائے اور تعلیمی نصاب میں ختم نبوت کے متعلق باقاعدہ مضامین شامل کئے جائیں اور داخلہ فارموں کے مذہب کے خانہ میں اپنے کو مسلمان لکھنے والے قادیانی طلباء کے خلاف مقدمات قائم کئے جائیں۔

☆ ...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی دہشت گرد ادارے اور قادیانی عسکریت پسند تنظیمیں خدام الاحمدیہ، انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ اور تنظیم اطفال الاحمدیہ پر مکمل پابندی عائد کی جائے اور ان کے اکاؤنٹس کی فی الفور چھان بین کی جائے۔

☆ ...... پاکستان کے آئین کی رو سے قادیانی غیر مسلم ہیں۔ اس لئے ان پر کلمہ طیبہ سمیت مسلمانوں جیسی تمام مذہبی شناخت استعمال کرنے پر قانوناً پابندی ہے۔ لیکن آج تک قادیانیوں نے پاکستان کے وجود کی مخالفت کی طرح اس کے آئین سے اور پارلیمنٹ، ہائی کورٹوں، سپریم کورٹ، وفاقی شرعی عدالت کے تمام فیصلوں کو سرتسلیم خم کرنے کی بجائے بغاوت پر مبنی مؤقف اپنایا ہوا ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے آئین سے بغاوت کرنے والے اور مسلمانوں کی مذہبی علامات اور اسلامی شعائر کو استعمال کرنے والے قادیانیوں کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298-C کی روشنی میں مقدمات قائم کئے جائیں اور انہیں گرفتار کر کے قرارواقعی سزا دی جائے۔

☆ ...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے یوم تاسیس سے لے کر آج تک پرامن تبلیغی جدوجہد کے ذریعے مسلمانوں میں عقیدہ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت کے مقدس مشن کے فروغ کے لئے عدم تشدد کی پالیسی پر گامزن ہے۔ لہٰذا یہ اجتماع تمام مکاتب فکر کے علماء سے مہینہ میں ایک جمعہ اور اسلامیان پاکستان سے فی یوم دس منٹ تحفظ ختم نبوت کے مقدس مشن کو دینے کی اپیل کرتا ہے۔

☆ ...... قادیانی غیر مسلم ہونے کی بناء پر حرمین شریفین میں داخل نہیں ہوسکتے۔ لہٰذا ان کے داخلہ کو روکنے کے لئے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے یا ان کے شناختی کارڈوں کا رنگ مختلف کیا جائے۔

☆ ...... حکومت نے تمام غیر مسلم اقلیتوں کے اوقاف سرکاری تحویل میں لئے ہوئے ہیں۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ دیگر اقلیتوں کی طرح قادیانی اوقاف بھی سرکاری تحویل میں لئے جائیں۔

☆ ...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ چناب نگر سمیت ملک بھر میں تمام قادیانی عبادت گاہوں سے مینار ومحراب اور ان کی مساجد سے مشابہت کو ختم کیا جائے۔ قادیانی عبادت گاہوں سے قرآنی آیات، کلمہ طیبہ اور دیگر اسلامی شعائر کو ہٹا کر مسلمانوں میں پائے جانے والی تشویش کو دور کیا جائے اور چناب نگر کے پہاڑوں پر کام کرنے والے مسلمان مزدوروں کو بحال کیا جائے۔

☆ ...... قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام نے پاکستان کے ایٹمی راز سرقہ کئے اور سامراجی طاقتوں کو ایٹمی پلان کے نقشے پیش کئے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کے ایٹمی پروگرام کو محفوظ کرنے کے لئے ایٹمی، توانائی کے تمام شعبوں سے قادیانیوں کو نکالا جائے۔ سول اور فوج کے تمام محکموں سے بھی قادیانیوں کو فارغ کیا جائے۔

☆ ...... بیرونی ممالک میں قادیانیوں نے ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے دور میں اپنے خلاف ہونے والے پارلیمنٹ کے فیصلے کے خلاف جھوٹا اور بے بنیاد پروپیگنڈا جاری رکھا ہوا ہے۔ یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کے خلاف نیشنل اسمبلی کی ان کیمرہ کاروائی کو اوپن کیا جائے اور سرکاری سطح پر باقاعدہ اس کی اشاعت کی جائے۔

☆ ...... یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وفاقی شرعی عدالت آف پاکستان نے قرآن وسنت کے عین مطابق سودی لین دین کے متعلق جو فیصلہ دے رکھا ہے۔ اسے عملی طور پر نافذ کیا جائے۔

☆...... حکومت کی قائم کردہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں مرتد کی شرعی سزا کو نافذ کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع روزافزوں اور منہ زور مہنگائی، لوڈشیڈنگ، مزارات پر خودکش حملوں اور کراچی میں ٹارگٹ کلنگ کے واقعات کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ توانائی اور مہنگائی کے کنٹرول کے لئے اور عوام کے جان ومال اور آبرو کے تحفظ کے لئے منظم بنیادوں پر لائحہ عمل طے کیا جائے۔

☆...... یہ اجتماع ڈرون حملوں کو ملکی آزادی اور خودمختاری کے خلاف ٹیسٹ کیس قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عالمی برادری کے ذریعے ملک پر ہونے والے ڈرون حملوں اور سرحدات کی خلاف ورزی کو بند کروایا جائے۔

یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کو قرضوں کے دلدل سے نجات دلانے کے لئے تمام وفاقی وصوبائی

ں کی قربانیوں اور شہادتوں کے بعد پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا۔ لہٰذا
می نظام نافذ کر کے شہداء کے خون سے وفاداری کا ثبوت دیا جائے۔

میں ٹارگٹ کلنگ کے واقعات میں بلیک واٹر کو ملوث سمجھتے ہوئے اسے حکمرانوں اور
نے والے اداروں کی نااہلی قرار دیتا ہے اور نشانہ بننے والے تمام مذہبی وسیاسی اور سماجی
جانوں کے ضیاع پر ان کے لواحقین سے اظہار ہمدردی کرتا ہے۔

زدگان سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے ان کی علاقائی ترقی وخوشحالی کے لئے دعاگو ہے اور
طالبہ کرتا ہے کہ سیلابی امداد کو عام متاثر آدمی تک رسائی دے کر تقسیم کے عمل کو شفاف بنایا

م نبوت کا یہ عظیم الشان اجتماع مدعوین، علماء کرام، مشائخ عظام، شرکاء، پولیس انتظامیہ،
قائی سماجی شخصیات کے تعاون پر تہہ دل سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہے اور ان کی دینی
ے لئے ہر وقت دعاگو ہے۔

# جامعہ مظاہر علوم سہارنپور اور فتنۂ قادیانیت کا تعاقب

## ایک تاریخ ...... ایک جائزہ!

مولانا سید محمد شاہد سہارنپوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

الحمد للہ وحدہ والصلاۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ!

برطانوی استبداد نے ہندوستانی مسلمانوں کو ذہنی وفکری طور پر منتشر وپریشان کرنے کے لئے جتنی تحریکیں اور اسکیمیں تیار کیں۔ ان میں مذہبی وسیاسی نقطۂ نظر سے سب سے خطرناک اور وسیع نقصانات کی حامل تحریک مرزاغلام احمد قادیانی کے ذریعہ چلائی جانے والی نبوت کاذبہ تھی۔ جو بعد میں قادیانیت کے نام سے مشہور ہوئی۔ یہ مسلمانوں کی جہادی قوت کو توڑنے کے ساتھ ساتھ نبوت محمدیہ کے خلاف ایک بغاوت تھی اور اسلام کی آفاقیت کو کمزور کرنے کے لئے ایک منظم سازش۔

اس بغاوت اور سازش کی شروعات اس وقت ہوئی جب ۱۸۶۹ء میں مسیحی عالموں اور پادریوں کا ایک بھرپور وفد ہندوستان صرف اس غرض سے آیا کہ یہاں کے حالات ومواقع کا جائزہ لے کر مسلمانوں کے جذبۂ جہاد کو ختم کرنے اور ان کو دینی اعتبار سے مفلوج ومنتشر کرنے کے لئے کچھ راہیں تلاش کرے۔ چنانچہ اس وفد نے برطانیہ واپس جاکر حکومت کو یہ رپورٹ دی کہ ہندوستانی مسلمانوں کی اکثریت اپنے دینی رہنماؤں کی تقلید کرتی ہے۔ ان حالات میں اگر کوئی ایسا شخص مل جائے جو نبوت کا دعویٰ کرے تو ہمارے لئے ممکن ہے کہ ہم اس شخص کے دعویٰ نبوت کو حکومت برطانیہ کی زیرنگرانی فروغ دے کر کامیابی حاصل کریں۔

چنانچہ اس مشورہ پر عمل کر کے سرکاری محکمہ کے ایک معمولی ملازم بنام غلام احمد قادیانی کو تلاش کر کے اس کے گلے میں جھوٹی نبوت کا طوق ڈال دیا گیا۔ نبوت کا یہ دعویٰ انہوں نے پہلے ہی مرحلہ میں نہیں کیا تھا۔ بلکہ درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہوئے وہ دعویٰ نبوت تک پہنچے تھے۔ چنانچہ انہوں نے مارچ ۱۸۸۲ء (جمادی الاوّل ۱۲۹۹ھ) میں یہ دعویٰ کیا کہ انہیں الہام ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص کام ان کو سپرد کیا جارہا ہے اور گویا وہ ماً مورمن اللہ ہیں۔

اپنی عمر کے چالیسویں سال یعنی ۱۸۸۰ء اور ۱۸۸۴ء کے درمیان انہوں نے ایک مذہبی مصلح کے روپ میں براہین احمدیہ لکھی۔ ۱۸۸۸ء میں انہوں نے اپنے متعلقین سے بیعت کا مطالبہ کیا۔ ۱۸۹۰ء میں اپنے الہام کی بنیاد پر انہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ صلیب پر فوت ہوئے اور نہ آسمان پر اٹھائے گئے۔ بلکہ سولی دیئے جانے کے بعد زخمی ہونے کی حالت میں ان کو اتارا گیا۔ علاج کیا گیا اور پھر انہوں نے وفات پائی۔ نیز یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کی سی صفات رکھنے والا ایک اور شخص امت میں پیدا ہوگا اور وہ میں ہوں۔ کچھ ہی وقت گذرا تھا کہ مرزاقادیانی نے اپنے مہدیٔ موعود ہونے اور پھر ۱۹۰۰ء میں جہاد کے

دنیا سے ختم ہو جانے اور ۱۹۰۱ء میں اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔

ان کے ان کفریہ اور باطل عقائد کی علماء اہل حق نے بھرپور مخالفت کر کے ان کے دعوؤں کی تردید کی اور پھر آخر میں ان باطل دعوؤں کے پیش نظر ان کی تکفیر کی۔ چنانچہ مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب لدھیانوی نے سب سے پہلے مرزا قادیانی کے کفر کا فتویٰ دیا اور پھر تمام علماء اس کے کفر وارتداد پر متفق ہوتے چلے گئے۔

جامعہ مظاہر العلوم کے مربی روحانی اور سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ چونکہ نہ صرف ہندوستان بلکہ عالم اسلام کے دینی وعلمی حلقوں میں امام الفقہ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر فقیہ النفس تسلیم کئے جاتے تھے۔ اس لئے آپ کسی بھی شخص کے کفر اور مرتد ہونے کے فیصلہ کو مکمل احتیاط اور تحقیق حال کے بعد صادر فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کے خلاف بھی آپ نے یک دم کفریہ فیصلہ نہیں کیا۔ بلکہ جیسے جیسے اس کے دعوؤں میں تبدیلی ہوتی گئی۔ حضرت اقدس گنگوہیؒ کے فتاویٰ اور فرمودات میں بھی آہستہ آہستہ سختی اور شدت پیدا ہوتی چلی گئی۔ چنانچہ آپ نے سب سے اوّل اس کے مجنون ہونے کا، دماغ میں فتور اور القاء شیطانی کا اس کے اور اس کے متبعین کے گمراہ ہونے کا اور پھر دجال وکذاب ہونے کا فیصلہ کرتے ہوئے آخر میں اس کے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا مکمل ومدلل فیصلہ صادر فرمایا اور عام مسلمانوں کی آگاہی کے لئے اس کو اشتہار کی شکل میں بھی کثیر تعداد میں شائع کرایا۔

امام ربانی گنگوہیؒ کی علمی وفقہی اور روحانی حیثیت چونکہ امت کے تمام طبقات میں تسلیم شدہ تھی۔ اس لئے اس فتویٰ کی اشاعت پر غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کے تن بدن میں آگ لگ گئی اور انہوں نے آپ کو چیلنج دے کر مناظرہ، مباحثہ اور مباہلہ کی دعوت دی۔ چنانچہ حضرت نے اس چیلنج کو منظور کرتے ہوئے جواباً تحریر فرمایا کہ:

''یہ مناظرہ تقریری طور پر ایک جلسۂ عام میں ہوگا اور مجمع کثیر کی سہولت کے پیش نظر سہارنپور میں کیا جائے گا۔ نیز یہ مناظرہ تحریری نہیں بلکہ عمومی نفع کے پیش نظر تقریری ہوگا۔ تاکہ تمام سامعین وشرکاء اجلاس اس سے فائدہ اٹھائیں۔''

مرزا قادیانی کا اس پر جواب یہ تھا کہ تقریری مناظرہ منظور ہے۔ لیکن آپ تقریر کرتے جائیں اور دوسرا شخص آپ کی تقریر لکھتا جائے اور جب تک ایک کی تقریر ختم نہ ہو دوسرا فریق دوران تقریر نہ بولے اور پھر دونوں تقریریں شائع ہو جائیں۔ مزید یہ کہ میدان مناظرہ لاہور ہونا چاہئے۔ سہارنپور نہیں اس لئے سہارنپور والوں میں حق وباطل کے فیصلہ کرنے کی سمجھ نہیں ہے۔

اس طرح مرزا قادیانی نے دونوں شرائط کو ماننے سے انکار کر کے مناظرہ سے گریز کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں حضرت مولانا گنگوہیؒ کا فتویٰ چونکہ اپنے اندر بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اس دور کے تمام علماء کے یہاں زبردست استنادی حیثیت رکھتا تھا۔ اس لئے مرزا قادیانی کو آپ سے بھرپور عداوت اور نفرت تھی۔ جس کا اندازہ اس کے قلم سے نکلنے والے ان جملوں سے ہو سکتا ہے۔

۱...... مولوی رشید احمد گنگوہی اٹھا اور ایک اشتہار میرے مقابل نکالا اور تھوڑے دنوں بعد اندھا ہو گیا۔ دیکھو اور عبرت پکڑو۔

۲...... ان میں سے آخری شخص وہ شیطان اندھا اور بہت گمراہ دیو ہے۔ جس کو رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں۔

جامعہ مظاہر علوم کے دارالافتاء سے ہمیشہ قادیانی نبوت کے خلاف دلائل و براہین کے ساتھ فتاویٰ بھیجے جاتے رہے اور جب کبھی انہوں نے شہر سہارنپور کو اپنی ارتدادی سرگرمیوں کا مرکز بنانا چاہا تو علماء اور اساتذہ مظاہر علوم ان کے مدمقابل بند بن کر کھڑے ہوگئے اور پوری قوت کے ساتھ ان کے کفریہ خیالات وعقائد کی تردید کی۔

آج سے لگ بھگ پچاسی سال قبل پیش آنے والے ایسے ہی ایک واقعہ کی اطلاع حضرت مولانا عبداللطیف صاحب مدینہ منورہ میں مقیم حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ کو اپنے ایک مکتوب میں اس طرح دیتے ہیں:

’’قادیانیوں کی ایک جماعت نے شہر سہارنپور کو اپنی ارتدادی سرگرمیوں کا مرکز بنانا چاہا۔ جس پر مظاہر علوم کے اساتذہ نے ان کا علمی اور تقریری طور پر پورا پورا تعاقب کیا اور مسجد کمنگراں کو اپنا دفاعی مرکز بنا کر مسلمانان شہر کو کئی ہفتے تک وہاں جمع کرتے رہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد باطلہ وکفریہ کو کھول کھول کر بتلاتے رہے۔ نیز قرآن وسنت کی روشنی میں عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت کرتے رہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان قادیانیوں کے پاؤں شہر میں جم نہیں سکے اور ناکام واپس لوٹ گئے۔‘‘ (مکتوب محررہ ربیع الاوّل ۱۳۴۵ھ، مطابق ستمبر ۱۹۲۶ء)

قادیانیت کے تاروپود بکھیرنے کے لئے یہاں کے علماء اور طلبہ نے بارہا کامیاب مناظرے اور مباحثے کئے۔ گاہ بگاہ ان مناظروں کی تفاصیل روداد مدرسہ میں بھی شائع ہوتی رہتی تھی۔ چنانچہ ۲۶، ۲۷؍ذی الحجہ ۱۳۴۸ھ، مطابق ۲۶، ۲۷؍مئی ۱۹۳۰ء میں کریم پور ضلع جالندھر میں اللہ دتہ جالندھری قادیانی وغیرہ سے صدق مرزا اور حیات مسیح پر اسی طرح حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب کاملپوری، حضرت مولانا شاہ اسعد اللہ صاحب وغیرہ کے درمیان ہونے والے مناظرہ کی تفصیلات روداد ۱۳۴۹ھ مطابق ۱۹۳۱ء میں تحریر ہیں۔ نیز یہ بھی تحریر ہے کہ اس مناظرہ میں خرمن مرزائیت کو ایسی آگ لگائی گئی کہ تیرہ مرزائیوں نے مجمع عام میں توبہ کی اور وہ اسلام میں داخل ہوئے۔

## ایک مشہور قادیانی کا مشرف باسلام ہونا

ماہ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ، مئی ۱۹۴۰ء میں جامعہ مظاہر علوم کے سرپرست حضرت مولانا شاہ محمد الیاس صاحب کاندھلوی اور اسی جامعہ کے شیخ الحدیث ورکن شوریٰ حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی مہاجر مدنیؒ کے ہاتھ پر ایک مشہور قادیانی قادیانیت سے تائب ہوکر شرف باسلام ہوئے۔

اس یادگار واقعہ کی مختصر تاریخ یہ ہے کہ ۱۷؍ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ ۲۵؍مئی ۱۹۴۰ء میں حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے مرکز دہلی آکر مولانا محمد الیاس صاحبؒ اور حضرت شیخؒ سے ایک طویل ملاقات کی اور اس موقع پر مشہور قادیانی لیڈر عبدالرحمٰن مصری کے فرزند حافظ بشیر احمد مصری، حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کے ذریعہ مشرف باسلام ہوئے۔

معروف قادیانی لیڈر عبدالرحمٰن مصری، مرزا محمود (فرزند مرزا غلام احمد قادیانی) کے دست راست تھے۔ اس شخص کو بہت سی وجوہات کی بناء پر مرزا قادیانی کے خاندان میں بڑا اثرورسوخ حاصل تھا اور بہت سے راز ہائے

سربستہ سے یہ واقف تھے۔ لیکن ان پر جب مرزا محمود احمد کی غلط کاریوں اور حرام کاریوں کی تفصیلات کھلیں تو یہ کھلے طور پر مرزا محمود کے مقابلہ پر آ گئے۔

حافظ بشیر احمد مصری عربی، انگلش، اردو اور فارسی کے زبردست فاضل و ماہر تھے۔ وہ بھی اپنے والد کے ساتھ ساتھ مرزا محمود کی خلافت کے پھندے سے نکل کر لاہوری گروپ میں شامل ہو گئے اور پھر اس گروپ کے مرکز ووکنگ مسجد لندن کے امام بن گئے۔ لیکن توفیق الٰہی نے دستگیری فرمائی اور خود ان کی اپنے حق میں ہونے والی ہدایت کی دعائیں کارگر ثابت ہوئیں اور مختلف منامات میں ان کو بشارتیں ملیں۔ ایک خواب میں ان کو مرزائی خلیفہ کا چہرہ دکھایا گیا۔ جو بھیانک طور پر سیاہ فام اور فسق و فجور کی کثرت سے مسخ شدہ تھا اور پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو دین و ایمان کی توفیق عطاء فرما کر نبی آخر الزمان ﷺ کی غلامی کا شرف بخشا۔

حافظ بشیر احمد موصوف اپنے قبول اسلام کی داستان اس طرح لکھتے ہیں:

''ان خوابوں کے بعد میرے دل و دماغ سے بہت بڑا بوجھ اتر گیا اور میں نے فیصلہ کیا کہ اپنی کتاب زندگی کا نیا ورق الٹ کر باضابطہ اسلام قبول کرلوں۔ چنانچہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری مجھے اپنے ساتھ مولانا محمد الیاس صاحب کے یہاں لے گئے اور اس طرح ۱۹۴۰ء میں مولانا محمد الیاس صاحب جیسے بزرگ کے ہاتھ پر بیعت کر کے مسلمان ہوا۔ اس مبارک موقع پر یہ حسن اتفاق تھا کہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب بھی موجود تھے۔ مغرب کی نماز پڑھانے کے بعد مولانا محمد الیاس صاحب اور چالیس کے قریب معتقدین نے میرے حق میں دعا کی۔''

(بحوالہ قادیانیت اس بازار میں، از جناب محمد متین خالد پاکستان)

حافظ بشیر احمد اسلام قبول کرنے کے بعد ہجرت کر کے افریقہ چلے گئے۔ بیس سال وہاں سکونت کے بعد ۱۹۶۱ء میں مہاجر بن کر انگلینڈ آ گئے۔ وہاں انہوں نے اسلامک ریویو کے نام سے ایک رسالہ جاری کیا۔ ۱۹۶۴ء میں شاہ جہاں مسجد ووکنگ کے پہلے سنی امام مقرر ہوئے۔ یہ مسجد برطانیہ کی سب سے پہلی مسجد تھی اور اس زمانہ میں سارے یورپ کے اسلامی مرکز کی حیثیت رکھتی تھی۔ پانچ سال تک اس مسجد کے امام رہ کر ۱۹۶۸ء میں وہ مستعفی ہو گئے۔

## انجمن ہدایت الرشید کا قیام

قادیانیت اور دوسرے اسلام دشمن فتنوں سے مقابلہ کے لئے جامعہ مظاہر علوم سہارنپور کی جانب سے جمادی الاولیٰ ۱۳۳۰ھ مئی ۱۹۱۲ء میں انجمن ہدایت الرشید کا قیام عمل میں آیا۔ یہ زمانہ وہ ہے کہ ہندوستان میں دینی و مذہبی سطح پر ایک ہنگامہ برپا تھا۔ اس انجمن کے سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا خلیل احمد مہاجر مدنیؒ صدر حضرت مولانا عبداللطیف صاحبؒ اور ناظم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحبؒ کامل پوری نائب ناظم حضرت مولانا اسعد اللہ صاحبؒ مقرر کئے گئے تھے۔ نیز تحریری اور اشاعتی امور کی نگرانی مولانا نور محمد خان صاحب ٹانڈوی فاضل مظاہر علوم کی تھی۔ جو ردقادیانیت پر اپنے وقت کے زبردست امام اور مناظر تھے۔

اس انجمن کی جانب سے وقتاً فوقتاً کتابیں، پمفلٹ اور اشتہارات شائع کر کے ان علاقوں میں بطور خاص بھیجے جاتے تھے۔ جہاں پر قادیانیت اپنے کفریہ پنجے گاڑنے کی کوشش کرتی تھی۔

## مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام

آج سے پندرہ سال قبل محرم الحرام ۱۴۱۵ھ مطابق جون ۱۹۹۴ء میں بطور خاص قادیانیت کے حملوں اور اس کی یلغار کو روکنے کے لئے جامعہ مظاہر علوم کی مجلس شوریٰ نے یہ شعبہ قائم کیا تھا۔ ابتدائی چار سالوں میں اس شعبہ میں صرف مبلغین حضرات تھے۔ جو مختلف مقامات پر جاکر وعظ وارشاد کے ذریعہ قادیانی دجل وتلبیس سے عوام کو آگاہ کرتے تھے۔ بعد ازاں محرم ۱۴۱۹ھ، مطابق ۱۹۹۸ء سے باضابطہ طور پر جامعہ مظاہر علوم سہارنپور میں شعبہ تعلیم وتدریب قائم ہوا۔ اب اس شعبہ کے ذریعہ مختلف مدارس عربیہ کے فارغین حضرات کو مختلف امتیازی حیثیتوں سے منتخب کر کے تحریری وتقریری طور پر جماعت قادیانی کی تردید کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔

اس مقصد کے لئے اس شعبہ کا اپنا ایک جامع دستور اور ایک سالہ نصاب ہے اور کئی ہزار کتابوں پر مشتمل اپنی لائبریری ہے۔ جس کے ذریعہ ان منتخب شدہ افراد کو قادیانیت، اس کے کفریہ خدوخال اور اس کے تاریخی وسیاسی پس منظر کا پورا مطالعہ کرایا جاتا ہے۔ اس دس سالہ عرصہ میں شعبۂ تعلیم وتدریب سے تینتیس (۳۳) علماء وفضلا نے ردقادیانیت پر اپنا ایک سالہ کورس مکمل کیا۔

ان علماء وفضلاء کا تعلق درج ذیل صوبوں سے ہے:

’’صوبہ یوپی سے پانچ علماء، صوبہ بہار سے تیرہ علماء، صوبہ تمل ناڈ سے ایک عالم، صوبہ بنگال سے چھ علماء، صوبہ گجرات سے چار علماء، صوبہ راجستھان سے ایک عالم، صوبہ آندھراپردیش سے ایک عالم، صوبہ کشمیر سے ایک عالم، صوبہ جھارکھنڈ سے ایک عالم۔‘‘

شعبۂ تعلیم وتدریب میں ہر سال چھ طلبہ کا داخلہ لے کر ان کو پورے سال ردقادیانیت پر اہم اور بنیادی کتابوں کا تقریری وتحریری طور پر مطالعہ کرایا جاتا ہے۔ ایسے تمام طلبہ کو قیام وطعام اور کتابوں کی جملہ سہولیات کے ساتھ ساتھ نقد پانچ سو روپے ماہانہ وظیفہ دیا جاتا ہے۔

اس شعبہ کے لئے ایک سہ ماہی کورس بھی مرتب کیا گیا ہے۔ تاکہ جو حضرات ایک سالہ مکمل تعلیم حاصل نہ کر سکیں۔ وہ اس سہ ماہی کورس سے فائدہ اٹھائیں۔ سہ ماہی کورس کرنے والوں کو جملہ سہولیات کے ساتھ ایک ہزار روپے ماہانہ وظیفہ منجانب مدرسہ دیا جاتا ہے۔

اس شعبہ میں ذمہ دارانہ طور پر خدمات انجام دینے کے لئے باقاعدہ طور پر دو استاذ مولانا محمد اکرم صاحب اور مولانا محمد راشد صاحب گورکھپوری متعین ہیں۔ یہ دونوں اساتذہ قادیانیت کے موضوع پر ملک بھر میں منعقد ہونے والے اجلاس اور پروگراموں میں بھی شریک ہوتے ہیں اور اس موضوع پر مؤثر اور مفید تقریروں کے ذریعہ عوام کو قادیانیت کے کفر وضلال سے آگاہ بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ ردقادیانیت کے سلسلہ میں جامعہ مظاہر علوم کی جانب سے گذشتہ تین سالوں میں درج ذیل مقامات پر اس شعبہ کے حضرات اساتذہ تشریف لے جاکر احقاق حق کا فریضہ انجام دے چکے ہیں۔

کرنال، جیند کروکیشتر، پانی پت، چھدبنا، کھاتہ کھیڑی، سہ روزہ تربیتی کیمپ وتحفظ ختم نبوت اڑیسہ، سہ

روزہ تحفظ ختم نبوت تربیتی کیمپ و کانفرنس جھارکھنڈ، جلسہ تحفظ ختم نبوت بنگال، جلسہ ختم نبوت عبداللہ کالونی سہارنپور، جلسہ سیرت النبی ہنواڑہ ضلع گڈا جھارکھنڈ، یک روزہ تربیتی کیمپ دھرہ دون، سہ روزہ تربیتی کیمپ احمد آباد گجرات۔

یہ شعبہ اب تک ہندی اور اردو زبان میں مختلف مضامین پر مشتمل دس پمفلٹ ہزاروں کی تعداد میں شائع کر کے مفت تقسیم کر چکا ہے۔

یہ شعبہ ہر سال شہر سہارنپور کے ائمہ مساجد کو مدعو کر کے قادیانیت پر ان کو متوجہ اور اس فتنہ کے خطرناک مضمرات اور عواقب سے ان کو آگاہ کرتا ہے۔ اس اجلاس میں شعبہ کی جانب سے شائع شدہ لٹریچر ان کو مفت فراہم کیا جاتا ہے۔ تاکہ ائمہ حضرات اپنے اپنے علاقوں کے مسلم عوام کو ختم نبوت کی اہمیت دلائل کی روشنی میں بتلا سکیں اور سمجھا سکیں۔

اس سلسلہ کا دوسرا اجلاس ۹؍رجب ۱۴۲۹ھ، مطابق ۱۴؍جولائی ۲۰۰۸ء بروز پیر جامعہ مظاہر علوم سہارنپور میں منعقد کیا گیا۔ جس میں قرب وجوار اور دور دراز علاقوں سے کئی ہزار علماء و عاشقان ختم نبوت نے شرکت کی۔ حضرت مولانا سید محمد ارشد مدنی صدر جمعیت علمائے ہند اور حضرت مولانا عبدالعلیم صاحب فاروقی وغیرہ حضرات نے ختم نبوت کی اہمیت اور اسلام میں اس کی قطعیت پر مدلل تقریریں کیں۔ شرکائے اجلاس کی خواہش پر طے کیا گیا کہ ختم نبوت کے موضوع پر مختلف مدارس کے علماء اور فاضلین کو تربیت دینے کے لئے ایک تربیتی کیمپ بھی جامعہ مظاہر علوم اپنی نگرانی میں قائم کرے گا۔ اللہ جل شانہ قبول فرمائے اور ان کوششوں کے ذریعہ سرکار دو عالم، شفیع المذنبین، آقائے دو عالم سیدنا محمد مصطفی ﷺ کے امت پر ہونے والے احسانات کا کوئی ذرہ ادا کرا دے۔

’’اللهم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعه، وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابه‘‘

## عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کی سرگرمیاں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام شعبان المعظم اور رمضان المبارک میں تبلیغی سرگرمیاں زوروں پر رہیں۔ شعبان المعظم کے پورے مہینہ میں گوجرانوالہ ضلع کی مساجد میں دروس کا اہتمام کیا گیا۔ جس کے اشتہار بھی چھپوائے گئے۔ الحمدللہ! مجلس کے مبلغین اور مقامی عہدہ داروں نے خطاب فرمایا۔ شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ کے جانشین حضرت صاحبزادہ خلیل احمد مدظلہ تشریف لائے۔ مجلس کے دفتر ہاشمی کالونی کا معائنہ فرمایا اور برکت وقبولیت کی دعا فرمائی۔ مجلس کے زیر اہتمام دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہاشمی کالونی میں ۴۰ روزہ سمر کیمپ منعقد ہوا۔ جس میں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت، حیات اور رفع ونزول مسیح علیہ السلام، مرزا قادیانی کا بھیانک کردار و کریکٹر، قادیانیوں کی ملک وملت کے خلاف سرگرمیوں سے نوجوانوں کو آگاہ کیا گیا۔ حافظ گلزار احمد آزاد ہر سال رمضان المبارک میں دروس قرآن وحدیث کا اہتمام فرماتے ہیں۔ امسال بھی یہ پروگرام منعقد ہوئے۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے دو روز دو مختلف مقامات پر خطاب فرمایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین حافظ محمد ثاقب نے ضعف وعوارض کے باوجود اور مولانا محمد عارف نے بھی مختلف مساجد میں جمعۃ المبارک کے اجتماعات اور دروس قرآن کے اجتماعات سے خطاب کیا۔

# جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ!

## تونسہ کیس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا عبدالعزیز لاشاری، مولانا محمد اقبال اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی پر مشتمل ایک وفد نے اپریل میں تونسہ شریف، ڈیرہ غازی خاں، راجن پور کا تبلیغی دورہ کیا۔ جس میں قادیانیوں کے کفر کو طشت ازبام کیا۔ ضلعی اور تحصیلی انتظامیہ نے قادیانیوں کو خوش کرنے کے لئے مبلغین کے خلاف 16.M.P.O کے تحت پرچہ درج کرلیا۔ فیصلہ کیا گیا کہ کیس کی بھرپور پیروی کی جائے اور قادیانیوں کی ملک وملت کے خلاف سازشوں کا عدالت میں پردہ چاک کیا جائے اور بتلایا جائے کہ قادیانی ملکی آئین وقانون کے مطابق کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ہم رہتی دنیا تک ان کا تعاقب جاری رکھیں گے اور اس سلسلہ میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

## سہ ماہی ردقادیانیت کورس

سہ ماہی ردقادیانیت کورس آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے بعد ۱۱رذیقعدہ ۱۴۳۱ھ کو شروع ہوکر ۳۰رمحرم الحرام ۱۴۳۲ھ تک جاری رہے گا۔ جس میں وفاق المدارس العربیہ کے عالیہ کے امتحان میں جید جداً آنے والے علماء کرام کو داخلہ دیا جائے گا۔ اس سے کم نمبروں والے فضلاء رابطہ کی زحمت گوارہ نہ فرمائیں۔ نیز میٹرک پاس اور قرآن پاک صحیح پڑھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔

## چناب نگر کی ڈائری

چناب نگر سے آمدہ اطلاعات کے مطابق امسال قادیانیوں کی سب سے بڑی عبادت ''اقصیٰ مرزاڑہ'' میں نماز عید ادا نہیں کی گئی۔ واقف راز نے بتلایا کہ جب قادیانیوں سے پوچھا گیا کہ آپ لوگوں نے عیدالفطر کھلے میدان اور عبادت گاہوں میں ادا کیوں نہیں کی تو قادیانیوں نے بتلایا کہ خلیفہ صاحب نے حکم دیا ہے کہ نماز عید انفرادی طور پر گھروں میں ادا کر لی جائے۔ نیز ہیڈ آف دی جماعت ربوہ نے قادیانی شہریوں کو ہدایت کی کہ ۲۵ررمضان المبارک سے پہلے پہلے خریداری مکمل کرلی جائے۔ چنانچہ ۲۵ررمضان المبارک کے بعد چناب نگر کے گول چوک اور دیگر بازاروں میں الّو بولتے ہوئے نظر آئے۔ نیز قادیانی تاجر بھی اپنے گرو کو گالیاں دے رہے تھے کہ اس نے ہماری عید خراب کردی اور سیزن صحیح نہیں لگا۔

## ہندو نوجوان کا قبول اسلام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میرپور خاص کے امیر اور جامع مسجد مدینہ کے خطیب حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن کے ہاتھ پر ہندو نوجوان (چیتن) نے اسلام قبول کیا۔ ان کا اسلامی نام عبدالرحمٰن رکھا گیا۔ تقریب میں تمام شرکاء

نے عبدالرحمٰن کے لئے دین پر استقامت کی دعا کی۔ مذکورہ شخص کا باقی تمام خاندان ہندو ہے۔ اللہ ان سب کو اپنے فضل سے ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین!

## مولانا محمد خان شیرانی دفتر مرکزیہ میں

جمعیت علماء اسلام بلوچستان کے امیر سینیٹر مولانا محمد خان شیرانی دفتر مرکزیہ ملتان میں تشریف لے آئے۔ آپ نے مجلس کی مرکزی لائبریری کا معائنہ کیا اور عظیم الشان لائبریری کو دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا۔ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے مجلس کی خدمات کو سراہا۔ بعدازاں جمعیت علماء اسلام کی صوبائی میٹنگ میں شرکت کی۔

## مولانا محمد الیاس گھمن کی تشریف آوری

اتحاد اہل سنت کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد الیاس گھمن دفتر مرکزیہ ملتان میں تشریف لے آئے اور مرکزی لائبریری کو دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا۔ نیز انہوں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کی حفاظت کے لئے مجلس کو میری جہاں ضرورت محسوس ہو دامے، درمے، سخنے قدمے میری خدمات حاضر ہیں۔

## مجلس تحفظ ختم نبوت قادر آباد کے زیر اہتمام کورس

مجلس تحفظ ختم نبوت قادر آباد کالونی یونٹ کے زیر اہتمام ۲۷ تا ۳۰ رمضان، تین روزہ ردقادیانیت کورس جامعہ انوارالاسلام، جامعہ مسجد ختم نبوت چھنی گھلہ میں منعقد ہوا۔ مدارس کے طلباء وطالبات سکول وکالجز کے طلباء وطالبات اور عام عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔ مولانا افضال الحق کھٹانہ، حامد سرفراز سیال فاضل جامعہ اشرفیہ اسامہ سرفراز سیال اور دیگر مبلغین نے ردقادیانیت کے عنوان پر بھرپور درس دیئے۔

## سہ ماہی کورس کا آغاز

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دفتر مرکزیہ سالانہ سہ ماہی کورس شروع ہوگیا ہے۔ جو ۳۰ محرم الحرام ۱۴۳۲ھ تک جاری رہے گا۔ کورس میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے عالمیہ کے امتحان میں جیدجدّا آنے والے حضرات کو داخلہ دیا گیا ہے۔ کورس کے شرکاء کو قادیانیت سے متعلقہ مسائل میں تربیت دی جاتی ہے۔ امتحان میں میرٹ پر آنے والے علماء کرام کو حسب ضرورت مجلس کے شعبہ تبلیغ میں خدمت کا موقع بھی دیا جاتا ہے۔

## آئندہ سہ ماہی اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا آئندہ سہ ماہی اجلاس ۱۹، ۲۰ ذی الحجہ مطابق ۲۶، ۲۷ نومبر بروز جمعہ، ہفتہ دفتر مرکزیہ میں منعقد ہوگا۔ جس میں سال رواں کی کارکردگی کا جائزہ لیا جائے گا۔ اور یکم محرم تا ۳۰ ربیع الاوّل ۱۴۳۲ھ کے تبلیغی پروگرام، ردقادیانیت کورسز اور تربیتی نشستوں کے پروگرام مرتب کئے جائیں گے۔

## مرزا قادیانی گالیوں کا پیغمبر

مرزا قادیانی خداوند قدوس کا پیغمبر نہیں تھا۔ بلکہ انگریز کا خودکاشتہ پودا تھا۔ اس نے اپنی زندگی میں اتنی

گالیاں دیں کہ حروف تہجی کے مطابق انہیں جمع کیا گیا تو ایک مستقل کتاب ''مغلظات مرزا'' کے نام سے بن گئی۔ مرزا قادیانی کی طرح اس کی ذریت کا مشغلہ بھی گالی بکنا ہے۔ چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے بزرگ راہنما مولوی فقیر محمد راہنما قادیانی ذریت کے نوک قلم پر ہیں۔ قادیانی انہیں اپنے جھوٹے نبی کی طرح آئے روز گالیوں پر مشتمل خطوط بھیجتے رہتے ہیں۔

## قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کا نوٹس لے کر تبلیغ واشاعت بند کرائی جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے کہا کہ غیر مسلم قادیانیوں کی طرف سے بعض مقدس شخصیات یا مقامات کے لئے مخصوص القاب، اوصاف یا خطابات وغیرہ کا ناجائز استعمال کرنے پر مقدمات چلائے جائیں۔ قادیانیت کی تبلیغ واشاعت پر پابندی کے پیش نظر چناب نگر سے شائع ہونے والے رسائل واخبارات پر پابندی لگائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی جان بوجھ کر امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۸۴ کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ جس کی روک تھام کی جائے اور خلاف ورزی پر زیر دفعہ ۲۹۸بی، ت، پ تین سال قید بامشقت جرمانہ ہوگا۔

## ممبر قرآن بورڈ محمد ناظم الدین کا مطالبہ

قرآن بورڈ بنے ۴ سال سے زائد عرصہ گذرنے کو ہے۔ اس کا ایک پیسہ کا بھی فائدہ نہ ہوسکا۔ بلکہ قرآن بورڈ کی اپنی کوئی قانونی حیثیت نہیں بن سکی اور نہ ہی خلوص دل اور نیک نیتی سے اس کا خیال کیا گیا۔ جو وعدے قرآن بل ۲۰۰۸ء میں کئے ہیں اسے فوراً حکومت منظور کرے۔ ۱...... قرآن پیپر پر قرآن طبع ہونا چاہئے۔ ۲...... بعد از شہادت قرآن کریم اور مقدس اوراق کا شرعی حل تلاش کیا جائے۔ ۳...... (۱۵۰۰۰۰۰) پندرہ لاکھ قرآن کریم غریب طلباء وطالبات کو حکومت نے مفت فراہم کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ وہ پورا کیا جائے۔ ۴...... قرآن کریم کی خدمت کے لئے بنایا جانے والا قرآن کمپلیکس اپر مال پر جو تعمیر کے آخری مراحل میں ہے۔ اس میں موجود پنجاب قرآن بورڈ کو فعال بنایا جائے۔ اور جو بھی وعدے حکومت نے قرآن سے کئے ہیں۔ وہ پورے کرنا اس کا فرض ہے۔ اللہ رب العزت حکومت کو توفیق نصیب فرمائیں۔

## مولانا محمد اکرم طوفانی کے لئے دعائے صحت کی اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ راہنما مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ رمضان المبارک سے علیل چلے آرہے ہیں۔ قارئین سے استدعا ہے کہ مولانا کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ پاک مولانا کو جلد از جلد تندرستی سے سرفراز فرمائیں۔ آمین!

## قارئین ماہنامہ لولاک سے درخواست

ذیقعدہ کا شمارہ شائع نہ ہوسکا۔ اس پر معذرت قبول فرمائیے۔ یہ شمارہ اس جلد کا آخری شمارہ ہے۔ قارئین خریداران لولاک آئندہ سال کے لئے اپنی خریداری کی تجدید کرالیں۔ بہت ہی شکریہ ہوگا۔

# تبصرہ کتب!

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے...... ادارہ!

## قیامت قریب آرہی ہے

مصنف: پروفیسر محمد بن عبدالرحمٰن العریفی، صفحات: ۲۳۰، ملنے کا پتہ: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان!

رحمت عالم ﷺ نے اپنی شہادت اور درمیان کی انگلیوں کو ملا کر فرمایا۔ ''انا والساعۃ کہاتین'' میں (آپؐ) اور قیامت ان دو انگلیوں کی مانند آپس میں ملے ہوئے ہیں۔ اس وقت دنیا کے تمام مذاہب کے لوگ دنیا کے انتہاء پذیر ہونے کی باتیں کر رہے ہیں۔ اس پر بہت کچھ لٹریچر بازار میں آچکا ہے۔ سعودی عرب کے اسکالر پروفیسر محمد بن عبدالرحمٰن العریفی نے ''نہایۃ العالم'' نامی عربی میں کتاب مرتب فرمائی۔ اس موضوع پر اس کتاب کو بہت جامع اور مکمل کتاب قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس کتاب کی خوبی ہے کہ مصنف نے تمام علامات کا احاطہ کرنے کی بھرپور کوشش فرمائی ہے اور پھر ہر علامت کی تفصیل کرتے ہوئے قرآن وسنت سے مواد جمع کیا ہے اور اس سے زیادہ خوبی کی بات یہ ہے۔ قرآن وسنت سے استدلال کرنے میں انہوں نے دور از کار تاویلات کا سہارا لینے کی بجائے سیدھے سادھے استدلال قائم کئے ہیں۔ قیامت کی علامات بعیدہ وقریبہ سب کو یہ کتاب احاطہ کئے ہوئے ہیں۔

ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان کے مدیر جناب حافظ محمد اسحٰق صاحب ملتانی نے اس کا علماء کی جماعت سے ترجمہ کرایا۔ جو انتہائی شستہ اور لائق تحسین ہے۔ اس اردو ایڈیشن کو بہت عمدہ کاغذ پر دیدہ زیب انداز میں شائع کیا ہے۔ دجال وغیرہ، علامات قیامت کے سلسلہ میں جن تصاویر کی ضرورت تھی وہ بھی شامل کر کے کتاب کی افادیت کو مزید اجاگر کر دیا ہے۔

## حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ سوانح وافکار

ترتیب وتبویب: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، صفحات: ۳۴۲، قیمت: دوصد روپے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تیسرے امیر اور بانی رکن، مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ تحریک آزادی اور تحریک ختم نبوت کے نامور راہنما تھے۔ سالہا سال تک جیلوں میں رہے۔ جیلیں، ہتھکڑیاں، بیڑیاں اور سزائیں ان کے پائے ثبات میں لغزش پیدا نہ کرسکیں۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے حضرت مرحوم کی سیرت وسوانح پر کتاب مرتب کی ہے۔ کتاب کی اہمیت وافادیت عنوانات سے واضح ہے۔

کتاب کو ۱۴ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ باب اوّل حیات وخدمات، باب دوم مجلس احرار اسلام، باب سوم تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء، باب چہارم مجلس تحفظ ختم نبوت کی تشکیل میں بنیادی کردار، باب پنجم قومی وملی خدمات،

باب ششم مجموعہ اوصاف، باب ہفتم علماء کرام کے بائیس نکات میں آپ کی مساعی جمیلہ، باب ہشتم علالت اور سانحہ ارتحال، باب نہم خطابت کے جواہر پارے، باب دہم عجیب وغریب واقعات، باب یازدہم آپ کی خدمت میں سپاسنامے، باب دوازدہم مکتوبات، باب سیزدہم ملفوظات وارشادات، باب چہارم مسئلہ حیات النبیؐ اور مولانا جالندھریؒ۔ مصنف نے حضرت مرحوم کی سیرت کے بہت سارے مخفی گوشوں پر قلم اٹھایا ہے۔

کتاب پڑھ کرمحسوس ہوتا ہے کہ تمام تحریکیں مولانا کے اردگرد گھومتی نظر آتی ہیں۔ اللہ پاک حضرت مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور جماعتی مبلغین اور کارکنوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دیں۔

کتاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام دفاتر اور ملک کے اہم کتب خانوں پر دستیاب ہے۔

## تحفظ ختم نبوت اور پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری کا کردار

مؤلف: پروفیسر محمد الیاس اعظمی قصور، صفحات: ۱۲۷، ملنے کا پتہ: کتب خانہ نوریہ رضویہ داتا گنج بخش روڈ لاہور!

محترم جناب ڈاکٹر طاہر القادری صاحب جدید تعلیم یافتہ فاضل شخصیت ہیں۔ انہیں کام کرنے کا سلیقہ آتا ہے۔ انہوں نے بہت سارے شعبوں میں جدید انداز میں کام کیا ہے۔ قادیانیت کے رد کے لئے آپ نے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ تحریر وتقریر کے ذریعہ مسئلہ ختم نبوت کی صداقت ونزاکت، قادیانیت کے تعاقب کے لئے آپ نے جو خدمات سرانجام دیں۔ محترم پروفیسر محمد الیاس اعظمی نے کمال ہنرمندی کے ساتھ اس رسالہ میں جمع کر دیا ہے۔ ردقادیانیت کی تاریخ کا ایک باب اس رسالہ میں محفوظ کر دیا ہے۔

## پندرہ روزہ المنبر کا تذکار پروفیسر عبدالجبار شاکرؒ نمبر

پندرہ روزہ المنبر فیصل آباد سے شائع ہوتا ہے۔ ہمارے مخدوم حضرت مولانا حکیم عبدالرحیم اشرفؒ اس کے بانی تھے۔ اب آپ کے صاحبزادہ ڈاکٹر زاہد اشرف صاحب اس ناؤ کے ناخدا ہیں۔ زیر نظر المنبر کا شمارہ جناب پروفیسر عبدالجبار شاکرؒ کے تذکار پر مشتمل ہے۔ ۳۶۸ صفحات پر مشتمل خوبصورت علمی دستاویز پروفیسر صاحب مرحوم کی خدمات کا مکمل احاطہ کئے ہوئے ہے۔ قیمت بہت ہی مناسب ڈیڑھ صد (150/-) روپے ہے۔ امید ہے کہ تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کے لئے واقعی گرانقدر تحفہ ثابت ہوگا۔

## مجموعہ نفلی عبادات

مؤلف: مولانا مفتی محمد انصر رؤف، صفحات: ۳۸۸، قیمت درج نہیں، ملنے کا پتہ: مدرسہ رؤفیہ چک نمبر ۱۲۰، این بی سلانوالی ضلع سرگودھا!

سنن ونوافل، سال بھر کی نفلی عبادات، انفاق فی سبیل اللہ، عمرہ، ایصال ثواب، اذکار مسنونہ، اعمال مسنونہ، درود شریف، ادعیہ ماثورہ، احکام مسائل وفضائل قرآن وحدیث کی روشنی میں۔ مؤلف نے نفلی عبادات پر جامع کتاب مرتب کر کے قابل رشک کارنامہ سرانجام دیا ہے۔

# تعاون کی اپیل

عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی، ناموس رسالت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے

**عطیات، صدقات اور زکوٰۃ**

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجئے

## تعارف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

☆ حضرت امیر شریعتؒ اور خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمدؒ صاحب کے ارشادات کی روشنی میں ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے بالاتر ہو کر تبلیغ دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والی مذہبی جماعت ہے۔ الحمدللہ!

☆ اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے مجلس کو پاکستان اور بیرون پاکستان قادیانیت کے محاذ پر کامیابی نصیب ہوئی۔

☆ آئینی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ قانوناً قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے روک دیا گیا۔

☆ یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام اور قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کے رد میں مراکز قائم کیے گئے۔

☆ برطانیہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام...... چناب نگر میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد۔

☆ چناب نگر میں سالانہ رد قادیانیت کورس...... ملتان میں علماء کے لیے سالانہ سہ ماہی رد قادیانیت کورس۔

☆ قادیانیت کے ہمہ وقت تعاقب کے لیے 40 مبلغین 30 تبلیغی مراکز اور دفاتر 8 شعبہ ہائے تعلیم القرآن۔

☆ چناب نگر شعبہ کتب...... شعبہ پرائمری...... ماہنامہ لولاک ملتان...... ہفت روزہ ختم نبوت کراچی۔

☆ تحفہ قادیانیت 6 جلدیں...... احتساب قادیانیت 34 جلدیں...... دیگر رد قادیانیت پر اہم کتب شائع شدہ۔

☆ اردو، انگریزی، عربی میں رد قادیانیت پر فری لٹریچر

☆ انٹرنیٹ پر ماہنامہ لولاک...... ہفت روزہ ختم نبوت...... اور دیگر مجلس کی کتب دستیاب ہیں۔

## عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

ترسیل زر کا پتہ: اکاؤنٹ نمبر UBL-3464 حرم گیٹ برانچ ملتان

**اپیل کنندگان**

حکیم العصر محدث دوران حضرت اقدس مولانا **عبدالمجید لدھیانوی** صاحب مدظلہ
شیخ الحدیث جامعہ باب العلوم

حضرت مولانا ڈاکٹر **عبدالرزاق اسکندر** صاحب دامت برکاتہم مدظلہ العالی
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا صاحبزادہ **عزیز احمد** صاحب مدظلہ العالی
خانقاہ سراجیہ کندیاں

| علاقائی مراکز کے فون نمبرز | | | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | اسلام آباد 2829186 | راولپنڈی 0333-7639831 | سیالکوٹ 0300-7442857 | گوجرانوالہ 4215663 4294656 | لاہور 35862404 0300-4304277 | سرگودھا 3710474 | چناب نگر 6212611 | جھنگ 0307-3780833 | خانیوال 0301-7619466 | چیچہ وطنی 0300-7632368 | بہاولنگر 0333-6309355 |
| | بہاولپور 0300-6851586 | میرپورخاص 0333-3501864 | رحیم یار خان 0301-7659790 | سکھر 5625463 | اوکاڑہ قصور 0300-6950984 | فیصل آباد 0301-7224794 | حیدرآباد 3869948 | شیخوپورہ 0333-8983913 | کوئٹہ 2841995 | گجرات 0300-8032577 | کراچی 32780337 |